فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

# قادیانی قول و فعل

کی

## مستند کیفیت

مشتے نمونہ از خروارے

مؤلفہ

صلاح الدین محمد الیاس برنی

جوکہ قادیانی جواب "بشارت احمدیہ" کی تنقید کرنے کے بعد تالیف ہوئی

حق تالیف محفوظ — مطبوعہ [illegible] ھ — قیمت ۱۲ ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین

بالمؤمنین رءوف رحیم

# تمہید

قادیانی تحریک کے متعلق ہماری مشہور تالیف "قادیانی مذہب" تحقیق کے اعتبار سے سند مانی جاتی ہے۔ ترتیب و تہذیب کے اعتبار سے بے نظیر تسلیم کی جاتی ہے۔ اور جامعیت کے اعتبار سے قادیانیت کی قاموس کہلاتی ہے۔ غرض کہ یہ کتاب ملک ملت میں عمومی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اور کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقوں میں اس کی بہت مانگ ہے۔ نظر ثانی اضافہ مضامین کے ساتھ اس کے جدید ایڈیشن نکلتے رہتے ہیں۔

ا فولاد کی دیوار بن جائیں۔ اور خدا کے فضل سے مسلمانوں میں اتفاق
تحاد کی تحریک روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

لیکن قادیانیت کی کارگزاری ملاحظہ فرمائیے۔ ایک مہدی مسیح
نبی رسول کھڑا کیا۔ قرآن کریم کے پہلو بہ پہلو وحی کا دروازہ کھولا۔
م مسلمانان عالم کو کافر قرار دیا۔ ہر طرح کے دینی تعلقات توڑ دیئے۔
سیات میں قدم جمایا اور اسلامی ممالک میں ریشہ دوانی شروع کی۔
ن کہ فی الجملہ مسلمانوں کے مقابل ایک محاذ قائم کر لیا۔ اور پھر بھی
انوں میں گھسے رہے۔ بلکہ امداد حاصل کرتے رہے۔ یہ کل کارروائی
یچ اس ترکیب سے عمل میں آئی کہ ... معمہ بنی رہی۔

خلاصہ یہ کہ قادیانیت نے اسلام اور مسلمانوں کے واسطے
اد ... کا خطرۂ عظیم پیدا کر دیا تھا۔ جس کی تفصیل ہماری
ب قادیانی م... میں اور مختصر کیفیت خود اس کتاب میں
ہے۔ ابتدا میں مسلمانوں نے حسن ظن سے کام لیا تو اندر ہی اندر
اصی الجھنیں پڑ گئیں۔ بارے خدا کا شکر ہے کہ جلد پتہ
لیا۔ اور مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ خطرہ سے نکل گئے۔ وحدت ملت
ار رہ گئی۔ اسی غرض سے کتاب "قادیانی مذہب" تالیف کرنی
تی۔ اور اسی غرض سے یہ کتاب تالیف کی گئی۔ فضلِ الٰہی تھا کہ

ادبی خوبیوں کے لحاظ سے بھی اہل ذوق اس کی بہت قدر کرتے ہ
قادیانی فرقہ کی طرف سے حال میں ایک ک... بشارت
شایع ہوئی ہے۔ یہ گویا "قادیانی مذہب" کا جواب ہے۔ اس جوا
کی کیا حیثیت ہے۔ دونوں کتابوں کا مقابلہ کرکے ناظرین بخوبی ا
کرسکتے ہیں۔ البتہ اس کتاب کے ذریعے مغالطے پیدا کرنے کی جو
کی گئی ہے۔ مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ازالہ کیا
اور مختصراً واضح ہو جائے کہ قادیانی تحریک کیا ہے۔ ...
ہے۔ منشا کیا ہے۔ انجام کیا ہے۔ اور ملک و ملت کو اس سے ہو
رہنے کی کس درجہ ضرورت ہے۔

اسلام میں اخوت و اتحاد کی جس قدر تعلیم و تاکید ہے کسی دو
مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حالات زمانہ بھی سخت متقاضی ہ
کہ مسلمان آپس میں متفق اور متحد ہو جائیں۔ فرقوں کی تفریق گھٹ
بلکہ ہو سکے تو تفریق مٹائیں۔ اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک، ا
یہی اساس دین ہیں۔ پھر تفرقے کیوں پھیلائیں۔ اگر فر... 
اجتہادی اختلافات ہوں تو ہوا کریں۔ وہ اپنی حد میں رہیں لیکن
وحدت ملت میں ان سے رخنے نہ ... اور سب مسلمانو
... پر ایسے متحد ہو جائیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے لق

## قادیانی قول و فعل

# فہرست مضامین

## باب اول

### قادیانی مسلّمات

گوناگوں دقتوں کے باوجود یہ فرض کفایہ ہم انجام دے سکے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو داخلی وخارجی شر و فساد سے محفوظ رکھے۔ اور ان کے اتفاق واتحاد کو روزافزوں ترقی دے۔ آمین یا رب العالمین بحق سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ضرورت وقت کے مدنظر بحالت عدیم الفرصتی عجلت میں یہ کتاب تیار کرنی پڑی۔ اگر تالیف یا کتابت وطباعت میں کوئی خامی رہ گئی تو آئندہ رفع ہو جائیگی۔ ان شاء اللہ

## وما علینا الا البلاغ

راقم

**خادم محمد الیاس برنی**

بیت السلام
حیدرآباد دکن
ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵٦ھ

# باب اول

## قادیانی مسلّمات

## فصل پہلی

### بیداری

قادیانی مذہب کا پہلا اڈیشن ماہ رجب ۱۳۵۲ھ میں تالیف ہوا۔ کس طرح ابتدا ہوئی۔ اور قادیانی فرقہ نے کس طرح یورش کی۔ اسکی مختصر کیفیت تمہید اول میں درج ہے۔ یہ اڈیشن بہت سرسری اور مختصر تھا۔ تقطیع چھوٹی حجم ۱۱۲ صفحہ۔ پانچ فصلوں کے تحت تقریباً پچاس عنوانات درج تھے۔ مگر سرسری اور مختصر ہونے کے باوجود اس میں قادیانی رنگ کی جھلک صاف نظر آگئی۔ جس کے سبب چھوٹے سے رسالہ نے خاصی ہلچل پیدا کردی۔

ایک طرف ہمارے مقابل قادیانی فرقہ کا زور شور۔ دوسری طرف

# باب دوم

## قادیانی عذرات



# باب سوم

## خاتمہ

فصل پہلی

اس دوران میں قادیانی فرقہ کی طرف سے کیا کیا مخالفتیں اور مزاحمتیں ہوئیں۔ باب
کیا کیا ... شایع ہوئے۔ ان کی کیفیت بھی ہر اڈیشن میں بطور ضمیمہ شریک
ہوتی رہی۔ چنانچہ پانچویں اڈیشن میں جو پانچ ضمیمے شریک ہیں وہ قادیانی
رد و کد کی مکمل یادداشت ہیں۔

قادیانی مذہب کا پہلا اڈیشن جو ۱۹۳۳ء میں شایع ہوا۔ یہ وہ زمانہ
ہے جب کہ قادیانی تحریک پورے عروج پر تھی۔ حکومت میں۔ ملک میں۔
مسلمانوں میں۔ ہر طرف اس کا اثر تھا۔ وسیع پیمانہ پر اس کو تائید حاصل تھی۔
تقریریں۔ تحریریں۔ اخباریں۔ اشتہاریں۔ بڑھ بڑھ کر مسلمانوں پر
خدمتِ اسلام کا احسان دھرا جاتا تھا۔ اور اس کے معاوضہ میں ان سے ایمان
طلب ہوتا تھا کہ قادیانی بن جائیں۔ یا رقم طلب ہوتی تھی کہ چندے دیں۔ یا
داد طلب ہوتی تھی کہ قادیانی کارگزاریوں کا اعتراف کریں۔ چنانچہ مسلمانوں
کے حسن ظن اور حسن سا... سے قادیانی فرقہ دل بھر کر فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اور
اس کو یقین ہو چلا تھا کہ اس کی حکمت عملی نے ہمیشہ ... نوں پر قابو
پالیا۔

قادیانی عقائد کیا ہیں۔ اعمال کیا ہیں۔ منصوبے کیا ہیں۔ تدبیریں
کیا ہیں۔ معاملات کیا ہیں۔ مسلمان اہل ... خبر ہے۔ مسلمانوں
کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لئے جو مضامین شایع ہوتے تھے وہی مضامین مسلمان

ب [illegible] ہماری [illegible] قادیانی [illegible] [illegible] جو [illegible]
ضرورت کے لئے ہیں۔ قیمت [illegible] ہیں [illegible] [illegible]۔ اس حالت
اس کشمکش میں وقت پر جو کتابیں دستیاب ہو سکیں [illegible] ان [illegible] حصص میں
قادیانی کتابوں کے [illegible] [illegible] پڑا [illegible] اڈیشن میں
جمع کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی ہم نے کتابیں [illegible]
بالآخر ہم کو قادیانی کتب فروشوں سے کتابیں ملتی رہیں [illegible]
[illegible] بھی [illegible] کتابوں [illegible] ہم نے
[illegible] لیا اور [illegible] بہت کافی ذخیرہ فراہم ہو گیا [illegible]
شکرگزار ہیں کہ جس طرح ہمیں کتابیں ملتی رہیں۔

جوں جوں کتابیں ملتی گئیں تحقیق [illegible] کی۔ قادیانی مذہب کے
نئے نئے اڈیشن نکلتے رہے۔ حتیٰ کہ چار سال [illegible] ان میں جو پانچواں اڈیشن
نکلا وہ بڑی تقطیع کے بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات پر شائع ہوا جس میں [illegible] حصوں کے
تحت [illegible] عنوان [illegible] ۔ "قادیانی مذہب" کے متعلق
[illegible] میں کیا کیا آثار [illegible] اڈیشن کی تمہید میں ان کی کیفیت
[illegible] درج ہو چکی ہے۔ چنانچہ پانچویں اڈیشن میں جو پانچ تمہیدیں
شریک ہیں ان سے اندازہ [illegible] چار سال کے مختصر دوران میں عام
پیدا [illegible] قادیانیت کے متعلق ملک میں [illegible] ہو گیا۔ علی ہذا

خاکہ پیش نظر ہو جائے۔ اس کے بعد ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کا جو قادیانی باب فرقے نے حال ہی میں "بشارت احمد" کے نام سے جواب شائع کیا ہے۔ اس پر تنقیح کی جائے گی کہ قادیانی عذرات کی حقیقت کھل جائے اور مغالطوں کا انسداد ہو جائے۔ آخر میں قادیانی قول و فعل کے بموجب قادیانیت کی موجودہ حالت دکھائی جائے گی۔

سنتے رہتے ہیں [illegible] اختلافات [illegible] فرق [illegible]
کچھ چون و چرا کی تو اس کو ٹال دیا کہ اختلاف کی ضرورت نہیں۔ اتحاد کی ضرورت
ہے۔ مسلمانوں کو کیا خبر کہ جو قادیانی فرقہ ان کے اخلاق و احسان سے تقویت
اور ترقی پا رہا ہے۔ وہی فرقہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے۔ نہ صرف ان کو
بلکہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو وہ کافر قرار دیتا ہے۔ اور [illegible]
نہیں بلکہ الہامی کہ مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی نہ مانیں [illegible]
نہیں [illegible] کہ قادیانی عقیدے کے بموجب وہ سب کچھ ہیں۔ یہودیوں
کے لئے موسیٰ ہیں۔ عیسائیوں کے لئے عیسیٰ ہیں۔ مسلمانوں کے لئے محمد ہیں
قادیانیوں کے لئے احمد ہیں۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہیں [illegible]
تمام نبیوں کا مجموعہ ہیں اور جو ان کو نہ مانے وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

خود مرزا صاحب اور قادیانی اکابر کی کم و بیش سو سو کتابوں سے
لفظ [illegible] اقتباسات [illegible] بیس فصلوں میں مضمون وار ترتیب
دے کر ہم نے قادیانی تحریک کے سب پہلو "قادیانی مذہب" [illegible]
میں بخوبی واضح کر دئے ہیں۔ چنانچہ اپنی سند اور جامعیت کے [illegible]
کتاب قادیانیت کی قاموس مانی جاتی ہے۔ اور اسی بنا پر ملک میں اس کی
بڑی [illegible] ہے۔ جو چاہے تفصیلی مطالعہ کرے۔ تاہم اطلاع [illegible]
ذیل میں اول قادیانی تحریک کے مسلمات بہ اختصار واضح کرتا ہوں [illegible]

دی ہے۔ اور اس شخص (یعنی مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے بابا لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔

(اربعین ۴ صفحہ ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(ملک عبدالرحمن) خادم صاحب (قادیانی) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی کتب سے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے اور نبوت کا غیر مشروط دعوے کیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ ۱۲۳ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء)

"جری اللہ فی حلل الانبیاء" (یہ مرزا صاحب کا الہام ہے۔ للمؤلف) تمام نبیوں کے قائم مقام ایک نبی مبعوث فرمایا جو یہودیوں کے لئے موسیٰ۔ عیسائیوں کے لئے عیسیٰ، ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے محمد و احمد ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ۱۱۱ مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۶ء)

ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں (یعنی ہندوؤں کو) دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔

باب ۱

# فصل دوسری

## قادیانی نبوت اور مسلمانوں کی تکفیر

### (۱) قادیانی نبی

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا — بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم — از خطاہا ہمیں است ایمانم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ است لعین

(در ثمین صفحہ [illegible] مرزا قادیانی)

زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں بپیراہنم

(مرزا [illegible] منقول از اخبار الفضل قادیان

جلد ۱۷ ص ۹۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۰ء)

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بش[illegible] نبیوں

میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیش گوئی میں آنے والے رسول کا اسم بابِ احمد بتلایا گیا ہے جس کے مصداق آنحضرت (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس لئے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نامی احمد ثابت نہیں ہوتا (قادیانی مغالطہ ملاحظہ ہو۔ للمؤلف) ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے۔ جیسا کہ آپ قبل از دعوئے نبوت محمد کے نام سے ہی مشہور تھے اور ایسا ہی قرانی وحی میں بھی بار بار آپ کو محمد ہی کے نام سے یاد فرمایا گیا ہے۔ اور توراۃ میں بھی آپ کی پیش گوئی میں آپ کا نام محمد ہی بتایا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۶ء)

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا۔ اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعوئے ہے اور میں نے یہ دعوئے یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین صاحب) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیۃ (اسمہٗ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ہی ہیں۔

باب ( ... لاہور کے ... صاحب قادیانی ... مسئلہ رج

رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ عـ۱۱ صفحہ ۱۴۳ منقول از رسالہ "تبدیلی عقائد مولوی محمد علی ..." صفحہ ۴۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی )

ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ........ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے ... ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ نہیں چھوڑ سکتے۔

( ... اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۱ عـ۳۵ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۸ عـ۲۵ مورخہ ۴ ر اکتوبر ۱۹۲۰ء )

## (۲) قادیانی احمد

"مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد" آیت مرقومہ ... کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک پیشگوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا

ٹھہرایا ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان
جلد ۶ عدد ۴ بابتہ اپریل ۱۹۱۱ء منقول از عقائد احمدیہ صفحہ ۱۰۸ مولفہ
میر مدثر شاہ صاحب قادیانی لاہوری)

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین صاحب) سے
سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا
اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۱۱ صفحہ ۲۴ بابتہ ماہ نومبر ۱۹۱۴ء
(اخبار بدر جلد ۱۲ عدد ۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء اور محمد اسمٰعیل صاحب
قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات
کے متعلق جوابات پر نظر" صفحہ ۱۳۱)

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)
کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں
سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو
نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا۔ یا محمد کو تو مانتا ہے پر

(انوار خلافت صفحہ ۲۱ مصنفہ میاں ... خلیفہ قادیان)

# (۳) مسلمانوں کی تکفیر

... میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ... الذکر الحکیم ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب منقول از اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

(معیار الاخیار منہ رجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آپ نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھیرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل سے سچا قرار دیتا ہے ... زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا بلکہ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے۔ کافر

## (۴) لکھنؤ کی بات

لکھنؤ میں ہم (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے۔ اس نے کہا کہ وہ آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی (قادیانی) باتیں کر رہے تھے۔ میں نے (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) ان کو کہا کہ آپ کہہ دیں کہ واقع میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران سا ہوگیا۔ (مسلمان عالموں کا حسن ظن اور حسن خلق۔ اور اس کے مقابل قادیانی اکابر کی طرف سے بے توقیری اور تکفیر۔ یہ ذہنیت بہت سبق آموز ہے۔ للمولف)۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۵) چودھری صاحب

چودھری صاحب (یعنی سر ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی) کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے۔ باقی غیر احمدی (یعنی مسلمان) کافر ہیں یا نہیں۔ اس کے متعلق عدالت ماتحت

یلپ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو نہیں مانتا ... حضرت ... کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ ... سے خارج ہے اور یہ فتوے ہماری طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف ... جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لئے ... لکافرین ... فرمایا ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ... رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ۳ صفحہ ۱۱۰)

... حلل الانبیاء (یہ مرزا صاحب کا الہام ہے۔ مؤلف) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ایک عظیم الشان نبی اللہ ہیں۔ اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے۔

(رسالہ احمدی ... بابتہ ۱۹۱۹ء موسوم النبوۃ فی الالہام مولانا ... یوسف صاحب قادیانی)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے ... آپ کا منکر کافر ہے۔ کیونکہ احمد کے منکر کیلئے قرآن میں لکھا ہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر ... رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ۳ صفحہ ۱۴۱)

# (۷) مسلمانوں کو دھوکا

قادیانی اپنی تحریر میں تقریر میں بالعموم مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں تو
...سلمان سمجھتے ہیں کہ قادیانی درحقیقت ان کو مسلمان مانتے ہیں۔ مسلمانوں
...ے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی کہ زبان پر کچھ ہے، دل میں کچھ لفظ
...ہے اور معنے کچھ۔ چنانچہ لفظ مسلمان کی قادیانی تفسیر سنئے اور بیداد کی
...اد دیجے۔ للمؤلف)

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس الہامی شعر میں (یہ مرزا صاحب کا شعر ہے۔ للمولف) اللہ تعالے
...نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے
...یر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے
...سلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور
...ب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چل سکتا کہ کون مراد ہے
...ر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان
...نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔

باب ۱ میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا ۔ ... اور ہائی کورٹ میں بھی چودھری صاحب نے اس کی تائید کی ۔

(اخبار الفضل ... ۱۰ عدد ۲۱ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۲ء)

## (۶) مفتی کا فتوے

اخبار بدر پرچہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء میں ملک مولا بخش صاحب آف گورالی کے اس سوال کا کہ "کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر کہا جائے۔" حضرت مفتی (محمد صادق) صاحب ... (قادیانی) یہ جواب لکھتے ہیں :—

"خدا تعالےٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان ... رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی کو سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ... تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو ... رسولوں میں سے ایک رسول کا انکار کرتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا آپ ہی بتلائیے مگر انصاف شرط ہے۔"

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی ... صاحب")

باب ۱

# فصل تیسری

## قادیانی انقطاع

### (۱) دعائے مغفرت کی ممانعت

سوال۔ کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو (یعنی قادیانی نہ ہو۔ للمؤلف) یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب [illegible] مغفرت کرے۔

جواب۔ غیر احمدیوں کا (یعنی مسلمانوں کا۔ للمؤلف) کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ ع ۵۹ مورخہ فروری ۱۹۲۱ء)

قانون یہ ہے کہ:۔

(۱) انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۲) جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو بعد از موت اس کے لئے

باب ۲ (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر ... مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ص ۳ صفحہ ۱۴۳)

معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریر ... غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں ... کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے ... بھی لکھ دیئے کہ "وہ لوگ جو اسلام کا دعوے کرتے ہیں"۔ جہاں کہیں بھی مسلمان ... اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان ........ پس یہ ایک یقینی ... کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ ... کہ وہ اسلام کا دعوے کرتے ہیں۔ ورنہ آپ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ص ۳ صفحہ ۱۲۶)

جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ باب

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ عـ ۱۱ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۶ء)

حضرت (مرزا) صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد مرحوم) کا جنازہ محض اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا (یعنی مسلمان تھا۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ عـ ۴۷ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء)

اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ کوئی مرا ہوا ہو۔ اور اس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو جنازے کے متعلق کیا کرے۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالےٰ کے رسول اور نبی کی پہچان سے نصیب نہیں ہوئی اس لئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ عـ ۱۳۶ مورخہ ۶ جون ۱۹۱۵ء)

## (۳) معصوم بچے

ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنیوالے

باب دعائے استغفار جائز نہیں۔

احمدیوں (قادیانوں) کی پوزیشن یہ ہے :-

(۱) وہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی بلحاظ حقیقت نبوت مانتے ہیں جیسے حضرت محمد مصطفٰے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے۔

(۲) اس لئے جو شخص مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے [illegible] اسلام سے خارج ہے۔ اس کے لئے دعائے استغفار جائز نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ عدد ۳۰ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

## (۳) مسلمان کا جنازہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کافر کا جنازہ پڑھا تو وہ ابتدائے زمانہ اسلام کی بات تھی جب کہ تبلیغ پورے طور پر نہ ہو چکی تھی بعد میں مشرکین کو حرم میں آنے کی بھی اجازت نہ رہی۔ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منکرین کے جنازہ کی اجازت دی تو وہ بھی اوائل کی بات تھی۔ بعد میں اگر کسی نے اس فتوے کو جاری سمجھا تو وہ اس کی اجتہادی غلطی تھی۔ جس کو حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) نے صاف حکم کے ساتھ رد کر دیا کہ غیر احمدی کا (یعنی مسلمان کا۔ للمؤلف)

باب

# (۵) سر فضل حسین مرحوم

سر فضل حسین مرحوم کا انتقال ہوا جو قادیانیوں کے محسن اعظم تھے۔ جن کی بدولت سر ظفر اللہ خاں قادیانی وائسرائے کی اکزیکیٹیو کونسل کے ممبر ہوئے۔ اور قادیانیوں کو ان کی ذات سے فوائد عظیم حاصل ہوئے لیکن ان قادیانیوں کی محسن کشی اور شقاوت کا یہ حال ہے کہ مرحوم سر فضل حسین کی نماز جنازہ میں انھوں نے شرکت نہیں کی۔ اور جنازہ کے ساتھ جو غیر مسلم ہندو سکھ عیسائی شریک تھے۔ نماز جنازہ کے وقت قادیانی بھی انکے ساتھ مسلمانوں سے علیحدہ جا کھڑے ہوئے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں کی جگہ مسلمانوں میں نہیں بلکہ غیر مسلموں میں ہے۔

حکومت پنجاب اور حکومت ہند کو یہ واقعہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ اسلئے ان کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے جو مطالبات قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق ہیں ان کو عملی جامہ پہنائیں۔

(اخبار نقیب پھلواری شریف جلد ۴ ۹ مورخہ ۵)

# (۶) مزید نعمتیں

میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے ریعتی مسلمانوں کے۔ للمؤلف)

باب پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں (گویا قادیانی اپنے میں اور مسلمانوں میں اتنا ہی بُعد اور فرق سمجھتے ہیں جتنا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں ہے۔ مؤلف) اصل بات ... جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا۔ اور اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیئے۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب۔ خلیفہ ...)

# (۴) زندہ باش

تعلیم الاسلام ہائی اسکول (قادیان) میں ... ایک لڑکا پڑھتا ہے۔ چراغ الدین نام۔ حال میں جب وہ اپنے وطن سیالکوٹ گیا تو اسکی والدہ صاحبہ فوت ہوگئیں۔ متوفیہ کو اپنے بچے سے بہت محبت تھی مگر سلسلہ میں داخل نہ تھیں۔ اس لئے چراغ الدین نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ اپنے اصول اور مذہب پر قائم رہا۔ شاباش اے تعلیم الاسلام کے غیور فرزند کہ ... وقت تجھ سے غیور بچوں کا ... زندہ باش۔

(اخبار الفضل ... ۱۲۹ مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۱۵ء)

LB047

جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے۔ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں۔ کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اسکے نکاح میں نہیں دے سکتا۔ ایسے نکاح تواں کے متعلق ہم وہی فتوے دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جاسکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔ (پھر وہی ہول کہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمان ہندو یا عیسائی کے برابر ہیں۔ للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا فتوے مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد۔ ع۹۰ مورخہ ۲۳ رمی ۱۹۲۱ء)

## (۸) اہل کتاب

غیر احمدیوں کی (یعنی مسلمانوں کی۔ مؤلف) ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت بیاہ لا سکتا ہے لیکن مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے۔ مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جاسکتی ...... حضور (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) فرماتے ہیں :-

باپ پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کا جنازہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ میرے نزدیک احمدی نہیں ہیں (گویا مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنے کے سبب [illegible] دائرہ سے خارج ہوگئے۔ للمؤلف) اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دیدیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں۔ ان کا جنازہ بھی جائز نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ [illegible] مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۱۰۳ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

# (۷) شادی ناجائز

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔

(برکات خلافت [illegible] مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب [illegible])

یہ اعلان بغرض آگاہی عام شایع کیا جاتا ہے کہ احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے (یعنی مسلمانوں سے۔ للمؤلف) کرنے ناجائز ہیں۔ آئندہ احتیاط کی جائے (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۹۶ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۳ء)

ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔ ہاں
ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)
نے کبھی سلام نہیں کیا۔ اور نہ ان کو سلام کہنا جائز ہے۔ غرض کہ ہر ایک
طریق سے ہم کو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے غیروں سے
(یعنی مسلمانوں سے۔ للمؤلف۔) الگ کیا ہے۔ اور ایسا کوئی تعلق نہیں
جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو۔ اور پھر ہم کو اس سے
نہ روکا گیا ہو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ
رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴ ۳ صفحہ ۱۶۹)

## (۱۰) مسلمانوں سے بیزاری

کیا غیر احمدیوں کے ساتھ (یعنی مسلمانوں کے ساتھ۔ للمؤلف)
حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا عمل در آمد کسی پر
مخفی ہے۔ آپ اپنی ساری زندگی میں نہ غیروں کی کسی انجمن کے ممبر ہوئے
اور نہ ان میں سے کسی کو اپنی انجمن کا ممبر بنایا۔ اور نہ کبھی ان کو چندہ
دیا۔ اور نہ کبھی ان سے چندہ مانگا۔ (ابتدا میں تو ... مرزا صاحب
نے مسلمانوں سے خوب چندہ مانگا اور خوب وصول کیا۔ بلکہ اسی سے

باب غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے۔ اگر ملے تو لے بے شک لو۔ لینے میں حرج نہیں۔ اور دینے میں گناہ ہے۔

(اخبار الحکم بابت ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ ص ۴۵ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۰ء)

# (۹) دینی و دنیوی - دونوں تعلقات حرام

غیر احمدیوں سے (یعنی مسلمانوں سے۔ للمؤلف) ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو کیوں سلام کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے

باب ۱

# فصل چوتھی

## قادیانی ترقی کے دو راز

## (الف) طاعون

### (۱) طاعون کی دعوت

حمامۃ البشریٰ میں جو کئی سال طاعون پیدا ہونے سے پہلے شائع کی تھی۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی تھی سو وہ دعا قبول ہوئی۔ ملک میں طاعون پھیل گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰ از غلام احمد قادیانی صاحب)

طاعون پھیلا تو یہ اعتقاد پھیلایا گیا کہ جو لوگ قادیانیت سے انکار کریں گے وہ طاعون کے نتیجہ میں بطور عذاب گرفتار ہوں گے۔ اور جو قادیانیت قبول کریں گے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے مرتا کیا نہ کرتا جان کے خوف سے توہم پرست لوگ قادیانیت کی طرف دوڑ پڑے۔ قادیانی ہونے پر جو لوگ طاعون کا شکار ہوئے وہ کچے قادیانی قرار پائے۔

باب بنیا بھی البتہ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کی رفاہ و فلاح میں مرزا صاحب نے کبھی پیسہ بھی نہیں دیا۔ للمؤلف)

...... پھر سرسید صاحب کے چندہ مدرسہ مانگنے کا واقعہ تو مشہور ہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک روپیہ تک بھی مانگتے ... لیکن حضور (مرزا صاحب) نے شرکت سے انکار ہی فرما ... اپنا خود مدرسہ انگریزی ... کیا ہوا تھا۔ (آج قادیانی کس کس ترکیب سے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں گھس رہے ہیں کہ گویا پرانے رفیق ہیں ... گھل مل رہے ہیں کہ گویا متبوع مسلمانوں کے سا ... کس غرض سے گھس رہے ... سرگرمیوں سے ظاہر ہے۔ مسلمانوں کی ... رو رعایت تو مشہور ہے۔ خدا خیر کرے۔ للمؤلف)

ہزار ہزار آدمی کی بیعت کے خطوط حضرت (مرزا) صاحب کے پاس باب روزانہ آتے تھے۔ (طاعون کا تحفہ بھی عجیب رہا۔ للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ ۷۲ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۸ء)

## (۳) توسیع مکان کا چندہ

مزید براں طاعون کے دور دورے ہیں مرزا صاحب کے مکان کی توسیع کی اچھی صورت نکل آئی۔ موقع شناسی بھی بڑی چیز ہے۔ للمؤلف)

"چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے۔ اور ہمارے گھر میں جس قدر بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں۔ اور بعض حصوں میں عورتیں سخت تنگی واقع ہے۔ اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا جس میں ہمارا حصہ ہے آن نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں۔ اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دیں۔ میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا جزو ہو سکتی ہے۔ دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے۔ چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا

باب اور جو کچھ ۔۔۔ وہ پیشگوئی پوری نہ ہو سکی ۔ بہر حال قادیانیت کی تبلیغ میں طاعون نے خوب مدد دی ۔ چنانچہ قادیانی اکابر کو بھی اس ۔۔۔ ہے ۔

# (۲) سلسلہ کی ترقی

اگر اشاعت سلسلہ کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جس سرعت کے ساتھ طاعون کے زمانہ میں سلسلہ کی ترقی ہوئی ویسی سرعت اس وقت تک کسی زمانہ میں نہیں ہوئی ۔ نہ طاعون ۔۔۔ سے قبل اور نہ اس کے بعد ۔ چنانچہ خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب قادیانی) بیان فرماتے تھے کہ جن دنوں میں اس بیماری کا پنجاب میں زور تھا ان دنوں میں بعض ۔۔۔ پانچ پانچ سو آدمیوں کی بیعت کے خطوط ایک ایک دن میں حضرت ۔۔۔ صاحب کی خدمت میں پہنچتے تھے ۔

(۔۔۔ حصہ دوم صفحہ ۔۔۔ )

طاعون خدا کا ایک عذاب ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تائید کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ اگر ہماری جماعت کی رفتار ترقی کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ساٹھ ستر فی صدی آدمی طاعون کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ۔ مجھ کو یاد ہے کہ طاعون کے دنوں میں پان پان سو

بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام گرمی ... ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر باہر آگ بھی جلوا دیا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مرجائیں۔ آپ نے ایک بہت بڑی آہنی انگیٹھی منگوائی ہوئی تھی جسے کوئلہ ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا۔ اور اس وقت ... دروازے بند کر دیے جاتے تھے۔ اس کی اتنی گرمی ہوتی تھی کہ جب انگیٹھی کے ٹھنڈا ہو جانے کے ایک عرصہ بعد بھی کمرہ کھولا جاتا تھا تو پھر بھی وہ اندر سے بھٹی کی طرح تپتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۹ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵) طاعون کا خوف

اتنی بشارتوں اور اتنی احتیاطوں کے باوجود بھی معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کا خوف ... رہتا تھا۔ اور اسی خوف میں بڑی بیخوفی سے گھر کے بعض غریبوں پر طاعون کے شبہ میں بڑا ظلم ہوا کہ بحالت علالت گھر سے نکال دیئے گئے۔ (للمؤلف)

اس وقت تک خدا کے فضل و کرم اور جود و احسان سے ہمارے گھر اور آپ کے گھر میں بالکل خیر و عافیت ہے۔ بڑی غوثان کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔ لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔

باب زمانہ ... یہ کھرہ حی الہی کی خوشنجہ ... بس طوفان میں بطور کشتی ... نہ معلوم کس کس کو اس ... حصہ ملے گا۔ اس لئے یہ کام بہت جلد ہی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کرکے جو خالق ورزاق ... اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے۔ کوشش کرنی چاہئے میں نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی پر نہ کسی مرد کی گنجائش ہے اور نہ عورت کی۔ اس لئے توسیع کی ... پڑی۔ المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی۔

(کشتی نوح صفحہ ... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۴) طاعون کی احتیاطیں

گرچہ مرزا صاحب کا مکان طاعون کے مقابل کشتی نوح قرار پا چکا تھا۔ تاہم مرزا صاحب عالم ... سے ہر طرح کی احتیاطیں عمل میں لاتے تھے (للمؤلف)

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صفائی کا بڑا خیال تھا خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فنائیل لوٹے میں حل کرکے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ

مقتدین کے چند [illegible] کی توقع [illegible] ۔ پھر بھی [illegible]
[illegible] مکان چھوڑ کر باہر جانا پڑا۔ (المؤلف)

کوئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ [illegible]
السلام [illegible] مرزا صاحب [illegible] عورت سے [illegible]
سبب ہے کہ میں نے [illegible] احمدیوں کے منہ سے [illegible]
دیانی ہو کر ایسی بات منہ سے [illegible] نہیں [illegible]
الا [illegible] کے ڈر سے حضرت مسیح موعود علیہ [illegible]
بھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چونکہ [illegible] کے متعلق [illegible]
حالات ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ [illegible] صاحب [illegible]
عرصے باغ میں رہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان [illegible]
الفضل قادیان جلد [illegible]

# (ب) سیاسیات

یوں تو قادیانی سیاست کی تفصیل بہت طویل ہے [illegible]
مذہب" کی چار فصلوں [illegible] پوچھئے تو [illegible]
تحریک کی روح رواں تھی۔ یہاں اس کی ایک [illegible]

...ب احتیاط نکال دیا ہے۔ ... احتیاط اسی کا نام ہے۔ ... اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گئی اور گلٹی بھی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے ......

... تمام رات دعا کرتا ہوں اور اس قدر زور و توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ وہم گزرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے۔ اور خطرناک آثار ظاہر ہو گئے ... کو بھی نکال دو لیکن اگر آتے وقت ... سے ان انگلیوں ... کو ... اور کسی قدر فنائل لے آویں۔ اور کچھ گلاب ... لے آویں۔ تو بہتر ہوگا۔

(مرزا غلام احمد ... کا مکتوب مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۴ء
مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۰۵)

وبائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اس قدر احتیاط فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کارڈ کو بھی جو وبا والے شہر سے آتا چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔

(... ... آف ریلیجنز بابت اگست ... صفحہ منقول
از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۲۳ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء)

## (۶) مکان سے باغ

یوں تو مرزا صاحب کا مکان کشتی نوح قرار پا چکا تھا۔ اور اسی بنا پر

اس پاک جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع واقسام کے بابرکت
فوائد متصور ہوں گے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عزوجل کا شکرگزار
ہونا چاہیئے۔ ازانجملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے
اس گورنمنٹ کے خیرخواہ اور دعاگو ہوں گے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۹۴۔ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت ومریدی رکھتے ہیں ... اگر
ایسی سچی مخلص اور خیرخواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے۔ کہ میں دعوے سے
کہہ سکتا ہوں کہ اس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ
گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جس کا ظاہر وباطن گورنمنٹ کی
خیرخواہی سے بھرا ہوا ہے۔ (وفاداری تو اچھی اور ضروری چیز ہے لیکن
اس کو بار بار شد و مد سے جتلانا اور مسلمانوں کے مقابل بڑھا کر دکھانا۔
اس کی مصلحت آئندہ ظاہر ہوگی۔ للمولف)۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹) قادیانی معززین

چونکہ مسلمانوں کا ایک فرقہ جس کا پیشوا اور امام یہ راقم ہے پنجاب
اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے۔ اور بڑے
بڑے تعلیمیافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیکنام رئیس اور تاجر

باب

## (۷) اطلاع

جو ہدایتیں ... کہ جن میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں اپنے
ہاتھ سے لکھ کر ... چھپوا کر ہر ایک مرید کو دیا ہے۔ کہ اپنا دستور العمل
رکھے۔ وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۹۹
کو چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع
شرائط بیعت ... کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھیجی
گئی تھی۔ ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر
جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں۔ گورنمنٹ کو
معلوم ہوگا کہ امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے
اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے
سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ
منجانب ... غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۶ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۸) قادیانی جماعت

اس ... نیک اثر ... جیسے عامہ خلائق متوقع ہونگی ایسا

سجادہ نشینان غریب طبع ۔

غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں۔ اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جمادئے ہیں۔ اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے اپنے چند مریدوں کے نام بطور نمونہ آپ کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھدوں ۔ مریدوں کے واسطے بھی یہ ترکیب بڑی کشش ہوگی ۔ ملخصاً ) (صفحہ ۱۱)

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۰) خود کاشتہ پودہ

میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسمائے مریدین روانہ کرتا ہوں مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کیلئے کی ہے ۔ عنایت خاص کا مستحق ہوں ۔ صرف التماس یہ ہے کہ سرکار دولتمدار

باب پنجاب ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ اور عموماً
... شریف مسلمانوں کے تعلیم یافتہ جیسے بی اے اور ام اے
اس فرقہ میں داخل ہیں ... داخل ہوتے ... اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا
سلطنت میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ کے جدید اور نیز اپنے تمام
حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور گورنر بہادر کو آگاہ
کروں (صفحہ ۷)

میں زور سے کہتا ہوں اور دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان
دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے
گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جاں نثار یہی فرقہ ہے۔ جس کے اصولوں
میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔ مسلمانوں سے
تقابل قابل غور ہے۔ (مؤلف) (صفحہ ۱۳)۔

گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں۔ اکثر
ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز یا اس ملک کے نیکنام
رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلا اور یا نوتعلیم یافتہ
انگریزی خواں۔ یا ایسے نیکنام علماء اور فضلا اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت
سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں یا ان کے اقارب
اور رشتہ دار اور دوست ہیں۔ جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں

ان پر آشوب ایام میں اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ آپ کو اس جماعت کے سیاسی خیالات باب۴
سے آگاہ کر دیں۔ اپنی حکومت کا وفادار رہنا۔ اور ان پر خدا کی رحمت چاہنا۔
اس کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ ع۷۷ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۰ء)

## (۱۲) سرکاری محبت

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کو امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا عملاً برطانیہ کیساتھ اظہار خلوص اور وفاداری کرنا بعض حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کر رہا ہے۔ اور یہ حالت ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک شخص کچھ عرصہ تک ایک احمدی کے پاس رہتا تھا۔ ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا جب افسر مذکور نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ فلاں احمدی کے پاس رہتا ہوں۔ اس پر ذیل کا مکالمہ ہوا:۔

افسر۔ کیا تم بھی احمدی ہو۔

امیدوار۔ نہیں صاحب۔

افسر۔ افسوس تم اتنی مدت احمدی کے پاس رہا۔ مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔ جاؤ پہلے احمدی ہو۔ پھر فلاں تاریخ کو آنا۔

باب ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جسکی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ جو اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو (یعنی مرزا صاحب خود کاشتہ پودا ہے۔ للمولف) ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں (اس نظر کا اثر معلوم ہے۔ للمولف)...... اب کسیقدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ... منجانب خاکسار مرزا غلام احمد ... ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۱) ممبران پارلیمنٹ

جماعت احمدیہ نے جسنے اپنا صدر مقام ایجویر روڈ (لندن) میں قائم کیا ہے ممبران پارلیمنٹ کے نام ایک گشتی ... ایک اڈریس ... جو سر ڈورڈ ڈیکلگن کو پیش کیا گیا تھا۔ روانہ کیا ہے خط مذکور میں لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی ایک نئی تحریک ہے۔ جو تیزی سے مختلف حصص سلطنت میں پھیل رہی ہے۔ بنا بریں ہم

# فصل پانچویں

## قادیانی نشر و اشاعت

بظاہر قادیانی خدمتِ دین کے لئے مسلمانوں کے خیر خواہ بنتے ہیں لیکن اس پردہ میں کیا کیا ہو رہا ہے افسوس کہ تفصیل بہت طویل ہے جو چاہے "قادیانی مذہب" میں مطالعہ کرے۔ یہاں مشتے نمونہ از خروارے چند مثالیں درج ہیں۔

### (۱) مخبری

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں ...... لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو ایسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں

باب ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بعض حکام احمدیوں کی دیانت۔ امانت اور جذبۂ وفاداری کا احساس کرتے ہیں (اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۹۲/۹۳ مورخہ ۳ جون ۱۹۱۹ء)

## (۱۳) شرم کی شکایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے) تحریر یہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سنا ہے میں انہیں احمدی ہی کہوں گا کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے ۔۔۔ شرم کیوں آتی ہے۔ اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھیں نہیں کھلیں (گویا ان کو اندرونی بھید معلوم نہیں۔ للمؤلف) (خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۳ مورخہ ۱۱ ۔۔۔ ۱۹۳۲ء)

## (۱۴) رائے عامہ

ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آتے ہیں کہ یہ خوشامدی اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔ پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں جھولی چک اور زمینداری محاورہ کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے۔

(خطبۂ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۵۵ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور سچے دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو۔ فارسی۔ عربی۔ میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلادیں یہانتک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کردیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہانتک ممکن تھا اشاعت کردی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے۔ جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے انکے دلوں میں تھے۔ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکے گا۔

(ستارۂ قیصریہ ص۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳) خدمت میں مشغول

میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ ایسی

باب مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدے سے اپنی مفسدانہ حالتیں ثابت کرتے ہیں ..... لیکن ہم گورنمنٹ میں بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اسوقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جبتک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریک بعنوان "قابل توجہ گورنمنٹ" مندرجہ تبلیغ رسالت جلد پنجم ص۱۱ مولفہ میر قاسم علی صاحب)

## (۲) پچاس ہزار

والد صاحب کے انتقال کے بعد یہ عاجز (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) دنیا کے مشغلوں سے علیحدہ ہو کر خدائے تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا ..... مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور نیز دوسرے ..... میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہذا

"(اشتہار واجب الاظہار جو خاص اس غرض سے شائع کیا گیا ہے [illegible] باب
گزشتہ عالیہ قیصرہ ہند توجہ سے اس کو [illegible] "منجانب
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۶۰
[illegible] صاحب قادیانی)

## (۵) عمر کا اکثر حصہ

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اسقدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶) مناسب

میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیجدوں۔ کیونکہ اس کتاب کے صفحہ (۱۵۲) میں جہاد کی ممانعت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ میں نے بائیس برس سے اپنے ذمے یہ فرض

باب گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں ۔ بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زرکثیر چھاپ کر بلاد اسلامیہ میں پہنچائی ہیں ۔

("عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ (۶۵) مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیان)

## (۴) قربِ مصلحت...

پھر میں اپنے والد اور بھائی کی ... دمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جسقدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی ... ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین ... سمجھ کر اس امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں ۔ جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغ... شائع کی گئیں ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت انکا اثر ہوگا ۔

بعض شریف عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام و روم کی طرف روانہ کیا اور بعض عربوں کو مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجا اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے اور اسطرح مصر میں بھی کتابیں بھیجی گئیں۔ اور یہ ہزار ہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔ ([illegible] جتانے کی کیا ضرورت ہے۔ للمؤلف)

("اشتہار [illegible] گورنمنٹ جو جناب [illegible] ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب [illegible] معزز حکام [illegible] شائع کیا گیا۔" منجانب خاکسار غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ [illegible] جلد سوم ص ۱۹۶ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

# (۹) ربط و ضبط

میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں۔ نہ روم میں۔ نہ شام میں۔ نہ ایران میں۔ نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال [illegible] کرتا ہوں۔ لہذا خدا اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال [illegible] میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اسکی فتوحات [illegible] سبب سے ہیں۔ کیونکہ جدھر تیرا منہ اُدھر خدا کا منہ ہے۔

("عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی" منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۲ [illegible] اشتہار [illegible] ۲۹ [illegible] قاسم علی صاحب قادیانی)

باب کر کر لکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ... اسلامی ممالک میں ضرور بھیجا
کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں ... گئی ہیں۔
(تحریر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت
جلد دہم صفحہ ۲۶ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۷) تاثیر کے نشان

میری کتابیں عرب ... کو برابر پے در پے پہنچتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں ... کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہوگئے۔

(... اول صفحہ ۳۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸) قاصد

میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تالیف ... شام و روم اور مصر اور بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کئے۔ اور ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کئے اور بخوبی ظاہر کر دیا کہ اس محسن گورنمنٹ ... جہاد قطعاً حرام ہے۔ اور ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کتابیں مفت تقسیم کیں اور

# (۱۱) قادیانی ڈھال

برطانیہ [illegible] کی طرح ظاہر ہوتی جاتی [illegible] ہے
اگر [illegible] ہے جس کے نیچے احمدی [illegible] آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اس ڈھال کو [illegible] کر دو اور دیکھو کہ زہریلے تیروں کی کیسی خطرناک [illegible]
ہوتی ہے۔ پس کیوں ہم اس گورنمنٹ کے شکرگزار نہ ہوں۔ ہمارے فوائد اس گورنمنٹ سے متحد ہو گئے ہیں اور اس گورنمنٹ کی تباہی ہماری [illegible] اس گورنمنٹ کی ترقی ہماری ترقی ہے۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت [illegible] ہے
ہمارے لئے تبلیغ کا ایک اور میدان نکل آتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر [illegible] اکتوبر ۱۹۱۵ء)

# (۱۲) قادیانی تلوار

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار [illegible] ہے میں ان علما کی کچھ پیش نہیں [illegible]۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام۔ ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔

باب

# ۱۰ ایک جان دو قالب

تمام سچے احمدی جو حضرت مرزا صاحب کو مامور من اللہ اور ایک مقدس انسان تصور کرتے ہیں۔ بدوں کسی خوشامد اور چاپلوسی کے دل سے یقین کرتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ انکے لئے فضل ایزدی اور سایہ رحمت ہے اور اسکی ہستی کو وہ اپنی ہستی خیال کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۱۳۲ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۱۷ء)

ایک بات جس کا فوراً آپ ... اگ ... تک پہنچانا ضروری ہے اس وقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہما ... ... ہیں اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ کے اور ہمارے فوائد ایک ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقع ہے۔ اور اسکو خدا نخواستہ اگر کوئی ... ... پہنچے تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے شریعت اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے ماتحت اور اپنے فوائد کی حفاظت کے لئے اس وقت جبکہ جنگ و جدل جاری ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔

اعلان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ... ... اخبار

# فصل چھٹی

## قادیانی تبلیغ

## (۱) افغانستان

ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت صاحبزادہ عب[illegible]
شہید کی شہادت کی وجہ کیا تھی۔ اس کے متعلق ہم نے مختلف افواہیں سنیں مگر
کوئی یقینی اطلاع نہ ملی تھی۔ [illegible] از کے بعد اتفاقاً ایک لائبریری میں
[illegible] چھپ کر نایاب بھی ہو گئی تھی۔ اس کتاب کا مصنف ایک
اطالوی انجینئر ہے جو [illegible] میں ایک ذمہ دار عہدہ پر فائز تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ
[illegible] کو اس [illegible]
خلاف تعلیم [illegible] حکومت [illegible] خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے
افغانستان [illegible] حریت کمزور ہو جائے گا اور ان پر انگریزوں کا [illegible]
[illegible] اس لئے بھی یقینی [illegible]
کا درباری تھا اور اس لئے بھی کہ وہ اکثر باتیں خود وزراء اور شہ[illegible] سنکر

باب ١ (اخبار الفضل ... نمبر ٢٣ مورخہ ٧ دسمبر ١٩١٨ء)

غرض گورنمنٹ برطانیہ کا فتح ... ایک بڑے حصہ کے لئے بہت امن و آرام کا باعث ہوگا اور تمہارے لئے تبلیغ اسلام (یعنی تبلیغ قادیانیت للمؤلف) کا میدان بہت زیادہ صاف اور وسیع ہو جائیگا (اسلامی ممالک میں۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل ... نمبر ٣٨ مورخہ ١٩ نومبر ١٩١٨ء)

عدم آباد پہنچا دئے گئے۔ ان کے خلاف مدت [illegible] ہوئے دائر ہو چکا باب تھا اور [illegible] کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے [illegible] جن سے پایا جاتا ہے [illegible] افغانستان کے دشمنوں کے [illegible] چکے تھے۔ (اخبار امان افغان)

(اخبار الفضل قادیان [illegible] نمبر ۹۹ مورخہ ۳ مارچ [illegible])

## (۴) قادیانی مجاہد کا کارنامہ

چونکہ برادرم محمد امین خان صاحب قادیانی کے پاس پاسپورٹ نہ تھا۔ اس لئے وہ روس میں داخل ہوتے ہی روس کے پہلے اسٹیشن قیقہ پر انگریزی جاسوس قرار دئے جاکر گرفتار [illegible] کپڑے اور کتابیں اور جو کچھ پاس تھا ضبط کر لیا گیا اور ایک مہینہ تک آپ کو [illegible] رکھا گیا۔ اس کے بعد آپ کو عشق آباد [illegible] میں تبدیل کیا گیا۔ وہاں سے مسلح روسی پولیس کی حراست میں آپ کو براستہ سمرقند تاشقند بھیجا گیا۔ اور وہاں دو ماہ تک قید رکھا گیا اور بار بار آپ [illegible] لئے گئے تا یہ ثابت ہو جائے کہ آپ انگریزی حکومت کے جاسوس ہیں۔ اور جب بیانات سے کام نہ چلا تو قسم قسم کی لالچوں اور دھمکیوں سے کام لیا گیا اور [illegible] تا عکس محفوظ رہے۔ اور آئندہ گرفتاری میں آسانی ہو اور اس کے بعد گوشگی سرحد افغانستان پر

باب لکھتا تھا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ... جمعہ مندرجہ اخبار
الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

ہمارے آدمی کابل میں ... ہرگز محض ... اللہ تھے
اٹلی کے ایک انجینئر نے جو حکومت ... کا ملازم تھا۔ لکھا ہے کہ امیر
حبیب اللہ خان نے سید عبد اللطیف (قادیانی) کو اس لئے مروا دیا کہ وہ جہاد
کے خلاف تعلیم دیکر مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرتا تھا۔ پس ہم نے اپنی جانیں اس لئے
قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۲ نمبر ۵۳ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۲) حکومت افغانستان کا اعلان

افغانستان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ نے مندرجہ ذیل ... شائع کیا ہے۔
کابل کے دو اشخاص ملا عبد الحکیم اور ملا نور علی قادیانی عقائد کے گرویدہ
بن چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدت کی تلقین کرکے انہیں صلاح کی راہ سے
بھٹکا رہے تھے۔ جمہوریت ... ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان ... دعوے
دائر کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو

باب ۱

... کے ... سب پورے ہو گئے۔

(اخبار الفضل ... ۱۴ نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۲۷ء)

گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے ... گذار ... رہے ہیں اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں ... اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ... ہماری مدد کرتی ہے

(برکات خلافت ص ۶۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴) بے شک

... فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں۔ اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں۔ لیکن ہم اسطرح پر بھی غیر قوموں اور غیر ملکوں میں اپنی محسن گورنمنٹ کی نیک نامی پھیلانی چاہتے ہیں کہ کسطرح اس عادل گورنمنٹ ... دینی امور میں بھی پوری آزادی دی ہے عملی نمونے ہزاروں کوس تک ... اور دلوں پر ایک عجیب اثر ڈالتے ہیں ... سے وسوسے ... یہ مذہبی آزادی ایسی پیاری چیز ہے کہ اس کی خبر پاکر بہت سے اور ملک ... چاہتے ہیں کہ اس مبارک گورنمنٹ کا ہم تک قدم پہنچے۔ کیونکہ جس طرح اچھے دکاندار کا نام سنکر اسی طرف خریدار دوڑتے ہیں۔ اسی طرح جس گورنمنٹ ...

لیجایا گیا۔ اور وہاں ... خراج کا حکم دیا گیا۔ مگر
چونکہ یہ مجاہد ... اس ... تھا کہ میں نے اسی علاقہ میں حق کی
... اس لیئے واپس ... پولیس کی
... نکلا۔ ... بخارا جا پہنچا۔ دو ... آزاد رہے
لیکن دو ماہ کے بعد پھر انگریزی جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا اور تین ماہ تک
... دینے والا ... کیا گیا ... اور
فارا ... روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی ... بھیجا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس مجاہد ... خلاص اور تقوے ...
چونکہ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی تھی۔ اس لیئے ... لیوے اسٹیشن سے
... پولیس ... نکلا اور پا پیادہ بخارا پہنچا۔ بخارا میں ایک ہفتہ
بعد ان کو گرفتار کیا گیا اور ... گیا اور وہاں
سمرقند پہنچایا گیا وہاں ... بخارا پہنچے۔

(اعلان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ... اخبار
الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۳ء)

ہمارے برادر محترم خان محمد امین خان صاحب جنہیں ...
حضرت امیر جماعت احمدیہ ...
... ری اطلاع کے
۲۰ جون وارد قادیان ... جنہیں ... اہل قادیان خوشی

باب ۱

[illegible] سے بھرپور ہو گئے۔

(اخبار الفضل [illegible] نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۲۷ء)

گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں ..... اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے

(برکات خلافت ص ۶۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴) بے شک

بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیرخواہ ہوں۔ [illegible] کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں۔ لیکن ہم اسطرح پر بھی غیر قوموں اور غیر ملکوں میں اپنی محسن گورنمنٹ کی نیک نامی پھیلانی چاہتے ہیں کہ کسطرح اس عادل [illegible] دینی امور میں بھی پوری آزادی دی ہے عملی نمونہ [illegible] کو [illegible] دکھلاتے ہیں اور دلوں پر ایک عجیب اثر ڈالتے ہیں [illegible] ہیں۔ یہ مذہبی آزادی ایسی پیاری چیز ہے کہ اس کی خبر پاکر بہت سے اور ملک بھی چاہتے ہیں کہ اس مبارک گورنمنٹ کا ہم تک قدم پہنچے ......... کیونکہ جس طرح اچھے دکاندار کا نام سنکر اسی طرف خریدار دوڑتے ہیں۔ اسی طرح جس گورنمنٹ کے ایسے

لیجایا گیا۔ اور وہاں ... افغانستان کی طرف ... دیا گیا۔ مگر چونکہ یہ ... اس ... کر کے نکلا تھا کہ میں نے اسی علاقہ میں حق کی تبلیغ کرنی ہے اس لئے واپس ... لئے موت ... پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا۔ اور بھاگ کر بخارا جا پہنچا ... وہاں آزاد رہے لیکن دو ماہ کے بعد پھر انگریزی جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کئے گئے اور تین ماہ تک نہایت سخت دل ہلا دینے والے مظالم آپ پر کئے گئے ... اور بخارا سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی طرف واپس بھیجا گیا۔

اللہ تعالے اس مجاہد کی ہمت اور اخلاص اور تقوے میں برکت دے کیونکہ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی تھی۔ اس لئے ... لیوے اسٹیشن سے روسی پولیس کی ... بھاگ نکلا اور پاپیادہ بخارا پہنچا۔ بخارا میں ایک ہفتہ کے بعد ان کو گرفتار کیا گیا اور بدستور سابق پھر کاکان کی طرف لایا گیا اور وہاں سے سمرقند پہنچایا گیا وہاں سے آپ پھر بھاگے اور بخارا پہنچے۔

( ... محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ... ۱۲ مورخہ ۱۴ راگست ۱۹۲۳ء )

ہمارے برادر محترم خان محمد امین ... صاحب جنھیں ... میں حضرت امیر جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا تھا بغیر کسی اطلاع کے آج ۲۵ جون ... تشریف ... جنھیں اچانک ... اہل قادیان کو خوشی

ایجنٹوں نے انگریزی گورنمنٹ کے خلاف [illegible] اپنی تمام کوششیں وقف کردی تھیں۔ وہاں احمدی (یعنی قادیانی) [illegible] تھے جو اپنے جماعت کا لٹریچر پڑھنے سے جن میں انگریزوں کی تعریف ہوتی آپ ہی آپ ان [illegible] کا ازالہ کرتے تھے۔

(میاں محمود احمد صاحب [illegible] مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

## (۶) خیال خاص و عام

دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے۔ چنانچہ جب جرمنی میں احمدیہ عمارت کی افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن وزیر نے شمولیت کی [illegible] نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

خواجہ کمال الدین مرحوم فرماتے تھے کہ جس ملک میں میں گیا وہاں کے لوگوں کو یہی کہتے سنا کہ یہ قادیانی لوگ گورنمنٹ کے خفیہ جاسوس ہیں یہ بات غلط ہو یا صحیح ہو مگر لوگوں کے قلوب پر یہ بد اثر کیوں پڑا۔ اسی لئے کہ میاں صاحب

باب بے تعصب اور آزاد اصول ہوں وہ گورنمنٹ خواہ مخ... اور بہر دلعزیز معلوم ہوتی ہے اور بہت سے غیر ملکوں کے لوگ حسرت کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی اس کے ماتحت ہوتے۔ پس کیا آپ لگ... نہیں کہ اس محسن گورنمنٹ کا ان تمام تعریفوں کے ساتھ دنیا میں نام پھیلے اور اس کی مح... تک دلوں میں جاگزین ہو۔

(رسالہ البلاغ مسمی بہ فریاد درد صفحہ ۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵) قدرتی بات

یہ قدرتی بات ہے کہ ہمارے وعظوں لیکچروں کتابوں اخباروں اور رسالوں میں بار بار یہ ذکر آتا ہے کہ انگریز عادل و منصف ہیں اور وہ اپنی رعایا کے تمام فرقوں سے حسن سلوک کرتے ہیں اور امن قائم رکھتے ہیں اس لئے غیر ممالک کے احمدی بھی ہمارے لٹریچر سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ گو ہم انگریزوں کے ماتحت نہیں لیکن چونکہ ہمارا مرکز ان کی تعریف کرتا ہے اس لئے وہ برے نہیں بلکہ منصف مزاج حکمران ہیں۔ اس ... یے ... ہزاروں آدمی امریکہ میں۔ ہزاروں آدمی ڈچ انڈیز میں۔ اور ہزاروں آدمی کافی غیر ممالک میں ایسے تھے جو گو اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار تھے مگر انگریزوں کے متعلق بھی کلمۃ الخیر کہا کرتے تھے۔ امریکہ جیسے کسی وقت جرمن

# فصل ساتویں

## اسلامی ممالک پر قادیانی التفات

## (الف) افغانستان

اس وقت (ولیعہد شاہ امان اللہ خاں ۔ للمؤلف) جو کابل نے گورنمنٹ انگریزی سے نادانی سے جنگ [illegible] کر [illegible] ہے [illegible] احمدیوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت کریں ۔ کیونکہ گورنمنٹ کی اعانت ہمارا فرض ہے لیکن افغانستان کی جنگ احمد[illegible] [illegible] حیثیت رکھتی ہے کیونکہ کابل وہ زمین ہے جہاں [illegible] بیت ہی قیمتی وجود مارے گئے اور ظلم سے مارے گئے ہیں [illegible] بے سبب اور بلا وجہ مارے گئے پس کابل وہ جگہ ہے جہاں احمدیت کی تبلیغ منع ہے اور اس پر صداقت [illegible] بند ہیں [illegible] اس [illegible] کے لئے گورنمنٹ کی فوج میں شامل ہو کر ان ظالمانہ روکوں کو دفع [illegible] گورنمنٹ کی مدد کرنا احمدیوں کا مذہبی فرض ہے پس کرو تا تمہارے ذریعے وہ شاخیں پیدا ہوں جنکی حضرت مسیح موعود نے

باب (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) گورنمنٹ کی خاطر اسے خفیہ کاروائیاں کیا کرتے تھے۔ جنکا خود انھوں نے اپنی تقریروں میں اعتراف کیا ہے۔

(... ... لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگریس کے سیکرٹری ہیں ایک دفعہ قادیان آئے اور انھوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انھوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان ... نمبر ۱۳ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۵ء)

فرماتے ہیں کہ [illegible] مسعودیوں اور گورنمنٹ برطانیہ کی [illegible] باب
مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی ۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو ۔ [illegible] عراق ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا [illegible] ۔

فتح [illegible] وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں ۔ دیکھئے کس زمانہ میں اس فتح کی خبر دی گئی ۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام [illegible] جمع کرکے اس طرف بھیجا ۔ دراصل اسکے محرک [illegible] وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا تھا [illegible] کو اس طرف مائل کرکے اس قسم کی [illegible] تیار کریں ۔

(اخبار الفضل [illegible] مورخہ [illegible] دسمبر ۱۹۱۸ء)

## (د) ترکی

ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ مذہباً ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں ۔ ہم اپنے مذہبی نقطۂ خیال سے اس امر کے پابند ہیں کہ اس شخص کو [illegible] سمجھیں جو [illegible] مسیح موعود کا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ۔ مؤلف) جانشین ہو اور دنیاوی لحاظ سے اسی کو اپنا سلطان اور بادشاہ یقین کریں جس کی

باب (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اطلاع دی ہے۔
(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل
... نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء)

# (ب) عراق

یقیناً اس نیک دل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا۔ ہم ان نتائج پر خوش ہیں کیونکہ ......... خدا ملک گیری اور جہاں بانی اسی کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری ... اسی کو زمین پر حکمراں بناتا ہے۔ جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ پس ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوتی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ... اشاعت ... (یعنی اشاعت قادیانیت کا۔ للمؤلف) میدان بھی وسیع ... مسلم کو مسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے۔

(اخبار الفضل ... نمبر ۱۰۳ مورخہ ۱۱ ... )

# (ج) فتح بغداد

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ للمؤلف)

# فلسطین (۵)

بیت المقدس [illegible] پاس ملک (انگلستان) میں بہت خوشیاں منائی [illegible] کے اخبار میں اس پر ایک آرٹیکل دیا ہے جس [illegible] کہ یہ وعدہ کی زمین ہے جو یہود کو عطا کی گئی تھی مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر مسیح کی [illegible] یہود کو [illegible] ان کی حکومت سے محروم کر دیا اور یہود کو سزا کے طور پر [illegible] مسیحیوں کو دی گئی جو بت پرست قوم تھی۔ بعد میں عیسائیوں کو ملی پھر مسلمانوں کو۔ جن کے پاس [illegible] رہی۔ اب اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے وہ زمین نکلی ہے تو پھر اس کا سبب تلاش کرنا چاہئے۔ کیا مسلمانوں نے کسی نبی کا (مطلب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا۔ للمؤلف) انکار تو نہیں کیا ..... سلطنت برطانیہ کے انصاف اور امن اور آزادی مذہب کو ہم دیکھ چکے ہیں۔ آزما چکے ہیں۔ اور آرام پا رہے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی حکومت مسلمانوں [illegible] نہیں ہے۔ اس زمانہ میں کوئی مذہبی جنگ نہیں۔ ہاں ہم اپنے نیک نمونے اور روحانی کشش سے یورپ کو مسلمان بنالیں تو پھر ساری حکومتیں ہماری ہی ہیں اور اس میں اسلام کو آئندہ بہتری کی امیدیں ہیں۔

بیت المقدس کے متعلق جو میرا مضمون یہاں انگلستان کے اخبار میں شائع ہوا ہے اس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ

باب حکومت کے نیچے ہم [illegible] ہیں ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد صاحب) ہیں اور ہمارے [illegible] بادشاہ حضور ملک معظم۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بحضور سر اڈورڈ میکلیگن لیفٹننٹ گورنر پنجاب مندرجہ اخبار الفضل [illegible] نمبر ۴۳ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر اسکوئتھ نے ایک تقریر کے دوران میں صاف [illegible] کی کہ [illegible] میں قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ جنگ کے بعد اس کے حصص کو بالکل [illegible] جائے گا اور تقسیم کر دی جائیگی۔ یہ ایک فتوے ہے جو انگلستان [illegible]

اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم ایسی بات [illegible] نہیں نکال سکتے تھے جبتک کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو جاتا۔ اور جب انہوں نے جلسہ عام [illegible] کا اظہار کیا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔

اللہ تعالےٰ ظالم نہیں۔ اس کا فیصلہ بالکل درست ہے اور راست ہے اور ہم اس کے فیصلہ پر رضامند ہیں۔ (گویا قادیانیوں [illegible] وزیر اعظم کا فیصلہ اللہ کا فیصلہ تھا۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل [illegible] نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء)

صورت میں تقسیم کیا گیا۔ ب

"[illegible] الفضل [illegible]

پیغام حق پہنچ گیا [illegible] اور [illegible]

پونڈ کتابوں وغیرہ پر خرچ کیا گیا" خلاصہ یہ کہ اسلامی ممالک میں آج کل فلسطین سب سے زیادہ قادیانی تحریک کا جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ ملخصاً

(الفضل [illegible] مورخہ ۲۲ مئی [illegible])

## (۹) فرخندہ بنیاد حیدرآباد

### (۱) قادیانی تحریک کا آغاز و عروج

مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب راستے میں آنے والے شہروں [illegible] ہوئے حیدرآباد پہنچ گئے ہیں اور انھوں نے تبلیغ شروع کر دی ہے مفتی صاحب نے اپنا قیام مولوی [illegible] صاحب [illegible] نواب اکبر یار جنگ [illegible] عدالت العالیہ) کے مکان میں کیا ہے جس میں ایک بہت بڑا [illegible] مولوی صاحب [illegible] شہر کے [illegible] اس لئے ان سے گفتگو کرنے کا انھیں موقع مل جاتا ہے۔ [illegible] تاریخ کے خط میں مفتی صاحب لکھتے ہیں [illegible] صبح سے [illegible] معزز اشخاص کو تبلیغ کی گئی اور انھوں نے پھر ملاقات

باب کی طرف سے ان کے سکریٹری نے شکریہ ... فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج اس مضمون کی ... تے ہیں۔ (یہ نمونہ ہے قادیانی مبلغ کی انگلستان میں اصلی کارگزاری کا۔ للمؤلف)

سنہ ۱۹۱۸ء

(قادیانی مبلغ ... الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۵، مورخہ ۱۹ مارچ)

(فلسطین میں مسلمانوں پر جو کچھ گزر رہی ہے سب کو معلوم ہے اس وقت ان کو اتحاد و جمعیت کی جس ... محتاج بیان نہیں۔ عین اس نازک زمانہ میں وہاں قادیانی تحریک کی بڑے اہتمام سے تحریک ہو رہی ہے۔ چنانچہ مختصر کیفیت ذیل میں ... للمؤلف)

"مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ فلسطین لکھتے ہیں:۔

"... اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ مختصر کوائف حسب ذیل ہیں۔ وقت مقررہ ... احباب کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے انکے حلقے مقرر کر دئے گئے۔ پہلا گروپ ... برائے یافا و مضافات تل ابیب و مضافات۔ دوسرا گروپ ......... برائے ... تیسرا گروپ ......... برائے ناصرہ و مضافات۔ (اسی طرح کل ملک کے واسطے گیارہ گروپوں کی تفصیل درج ہے۔ للمؤلف)

۱۲۷۹ ٹریکٹ بزبان عربی۔ ۳۰۸۲ ٹریکٹ بزبان عربی۔ اور ۱۳۰ ٹریکٹ بزبان انگریزی گویا کل لٹریچر ہر سہ زبانوں میں ۴۳۶۳ ٹریکٹوں اور اعلانات کی

اور اظہار خوشنودی کا پروانہ بھی ملا۔ اس کے بعد [illegible] ریاست میں دینی کتب [illegible] خوب تقسیم ہوئی۔ بالمشافہ بڑے بڑے نوابوں نجیبوں اور [illegible] اور مشائخ سے گفتگو ہوئی اور پیغام حق سب کو پہنچ گیا۔ حضرت خاتم النبیین کی پیشگوئی کے مطابق [illegible] کی خبر سب کو دی گئی۔ ہر جگہ کم و بیش قادیانی سلسلہ کے متعلق گفتگو بھی ہوئی تقسیم کتب کے علاوہ کئی ایک صوبوں میں بڑے بڑے شاندار جلسوں میں [illegible] تین جگہ درس قرآن شریف جاری ہوا۔ اتفاقی طور پر بعض [illegible] احمدیت پر بحثیں بھی ہوئیں۔ اور ان بحثوں کے سننے کے واسطے بعض دفعہ کئی سو آدمی کا مجمع بھی ہو جاتا رہا۔ ان سب باتوں کے علاوہ متفرق طور پر بھی لوگوں میں تبلیغ ہوتی اور ہوتی رہتی ہے۔ کئی آدمی سلسلہ بیعت میں بھی داخل [illegible] شہر اور اس کے نواح میں احمدیت [illegible] چرچا پھیل گیا [illegible] بدگمانیاں دور ہو رہی ہیں اور لوگ حق قبول [illegible] کے نزدیک آتے جاتے ہیں۔

(قادیانی مبلغ [illegible] مندرجہ اخبار الفضل [illegible] نمبر ۱۲۰ مورخہ ۲۲ اپریل [illegible])

حافظ روشن علی صاحب بہمراہی [illegible] احمد صاحب اضلاع ریاست میں تبلیغی [illegible] معززین میں کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں مفتی محمد صادق صاحب شہر حیدرآباد میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔

باب کا وعدہ کیا ہے۔ اس طرح انشاءاللہ تبلیغ کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جائے گا۔

(اخبار الفضل [illegible] نمبر ۳۳ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۴ء)

یہاں (حیدرآباد میں) ہم نے درس قرآن اور لیکچروں کے واسطے ایک ہال کرایہ پر لیا ہے۔ اس میں بھی [illegible] کوشش کی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس شر سے محفوظ رکھا۔ میں اسسٹنٹ ریزیڈنٹ بہادر سے جا کر ملا۔ تمام سلسلہ [illegible] سنائے۔ ریویو انگریزی کے بعض پرچے دکھائے [illegible] اسلام دی۔ حضرت مسیح [illegible] یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے، دعوے اور دلائل پر گفتگو کی۔ [illegible] سب باتوں کو سنا اور تحریری اجازت دی کہ ہم روزانہ وعظ اور لیکچر کرسکتے ہیں [illegible] ان لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک دن میں نے سلسلۂ احمدیہ کی صداقت پر ایک [illegible] کہ چند نوجوان طلباء بھی سامعین میں تھے۔

(قاضی [illegible] کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل [illegible] ۲ $\frac{141}{148}$ مورخہ $\frac{17}{20}$ مئی ۱۹۱۵ء)

جس [illegible] کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ (میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان) نے ہم کو یہاں (حیدرآباد) بھیجا [illegible] کے فضل و کرم سے بہت کچھ پورا ہو گیا [illegible] کتاب تحفۃ الملوک موجود بعض [illegible] کے ہز ہائی نس شاہ دکن کے حضور پہنچی اور پڑھی گئی اور قبول ہوئی

قادیانی صاحبان [illegible] بابا کا [illegible] ۔ باب [illegible]
امیر المومنین علی [illegible] عثمان علی خان [illegible] آصف [illegible] شاہ [illegible] حضرت [illegible] نصیحت [illegible] کن

کی رواداری اور [illegible] نوشتہ [illegible] قادیانی اپنا تبلیغی [illegible] خدمت میں پیش کرتے تھے بطریق معمول جناب قادیانی مذہب [illegible] ہوئی اور [illegible] شرف قبول عطا ہوا۔ چونکہ ایڈیشن [illegible] اقدس سے گزرنے کے بعد ایک مکتوب مبارک [illegible] طور پر خواجہ حسن نظامی صاحب کو سرفراز ہوا اور چونکہ یہ مکتوب [illegible] کے مذہبی مسلک کا صحیح نقشہ [illegible] مذہبی آزادی [illegible] رواداری کے کیا حدود ہیں [illegible] کی کیا ذمہ داری ہے [illegible] کیا تعلیم ہے۔ خواجہ صاحب نے خانگی [illegible] بنظر ہدایت خاص و عام اپنے اخبار [illegible] میں شائع کرنے کی بوقت حال کی [illegible] ملک و ملت میں جس [illegible] اور ہدایت بڑی بڑی تقریروں اور تحریروں [illegible] ہوئی تھی چنانچہ ہم بھی اس ہدایت مآب مکتوب [illegible] کو [illegible] مزین کرتے [illegible] کرتے ہیں

# نقل مکتوب حضور نظام

حیدرآباد دکن — ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء

## خواجہ حسن نظامی صاحب

"مولوی محمد الیاس برنی جو کہ یہاں پروفیسر [illegible] مجھے

باب ۱ (قادیانی مبلغ کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر [illegible]
مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

حیدرآباد جس کام کے واسطے ہم بھیجے گئے تھے وہ [illegible] کے فضل و کرم سے بہت کچھ پورا ہو گیا ہے اور اب ہم اضلاع ریاست میں دورہ کر کے کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں۔ آج جبکہ میں یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں ہم شہر گلبرگہ میں ہیں جو ریاست [illegible] کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں کے اعلیٰ افسر صوبہ دار (گورنر) ہیں۔ جن کے مکان پر جا کر کتاب پہنچائی گئی اور یہاں کے صاحب ڈپٹی کمشنر (تعلقدار) اور ڈویژنل جج [illegible] افواج اور دیگر عہدہ داران سے ملاقات کی گئی اور کتابیں دی گئیں اور انگریزی ترجمہ قرآن شریف کے واسطے خریدار بنائے گئے۔

(تبلیغی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۴۴ مورخہ یکم جون ۱۹۱۵ء)

## (۲) مسلمانوں میں بیداری

غرض کہ قادیانی فرقہ پھیلتا گیا زور پکڑتا گیا۔ اس فرقہ کے بعض سربرآوردہ اراکین معزز عہدوں پر فائز ہو گئے اچھا خاصا رسوخ حاصل ہو گیا تو اور بھی زور بڑھ گیا۔ یہی قادیانی عروج کا زمانہ تھا جبکہ ہماری کتاب قادیانی مذہب شائع ہوئی اور حقیقت حال کھلنے پر کھلبلی پڑی۔ مسلمان حیران کہ کیا بے خبری تھی۔

مرکب ہے۔

"پس ظاہر ہوا کہ ... ... نہیں ... کیا ذکر

الحاصل آج کل کی دنیا میں مذہب کی ... ... زیادہ

نہیں ہے۔ برخلاف اسکے مذہب اسلام کی کیا خوبیاں ہیں اور اس میں

... اسرار و غوامض ہیں اور اسکو ... طرح سے

ہم کو ... پر ہم عامل ... ہم

کی شان اس ... خیر اب بھی وقت باقی رہ گیا ہے کہ

ہم تلافی مافات کرلیں تاکہ ... اخروی حاصل ہو۔

"شاباش خواجہ صاحب ... خط بھی شائع کر دیا معلوم

ہوتا ہے کہ میری خانگی تحریرات کو پبلک ... خیال کر رکھا ہے

حالانکہ وہ میرے ٹوٹے پھوٹے ...

کی حد سے ... ...

ع (عثمان علی)

(منقول از اخبار منادی دہلی بابت ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

## (۳) قادیانی دھمکی

مسلمانوں کی یہ بیداری غالباً قادیانوں کو بہت شاق گزری کہ اس

یہ کس طرح سے اپنے [illegible] انجام دے رہے ہیں نیز انھوں نے چند کر[illegible] کی شرح سے متعلق لکھی ہیں تاکہ ان [illegible] سب کے اسرار [illegible] ائے تاکہ کم فہم و استعداد کے اشخاص اپنے گمراہ کن خیالات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

" اس ضمن میں یہ [illegible] ہے کہ ہر انسان جو چاہے اپنی حد تک کوئی بھی مذہب اختیار کرے جس کو کہ وہ [illegible] عقائد در کھے بشرطیکہ اس [illegible] مذاہب کے اشخاص پر نہ پڑتا ہو اور جب کہ معاملہ ایسا ہو تو پھر کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے مگر معاملہ جب قابل اعتراض [illegible] کہا جائے کہ اگر کوئی شخص کہنے والے کے مذہب یا اعتقادات کی پیروی نہ کرے گا تو [illegible] [illegible] از مذہب بلکہ کافر [illegible]

" چنانچہ یہی [illegible] معرض بحث میں آئے جس پر سے خامہ فرسائی اور ہر طرف کتب لکھنے کی [illegible]

یہ کسی حد تک درست ہے۔ بہر حال ختم نبوت ہو چکی اور یہ اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے جو کہ اٹل ہے۔ ورنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سلسلہ خدا کو باقی رکھنا منظور ہوتا تو اس کے لئے بہت سے نفوس قدسیہ اوقت [illegible] [illegible] وہی جو کہ [illegible] میں سے

# فصل آٹھویں

## ہندوستان میں قادیانی سیاست

### (۱) خلوت

ایک مرتبہ [illegible] کا ایک بڑے افسر حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب سے ملنے کے لئے تشریف [illegible] لے گئے۔ یوں تو آپ کسی کے پاس نہ جایا کرتے تھے لیکن آپ اپنا مہمان سمجھ کر چلے گئے۔ ان دنوں گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ مسلم لیگ سے گورنمنٹ کو فائدہ پہنچے گا۔ ان افسر صاحب [illegible] صاحب سے پوچھا کہ آپ کا مسلم لیگ کے متعلق کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا۔ خواجہ (کمال الدین) صاحب نے جو اس کے ممبر تھے۔ انھوں نے اس [illegible] عجب پیرائے میں [illegible]۔ فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ سیاست میں دخل دیں۔ صاحب بہادر نے کہا کہ مرزا صاحب مسلم لیگ کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ بلکہ بہت مفید ہے۔ آپ [illegible] نے فرمایا بُری کیوں نہیں۔ ایک دن یہ بھی بڑھتے بڑھتے [illegible] گی)۔ صاحب بہادر نے کہا

باب تلخ کامی ہیں: بیاختہ ان کے [illegible] نا[illegible] ہوگئے۔ تک وہ لوگ جن کے حسانات
ناقابل فراموش ہیں ان کے واسطے بد[illegible] کی نوبت آگئی چنانچہ [illegible]

"ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان [illegible] اور اسلامی ریاستیں خصوصاً سابقہ
جماعت انبیاء اور ہمارے دشمنوں کے [illegible] سازہیں اور بد فطرت
دھوکہ باز ناحق کوش دشمن کی باتوں کی حقیقت معلوم کرنے کے بغیر باور نہ کریں
اور نوٹ کرلیں کہ کسی معمولی [illegible] خدا [illegible]
کے نزدیک آسان ہے۔ احمدی قوم کے فضل سے [illegible] اور [illegible] سے
بڑھ کر زندہ ہیں۔ حدود ڈر جائے۔ عالمگیر شمالی میدانوں سے قریباً فارغ ہوچکا
ہے۔ کوتاہ اندیشیوں سے کام نہ لے (اشارے گرچہ [illegible] مگر صاف ہیں۔
قادیانی ادبیت [illegible])

(اخبار الفضل [illegible] ۲۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶)

# (۲) تاکیدی ہدایات

چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں [illegible] اکثر مسلمانوں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے [illegible] بو آتی ہے۔ [illegible] کسی وقت کے باغیانہ [illegible] طبائع میں پیدا [illegible] اس لئے [illegible] لوگوں کو جو [illegible] ستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالےٰ [illegible] ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ (یہ مبالغہ ہے ۱۹۰۰ء کا یہ اعلان ہے اور ۱۹۳۰ء کی مردم شماری میں کل قادیانی آبادی ہندوستان میں [illegible] سے زیادہ ۵۰ ہزار تخمینہ ہوئی۔ للمؤلف) نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو [illegible] رکھیں جو تقریباً ۲۲ برس [illegible] طور پر ان [illegible] آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور [illegible] کا احسان ہے کہ اس کے [illegible] ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا [illegible] مورخہ [illegible] ۱۲۲ [illegible] مرزا غلام احمد قادیانی)

باب مرزا صاحب شاید آ ... کانگریس کا خیال کیا ہوگا۔ لیگ کا حال کانگریس کی طرح
نہیں۔ کیونکہ جس کام کی جیسی بنیاد رکھی جاتی ہے ویسا ہی اس کا نتیجہ نکلتا ہے
کانگریس کی بنیاد چونکہ خراب رکھی گئی تھی ا ... ثابت ہوئی۔ لیکن
مسلم لیگ ... ہیں کہ اس میں باغیانہ عنصر پیدا ہی نہیں
ہو سکتا۔ حضرت (مرزا) صاحب ... آج آپ کا یہ خیال ہے۔ تھوڑے
دنوں کے بعد لیگ بھی وہی کام کرے گی ... کانگریس کر رہی ہے۔

(تقریر محمود احمد صاحب خلیفہ ... دسمبر ۱۹۱۴ء
... ریلیجنز بابت جنوری ۱۹۲۰ء)

مجھے ایک کانگریسی ... ایک ... ہندوستانی جج اپنی تنخواہ کا
بیشتر حصہ کانگریس کو بطور چندہ دیتا ہے ... میں نے اس امر کے متعلق
ایک دفعہ دوران گفتگو میں سابق گورنر ... سے ذکر کیا کہ سرکاری
ملازم اس طرح کی بد دیانتی کر ... تو انہوں ... کا نام لیا اور مجھ
سے دریافت کیا ... تو نہیں۔ اور کہا کہ ہمیں بھی اس کے متعلق شکایات پہنچی ہیں
گ ... ہے۔ اس لئے ...
نہ بتایا۔ مگر جس کا نام انہوں نے لیا وہ نہیں تھا جس کا ... کر اگیا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی ... اخبار الفضل
... ۲ نمبر ۹۱ مورخہ ...)

اس سے پہلے اس پر کبھی نہیں آیا۔ اس لئے اس وقت اسلام کو جتنے بھی ہاتھ کام کے لئے مل جائیں اور جسقدر بھی سپاہی اسلام کی حفاظت کے لئے مہیا ہوسکیں اتنے ہی کم ہیں۔ ۲۱. لہٰذا آج مسلمانوں کے لئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا [illegible] ایسا ہی ہے جیسے کہ اگر ان کا بچنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۹ء)

## (۵) بے تعلق

پس احمدی مبلغ اپنے امام پاک اس کے خلفائے صادق کی ہدایت کے ماتحت سیاسیات سے کلیتہً پرہیز کرے۔ اس سے اگر ہو سکے تو محض رضائے مولیٰ کے لئے ایسے غلط خوردہ لوگوں کو وعظ کرے جو برائے نام مسلمان کہلا کر سیاسیات میں دخل دیتے یا دینے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔ خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد صاحب قادیانی) کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے اور قادیان سے حقیقی تعلق رکھنے والے احمدی کا فرض ہے کہ وہ سیاسیات سے بعینہٖ اسطرح بچے جسطرح خدا کے مسیح نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے) فرمایا ہے ہم غیر مبایعین لوگوں (قادیانی جماعت لاہور) کے افعال وخیالات سے اسی طرح بری الذمہ ہیں جسطرح ہم غیر احمدی مسلمانوں کے سیاسی گروہ کے

باب ۱

## (۳) مسلم لیگ

ہمیں یاد ہے کہ مسلمانوں کے مصلح حقیقی اور دنیا کے سچے ہادی حضرت مسیح موعود مہدی آخرالزماں علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ المولف) کے حضور جب اس مسلم لیگ کا ذکر آیا تو حضور (مرزا صاحب) نے اسکی نسبت ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تھی۔ پس کیا کوئی ایسا کام جسے خدا کا برگزیدہ مامور ناپسند فرمائے مسلمانوں کے حق میں سازگار و بابرکت ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو اپنے حقیقی نفع و ضرر کی کچھ فکر ہے تو ایسے فضول مشاغل سے باز رہیں۔ جن کے نتائج نہ ان کو دنیا کا فائدہ دے سکتے ہیں نہ دین کا۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کئی سال سے یہ تمثیل کانگریس کی نقل ہوتی ہے۔ اس سے مسلمانوں نے کیا کچھ حاصل کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۷ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۱۶ء)

## (۴) سیاسیات

چونکہ ایک طرف تو سیاسیات ایک ایسی چیز ہے جو اور سب کچھ بھلا دیتی ہے۔ حتیٰ کہ جان تک کی بھی ہوش نہیں رہنے دیتی۔ اور اپنی طرف ہی کھینچتی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف آجکل جو اسلام پر نازک وقت آیا ہوا ہے

تو یقیناً ملک میں شورش بہت زیادہ ترقی ... صرف میری ...
تھی جس کے نتیجے میں دوسری اقوام کو بھی جرات ... ان
کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ... اخبار
الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۱ء)

اس ... موقع پر جب کانگریس نے شورش کی ہم نے ...
مدد کی۔ گزشتہ گاندھی موومنٹ کے موقع پر ہم نے پچاس ہزار روپیہ خرچ کرکے
ٹریکٹ اور اشتہار شائع کئے۔ اور ہم ... سکتے ہیں سینکڑوں
تقریریں اس تحریک کے خلاف ... آدمیوں نے کیں اعلیٰ مشورے بھی ہم نے
دئے جنہیں ... پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ... الفضل
قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۱ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء)

گو ... خفیہ سازباز کی اگر عادت ہو ... میاں صاحب
(یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کو ہوگی جنہوں نے بقول خود گورنمنٹ
کی خاطر کانگریس کے مٹانے پر قوم کا لاکھوں ... کر دیا۔ یہاں تک کہ میاں صاحب
کے قول کے بموجب جس وقت گورنمنٹ کے ... میں آرام کیا کرتے
تھے اس وقت بھی میاں صاحب ... ایسا خفیہ کام کیا کرتے تھے۔

باب سیاسی و دستور العمل سے بے تعلق ہیں۔

(اخبار الفضل ۔۔۔ ۲ نمبر ۱۴۹ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۵ء)

# (۶) آگ کا انگارہ

سیاسی ۔۔۔ حکومت خود اختیاری کوئی بچوں کا کھیل نہیں کہ ہر کس و ناکس اس کے حصول کے لئے تیار ہو جائے بلکہ کانٹوں کی مالا ہے جس کے گلے میں ڈالنے کے لئے خاص دل گردہ اور قابلیت کی ضرورت ہے اور جب تک قابلیت پیدا ۔۔۔ اسوقت تک اس کا مطالبہ کرنا اسی طرح کا ہے جسطرح ایک چھوٹا بچہ آگ کے ۔۔۔ تا ہوا دیکھکر اس کے پکڑنے کی کوشش کرے اسوقت جسطرح اس کے دانا اور عقلمند محافظ کا فرض ہے ۔۔۔ انگارہ نہ پکڑنے دے اسی طرح اسوقت گورنمنٹ برطانیہ کا فرض ہے کہ ۔۔۔ لوگوں کو حکمت سے تدبیر سے اور اگر وہ نہ ہی مانیں تو اثر حکومت سے باز رکھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۔۔۔ مورخہ ۲۸ ۔۔۔)

# (۷) کانگریس کا مقابلہ

میں نے پھر بھی کانگریس کی شورش کے وقت میں ایسا کام کیا ہے کہ کوئی انجمن یا فرد اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا اگر میں اس وقت الگ رہتا

ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم بھی کیا کرینگے۔ باب

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل

قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ یکم اپریل ۱۹۳[illegible]ء)

## (۹) ملک دشمن

ہم نے ملک معظم کی حکومت کو قائم [illegible] ملک کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ احرار کی تقریریں پڑھو۔ ان کو زیادہ غصہ اسی بات پر ہے کہ ہم حکومت کے جھو [illegible]۔ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم [illegible] ان کے [illegible] ............ کانگریس [illegible] ہماری جنگ رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم غلام ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم ہرگز غلام نہیں اب ہم انہیں کیا منہ دکھائیں گے۔

(خطبہ میاں [illegible] احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل

[illegible] نمبر ۵۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۰) قادیانی شکوہ

تمہاری (یعنی قادیانی) پچاس سالہ خدمات کا حکومت پر ایک بوجھ تھا اس پر بوجھ تھا کہ تم نے جنگ یورپ میں آدمیوں اور روپیوں سے مدد کی۔

باب جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا ... ہیں یہ قادیانی لوگ جاسوس سمجھے جانے لگے
(قادیانی ... کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۰ نمبر ۳۱
مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء)

# (۸) کارنامے

ہم نے ابتدائے سلسلے سے گورنمنٹ کی ... ہم ہمیشہ یہ فخر کرتے رہے کہ ہم ملک معظم کی وفادار رعایا ہیں۔ کئی ٹوکرے خطوط کے ہمارے پاس ایسے ہیں جو میرے نام یا میری ... سکریٹریوں یا افراد جماعت کے نام ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہماری جماعت ... کی تعریف کی ہے۔ (یہ مجموعہ شائع ہوسکتا تو بہت دلچسپ ہوتا۔ للمؤلف) اسی طرح ہمارے ... کئی ٹوکرے تمغوں کے ہونگے۔ ان لوگوں کے تمغوں کے جنھوں نے اپنی جانیں گورنمنٹ کے لئے فدا کیں ... اتنے ٹوکرے ہیں کہ ایک ... ان سے بھی ان کا وزن زیادہ ہے۔ (واقعی بڑے وزندار ہیں اتنا وزن ہر کسی کے حصے میں نہیں آتا۔ للمؤلف)

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۲ نمبر ۵۸ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپے

وہ گورنمنٹ کو ایسی مشکلات میں ڈال دے گی جس کے لئے پھر اسے وفاداروں کی ضرورت محسوس ہو گی۔ اور ہم پھر اپنے جھگڑے کو ایک طرف رکھ کر اس کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر حکومت نے ہمیں سبق دے دیا ہے کہ سودا کئے بغیر تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ ہم خود بھی آئندہ حکومت سے سودا کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی سودا کرنے کا سبق پڑھائیں گے۔ سوائے اس صورت کے کہ حکومت ہم پر جو ظلم ہوا ہے [illegible] کر دے تب [illegible] پہلے کی طرح ہو جائیں گے لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری مدد سودا کرنے کے بعد ہو گی اور ہم اپنی خدمات کا معاوضہ طلب کریں گے۔ (لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حالات حاضرہ میں ناکارہ سمجھ کر کچھ پرسش نہیں ہوئی تو لاچار اب کانگریس یا در مسلم لیگ میں شرکت کی درخواستیں پیش ہیں ادھر سے بھی بے التفاتی ہو رہی ہے نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ للمؤلف)

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ [illegible] اخبار الفضل [illegible] ۲۲ نمبر ۸ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۲) پیام سلام

کانگریس اور مسلم لیگ میں شمولیت کے متعلق کئی ایک اصحاب نے پرزور تقریریں کیں۔ آخر اس بارے میں حضور نے (یعنی میاں محمود احمد صاحب

ب اس پر بوجھ تھا کہ تم نے رولٹ ایکٹ کی شورش کا مقابلہ کیا۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم نے ہجرت کی تحریک کا مقابلہ کیا۔ اور اس نے تم کو کوئی بدلہ نہیں دیا۔ اس پر بوجھ تھا کہ ہم نے ... کو آپریشن کا مقابلہ مفت لٹریچر تقسیم کرکے اور جلسوں اور لیکچراروں کے ذریعہ کیا۔ اور حکومت اس کا ... رہی۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم نے سول ڈس اوبیڈینس کا مقابلہ کیا۔ ریڈیکلزم کا مقابلہ کیا۔ بنگال میں ٹیررزم کا مقابلہ کیا۔ اور اس نے (یعنی حکومت نے) کوئی قدر نہ کی۔ (یوں تو ہر طرح سرکاری احسانات مسلم ہیں نہ معلوم کیا قدردانی مطلوب تھی جس کا شکوہ ہے۔ للمؤلف)

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۱) وفاداری کا سودا

میں اس امر کے آثار دیکھتا ہوں کہ حکومت کو جلد وفادار جماعتوں کی امداد کی پھر ضرورت پیش آئے گی۔ میں یہ کسی الہام کی بنا پر نہیں کہتا بلکہ زمانہ کے حالات دیکھ کر عقل کی بنا پر کہتا ہوں۔ میں ... کی تحریک کو خوب غور سے دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب کانگریس ایک ایسی اسکیم بنا کر رہی ہے جس سے گو بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ میدان سے ...

باب

# (۱۴) صدر کانگریس کا استقبال

۲۹ مئی (۱۹۳۶ء) کو جب پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس لاہور تشریف ۔۔۔ تو قادیانی جماعت کی طرف سے ان کا شاندار استقبال ہوا۔ اخبار الفضل (قادیان) میں اس کی تفصیل بصد فخر نمایاں طریق پر "فخر وطن پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور میں شاندار ۔۔۔" کے عنوان سے شائع کی گئی۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۴۰ مورخہ ۳ ۔۔۔ ۶)

پنڈت جی (جواہر لال نہرو) کے استقبال میں قادیانی رضاکاروں کی شرکت پر طرح طرح کی خیال آرائیاں اور چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ جناب خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد صاحب) کانگریس کے اشد ترین مخالف ۔۔۔ اور قادیانی ۔۔۔ کانگریس کے مقابلہ میں حکومت کی امداد کی اور کار خاص کی خدمات انجام دیں۔ آج وہ کانگریس کے ایک انتہا پسند اور اشتراکی خیالات رکھنے والے صدر کے استقبال میں حصہ ۔۔۔ رہے ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۴۵

باب خلیفہ قادیان نے) فیصلہ فرمایا کہ اس وقت یہ سوال جماعت میں ایک و[illegible] پیدا کر[illegible] ذکر[illegible] لئے اٹھایا گیا ہے دوست اس پر غور کریں اور اگلی مجلس مشاورت میں پھر اسے پیش کیا جائے گا۔ اس عرصہ میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے تحریری طور پر پوچھ[illegible] گا کہ کیا وہ احمدیوں کو (یعنی قادیانوں کو۔ للمؤ[illegible]) [illegible] ساتھ سیاسی معاملات میں شریک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی طرف سے جواب آنے اور غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

(قادیانی مجلس مش[illegible] کے اجلاس کی روداد مندرجہ اخبار الفضل قا[illegible] نمبر ۲۶ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۳۶ء)

## (۱۳) مسلم لیگ کا اعلان

مسلم لیگ تو اعلان کر چکی ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو۔ للمؤلف) خدا تعالٰے کا مامور اور راستباز مانے اسے وہ مسلمان نہیں سمجھتی اور نہ اپنے ساتھ سیاست میں اس وقت تک شامل کرنے کے لئے تیا[illegible] جب تک " وہ احمدی (یعنی قادیانی) ہو[illegible] سے انکار نہ کر دے۔

(اخبار الفضل قا[illegible] ۲۔ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء)

احمدیہ تحریک کا قومی نگاہ سے مطالعہ کریں۔ پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص بانیٔ مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی کے آنے کا ذکر کیا ہے وہ میں ہوں آؤ اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اگر نہیں آؤ گے تو تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے۔ میں مرزا صاحب کے اس اعلان کی صداقت یا بطالت پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے مسلمان میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ:-

(۱) خدا سمے پر لوگوں کی رہبری کے لئے ایک انسان پیدا کرتا ہے جو کہ اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

(۲) خدا نے عرب کے لوگوں میں ان کی اخلاقی گراوٹ دیکھ کر زمانہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنا کر بھیجا۔

(۳) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد خدا کو ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس نے مرزا صاحب کو بھیجا کہ وہ مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر

(مورخہ ۳ جون ۱۹۳۶ء) ب

# (۱۵) قادیانیت کی سیاسی اہمیت

سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ کبھی ان کے ساتھ سودے معاہدے پیکٹ کئے جاتے ہیں کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی [illegible] کر مذہبی [illegible] کو سیاسیات کا جزو بنا کر پولیٹیکل اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اور وہ دن رات عرب کے ہی گیت گاتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو عرب کا نام دے دیں۔

اس تاریکی میں۔ اس مایوسی کے عالم میں ہندوستان قوم پرستوں اور محبان وطن کو [illegible] امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ (یعنی قادیانی تحریک۔ للمؤلف) جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدی تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلامزم کا خاتمہ کر سکتی ہے آؤ ہم

گرو گرنتھ صاحب ہیں رام و کرشن ۔ اندر ۔ وشنو ۔ سب ۔۔۔ دیوتاؤں کا ذکر آتا ہے ۔ مگر کیا سکھوں نے رام کرشن کی مورتیوں کا کھنڈن نہیں کیا ۔ گو ۔۔۔ سے رامائن اور گیتا کا پاٹھ نہیں اٹھایا۔ کیا سکھ آپ ہندو کہلانے سے انکار نہیں کرتے ۔ اسی طرح وہ زمانہ دور نہیں جبکہ احمدی برملا یہ کہیں گے کہ صاحب ہم محمدی مسلمان نہیں۔ ہم تو احمدی مسلمان ہیں ۔ کوئی ان سے سوال کرے گا کیا تم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کو مانتے ہو تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حضرت محمد ۔ عیسیٰ ۔ رام ۔ کرشن سب کو اپنے ۔۔ وقت کا نبی تصور کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہندو ۔ عیسائی یا محمدی ہو گئے ۔

یہی ایک ۔۔۔ ہے کہ مسلمان احمدیہ تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں ۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے ۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا ۔ کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلامزم و پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے ۔

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ بی ۔ اے ۔ ایس سی

باب اس کی شردھا اور عقیدت رام و کرشن ۔ وید ۔ گیتا اور رامائن سے اٹھ کر
قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح جب
کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے ۔
حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے
علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت [illegible] عرب اور ترکستان میں تھی ۔ اب
وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات
مقدسہ رہ جاتے ہیں ۔

کوئی بھی احمدی [illegible] ترکستان ایران یا دنیا کے کسی بھی
گوشہ میں بیٹھا ہو وہ روحانی شکتی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے
قادیان کی سرزمین اس کے لئے [illegible] بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اس
میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے ۔ ہر احمدی کے دل میں
ہندوستان کے لئے [illegible] ہوگا ۔ کیونکہ قادیان ہندوستان [illegible] جب
بھی ہندوستانی تھے اور اب جتنے خلیفے اس فرقہ کی رہبری کر رہے ہیں
وہ سب ہندوستانی ہیں ۔

اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب مرزائی قرآن کو الہامی کتاب مانتے
ہیں تو وہ اسلام سے الگ کیسے ہوئے ۔

اس کا جواب ہے سکھوں کی موجودہ ہندوؤں سے علیحدگی

ان کے احساس حقائق کو مردہ کر دیا ہے اس بات کو گوارا نہیں کرتے کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کے دل میں خود اعتمادی اور خود مختاری کا خیال پیدا ہو.......... اسی طرح یہ بات بھی بدیہی ہے کہ قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سیاسی وقار بڑھ جانے سے ان کا مقصد فوت ہو جائے گا کہ رسول عربی (فداہ امی وابی) کی امت سے قطع و برید کر کے ہندوستانی نبی کے لیے ایک نئی امت تیار کریں حیرت کی بات ہے کہ میری اس کوشش سے کہ مسلمانان ہند کو یہ جتا دوں کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس وقت جس نازک دور سے وہ گزر رہے ہیں۔ اس میں ان کی اندرونی یک جہتی کس قدر ضروری ہے۔ اور نیز ان تفرقہ پرور اور انتشار انگیز قوتوں سے محترز رہنا لازمی ہے جو اسلامی تحریکوں کی روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پنڈت جی (جواہر لال نہرو) کو یہ موقع ملا کہ وہ اس قسم کی تحریکوں سے ہمدردی فرمائیں۔

(ڈاکٹر سر محمد اقبال کا انگریزی مضمون اسلام اور احمدیت مندرجہ رسالہ اسلام لاہور جلد نمبر ۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء ترجمہ بلا اقتباس)

باب

ایم - بی - بی - ایس لاہور مندرجہ اخبار بندے ماترم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء منقول از اخبار ایمان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء)

"قریب کے زمانہ میں ہی پنڈت (جواہر لال نہرو) صاحب نے ڈاکٹر محمد اقبال کے مضامین کا رد لکھا ہے جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دئے جانے کے لئے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر (محمد اقبال) صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گزشتہ رویہ کے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ [illegible] مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱ [illegible] ۱۹۳۶ء)

"میں خیال کرتا ہوں کہ قادیانیت کے متعلق میں نے جو بیان دیا تھا۔ جس میں جدید اصول کے مطابق صرف ایک مذہبی عقیدت کی وضاحت کی گئی تھی۔ اس سے پنڈت جی (جواہر لال نہرو) اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف وجوہ کی بنا پر دونوں اپنے دل میں مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی وحدت کے امکانات کو بالخصوص ہندوستان میں پسند نہیں کرتے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہندوستان کے قوم پرست جن کی سیاسی تصوریت نے

# باب دوم
# قادیانی عذرات
## فصل نویں
## قادیانی آویزش

قادیانی آویزش کس طرح شروع ہوئی اور بعد کو اس نے کیا شکل اختیار کی اس کی ضروری کیفیت "قادیانی مذہب" کی تمہید اول و تمہید دوم اور ضمیمہ اول و ضمیمہ دوم میں درج ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ ربیع الاول شریف ۱۳۵۲ھ میں میلاد مبارک کے ایک بڑے جلسہ میں جو مسلمانان حیدر آباد کی طرف سے منعقد ہوا تھا بر بنائے فرمائش ہم نے "ختم نبوت" پر تقریر کی۔ اگرچہ کوئی فرقہ خصوصیت سے مخاطب نہ تھا تاہم قادیانی فرقہ میں کھلبلی پڑ گئی۔ چنانچہ جلد از جلد ان کی طرف

# (۱۶) خلاصہ

... ...ات سے مختصراً واضح ہو گیا کہ قادیانی تحریک کیا ہے۔ ... اور سیاسیات میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ ملک و ملت سے اسے کیا تعلق ہے ... اشتیاق ہو تو "قادیانی مذہب" (پنجم اڈیشن) میں بکثرت اور ... ہیں۔ قادیانی فرقہ نے اپنے جواب "بشارت احمد" میں جا بجا جو عذر ... ہے بہت کچھ اسکی اصلیت یکجا طور پر باب اول میں ظاہر ہو گئی۔ باب دوم میں مزید حقیقت کھل جائے گی۔ اور باب سوم سے موجودہ حالت کا اندازہ ہو گا۔

بلائے گئے خوب قادیانی رنگ کی تقریریں ہوئیں۔ ان جلسوں میں ہمارا باب اور ہماری تقریر کا خاص ذکر مذکور رہا۔ پھر کچھ تبلیغی رسالے بھی قادیان سے منگا کر تقسیم کئے گئے غرض کہ خوب تلاطم رہی۔

قادیانی فرقہ کی یہ غیر معمولی یورش اور سرگرمیاں دیکھ کر بالآخر مسلمانوں میں بھی توجہ اور حرکت پیدا ہوئی۔ بہت ممکن تھا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں میں فرقہ وار کشمکش چل پڑتی۔ لیکن بغرض انسداد ہم نے ضرورت وقت کے مدنظر جلد از جلد کتاب "قادیانی مذہب" کا پہلا اڈیشن شائع کر دیا۔ اس علمی محاسبہ نے پبلک میں کافی اعتدال پیدا کر دیا۔ چنانچہ ۱۱۔ ۔ ۔ باوجود قادیانی فرقہ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ

"برنی صاحب کے نام نہاد علمی محاسبہ سے اور کچھ نہیں تو کم از کم اس قدر فائدہ تو ہو چکا ہے کہ بعض طبائع میں اس ذریعہ سے تحقیق حق کی خواہش پیدا ہو گئی ہے اور ہم بھی خدا سے یہ ہی چاہتے تھے کہ لوگوں میں احمدیت کے متعلق تحقیق کا شوق پیدا ہو۔ برنی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے "خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد"

باب ... سے ایک رسالہ شائع ہوا جس کا عنوان تھا "ختم نبوت" اور جناب پروفیسر الیاس برنی"۔ اس میں کافی تنقیص کے باوجود ان کو تقریر کے اثر کا اعتراف کرنا پڑا کہ "مقرر کی اپنی وجدانی بے اصل تقریر اس قابل نہ تھی کہ ہم اس پر کچھ خامہ فرسائی کرتے لیکن اسلامی پبلک میں سے اکثروں نے ہم سے سوالات کی بھرمار شروع کر دی جس کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوا کہ مختصراً کچھ عام فہم دلائل ختم نبوت کی حقیقت ... لکھ دی"
اسی رسالہ کے آخر میں مندرجہ ذیل اعلان بھی درج کیا گیا:۔

"ہمارے ... ایک ... جو جلسہ میلاد النبی متذکرہ میں شریک تھے۔ پروفیسر الیاس برنی صاحب سے اس مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کی دعوت دی تھی لیکن صاحب موصوف نے اپنی عدیم الفرصتی کا عذر کیا اور فرمایا کہ علماء کرام سے رجوع کیا جائے۔ یہ جواب قابل غور ہے"

(رسالہ ختم نبوت ... پروفیسر الیاس برنی صفحہ ...)

اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ہی قادیانی فرقہ کی طرف سے کئی جلسے بھی منعقد ہوئے۔ ... قادیانی واعظ دور دور سے

دیا تھا اور انتظار کی درخواست کی تھی اب انشاء اللہ پہلا جواب باب
جماعت احمدیہ حیدر آباد کی طرف سے ان سطور کے ساتھ دو یا چار
روز بعد پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چند روز بعد قادیانی فرقہ
کی طرف سے ایک کتاب "تصدیق احمدیت" حیدر آباد میں تقسیم اور
فروخت ہونے لگی۔ یہ ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے پہلے
اڈیشن کا جواب ہے۔ سید بشارت احمد صاحب جنرل سکریٹری جماعت
احمدیہ حیدر آباد دکن کے نام سے شائع ہوئی اور اس میں ہم کو
قادیانی فرقہ کی طرف سے تحقیق کی مزید دعوت دی گئی کہ

"کیا ہم امید کریں کہ برنی صاحب خود یا تعلیم یافتہ
پبلک کے زور دینے سے اس میدان میں آئیں گے اس سے
بڑھ کر ہم خرما و ہم ثواب اور کیا ہو سکتا ہے"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۲)

"قادیانی مذہب" کا پہلا اڈیشن تالیف کرتے
وقت قادیانی کتابیں ملنے میں رکاوٹ پیش آئی تو ہم نے اس

باب۲ (تصدیق احمدیت صفحہ ۳)

بریں ہم ''قادیانی مذہب'' کے جواب میں قادیانی فرقہ نے ایک رسالہ شائع کیا جس کا عنوان تھا ''الیاس برنی کا علمی محاسبہ'' یہ رسالہ حیدر آباد میں بکثرت تقسیم ہوا۔ اس رسالہ کے تنقیح میں ہم نے بھی ایک رسالہ ''قادیانی جماعت'' کے عنوان سے شائع کر دیا کہ جو الزام دیئے گئے اور مغالطے پیدا کئے گئے ان کا ازالہ ہو جائے یہ رسالہ بطور ضمیمہ اول ''قادیانی مذہب'' میں شامل ہے۔

اس کے بعد قادیانی فرقہ نے پھر ایک دوسرا رسالہ ''احمدی جماعت'' شائع کیا۔ اور حسب سابق اس کو بھی حیدرآباد میں خوب تقسیم کیا۔ مضامین اس کے بھی بہت غیر معتدل تھے مگر اس میں اور پہلے رسالہ میں ایک نمایاں فرق تھا وہ یہ کہ پہلے رسالہ کا لہجہ بہت جارحانہ تھا اور دوسرے کا لہجہ نہایت مظلومانہ۔ گویا پہلا رسالہ رجز تھا تو دوسرا نوحہ مگر الزام اور مغالطوں کی اس میں بھی کمی نہ تھی۔ اس رسالہ میں یہ اعلان بھی کیا گیا کہ:۔

''ہم نے پبلک کو برنی صاحب کے جواب کا وعدہ

وہی اعتراضات و عذرات مزید تفصیل سے دوہرا لئے گئے اور دوسرا باب ایڈیشن برائے نام پیش نظر رکھا گیا۔ البتہ اس کی عبارت نسبتاً "تصدیق احمدیت" سے بہتر تھی۔ بہرحال شمار میں ایک قادیانی جواب کا اضافہ ہوگیا اس کتاب کی تنقیح "قادیانی آتا ہے" کے عنوان سے بطور ضمیمہ سوم "قادیانی مذہب" میں شامل ہے۔ اس سے پوری کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔

"قادیانی مذہب" کا پہلا ایڈیشن چھوٹی تقطیع کے ۱۱۲ صفحات پر شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد جوں جوں قادیانی کتابیں بتدریج جمع ہوتی رہیں "قادیانی مذہب" کے جدید ایڈیشن اضافہ مضامین کے ساتھ نکلتے رہے۔ حتیٰ کہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں اس کا پانچواں ایڈیشن بڑی تقطیع کے بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات پر شائع ہوا اس میں بیس فصلوں کے تحت قادیانی کتب کے اقتباسات معہ حوالہ جات درج ہیں۔ اس طرح یہ ایڈیشن سو سوا سو قادیانی کتب و رسائل پر حاوی ہے جن میں سے تقریباً نصف خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصنیف ہیں۔ اور باقی دیگر قادیانی اکابر کی مستند تالیف ہیں۔

شکایت کا آ ... کے ساتھ ہی اعلان کر دیا اس کی بنا پر "تصدیق احمدیت" باب میں کتابوں کی بہم رسانی کا وعدہ کیا گیا بلکہ یہاں تک لکھا گیا کہ:-

"آئندہ کر یہ بھی یہ صاف ... آ ... ہر ک..
جب چاہیں نہ صرف قیمتاً بلکہ مفت یا استعارۃً بھی کتابیں ہمارے پاس سے طلب ... کر سکتے ہیں۔"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۰)

مذکورہ بالا قادیانی رسالے "احمدی جماعت" اور اور قادیانی کتاب "تصدیق احمدیت" ان دونوں کی تنقیح یکجا "قادیانی حساب" کے عنوان سے ہم ... ایک ... رسالہ میں شائع کر دی جو بطور ضمیمہ دوم "قادیانی مذہب" کے آخر میں شامل ہے۔ اور جس کا متعلقہ حصہ نیز اس کا ... ک ... بارھویں فصل میں درج ہے۔

"قادیانی مذہب" کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا تو اس کے بعد قادیانی فرقہ کی طرف سے بطور جواب ایک دوسری کتاب شائع ہوئی جس کا نام تھا "ہمارا مذہب" یہ گویا "تصدیق احمدیت" کا ترقی یافتہ ایڈیشن تھا۔ اس میں بھی بیشتر پہلے ایڈیشن ک ...

باب۲

# فصل دسویں

## "قادیانی مذہب"

گرچہ تحقیق ترتیب متانت اور وضاحت کے اعتبار سے کتاب "قادیانی مذہب" اعلیٰ طبقوں میں ایک علمی کارنامہ تسلیم کی جاتی ہے تاہم قادیانی فرقہ اس پر معترض ہے۔ لیکن اس کے اعتراضات میں جیسی کچھ اصلیت اور اہمیت ہے ظاہر ہے۔ مثلاً ایک اعتراض یہ تھا جو بڑے شد ومد سے پیش ہوا تھا اور جو اب تک دہرایا جاتا ہے کہ "قادیانی مذہب" کے پہلے ایڈیشن میں اقتباسات کے جو حوالے دیئے گئے ان میں کہیں کہیں صفحات غلط درج تھے گویا ہم نے اصل کتابیں نہیں دیکھیں لیکن ہم نے تو خود ہی اس دشواری کا اعلان کر دیا تھا کہ پہلے ایڈیشن میں اصل کتابیں بہت کم میسر آسکیں۔ لامحالہ

باب۔ بیس فصلوں کے سوا شروع میں پانچ تمہیدیں اور آخر میں پانچ ضمیمے بھی شریک ہیں اسی جامعیت اور استناد کی بدولت یہ کتاب (قادیانی مذہب) قادیانیت کی قاموس تسلیم کی گئی ہے۔

اس پانچویں اڈیشن کے جواب میں قادیانی فرقہ کی طرف سے ایک کتاب بعنوان "بشارت احمد" شائع ہوئی ہے۔ تقطیع بڑی حجم ۲۶۸ صفحات اس کے ساتھ "تصدیق احمدیت" بھی بطور ضمیمہ شامل ہے حجم ۱۶۸ صفحات۔ یہ وہی تصدیق احمدیت ہے جو "قادیانی مذہب" کے پہلے اڈیشن کے جواب میں شائع ہوئی تھی۔ یہ دونوں قادیانی کتابیں سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے نام سے شائع ہوئی ہیں اور ان دونوں کتابوں کی تنقیح میں یہ کتاب "قادیانی قول و فعل" شائع کرنی پڑی۔ ورنہ کتاب "قادیانی مذہب" میں قادیانیت کے متعلق وافر معلومات بالترتیب جمع ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ تھی البتہ ایک خلاصہ کی حیثیت سے یہ جدید کتاب بھی کارآمد ہوگی۔

کئے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ کسی طرح ناظرین کا خیال اصل واقعات بات سے ہٹ جائے اور بات ٹل جائے۔ لیکن ایسی ترکیبیں خود عجز کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔

علیٰ ہذا ابتدا میں جب کہ ہم کو اصل کتابیں کم ملی تھیں اور دوسری کتابوں سے اقتباسات نقل کرنے پڑے بعض اقتباس بطور تلخیص دوسری کتابوں سے نقل ہو گئے لیکن بعد کو جب اصل کتابیں مطالعہ میں آئیں تو اقتباسات کی تصدیق و توثیق کی گئی جہاں ضرورت تھی تصحیح و تکمیل کی گئی۔ حوالہ جات کی صراحت کی گئی ابتدائی دور میں دو ایک اقتباسات ملخص درج ہو گئے تو قادیانی فرقہ نے ان کو خوب اچھالا کہ گویا ہم نے اپنی طرف سے بے بنیاد لکھدیا۔ بہتان لگادیا۔ چنانچہ اس کی خاص مثال یہ اقتباس ہے کہ "اب حج کا مقام قادیان ہے"۔ اس تلخیص پہ اعتراض کو بہت طول دیا گیا۔ بالآخر اس کتاب میں اس خلاصہ کی صراحت کردی گئی۔ جس سے واضح ہوگا کہ قادیانی فرقہ قادیان کے تعلق سے حج کو کیا سمجھتا ہے۔ اور قادیانی اکابر حج بیت اللہ

باب۲ دوسری کتاب ریویو آف ریلیجنز (؟) بڑی اس پر بھی صفحات کی جو چند غلطیاں نکالی گئیں وہ اکثر کتابت کی غلطیاں تھیں اور لطف یہ کہ قادیانی حضرات نہیں جو اصل کتابیں دیکھنے کے دعوے دار تھے خود بھی انھوں نے تصحیح کے ضمن میں صفحوں کے غلط حوالے دیئے۔ چنانچہ اس کی ضروری تفصیل "تصدیق احمدیت" کی تنقیح میں درج ہے۔ یہ تنقیح بطور ضمیمہ دوم "قادیانی مذہب" میں شریک ہے اور اس کتاب کی بارھویں فصل میں بھی درج ہے۔

ایسے ہی اور بھی رکیک اعتراض ہیں۔ مثلاً ایک قادیانی رسالہ جس کا نام ہے "ریویو آف ریلیجنز" بنظر سہولت و اختصار حوالہ میں صرف "ریویو" لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ خود قادیانی کتب و رسائل میں ریویو کے نام سے اس رسالے کے حوالے موجود ہیں۔ لیکن ہم نے جو حوالہ میں "ریویو" لکھ دیا تھا تو اس کا بڑا مضحکہ اڑا کہ گویا مختصر نام لکھا تو بہت بڑی فروگزاشت ہو گئی جس سے خود اقتباس غیر معتبر ہو گیا۔ "تصدیق احمدیت" میں ایسے اعتراض اور ہماری تنقیح میں ان کے جواب دیکھنے کے بعد اندازہ ہو سکتا ہے کہ ناواقفوں کو متاثر کرنے کی خاطر کیسے خفیف اعتراض کس اہتمام اور مبالغہ سے پیش

قاصر رہی" (صفحہ ۲۴) لیکن کیا مضائقہ ہے بالآخر قادیانی فرقہ کو تو پسپائی باب کا پتہ چل گیا اور قادیانی فتح کے نقارے دنیا نے سن لیئے تاہم اگر حسب معمول کچھ رقم دے کر رپورٹر سے یہ خبر شائع کرا دی جاتی تو یہ قادیانی فتح اور بھی زیادہ قادیانی فرقہ کی ہمت افزائی کا باعث ہوتی۔ لیکن قادیانی جج کے متعلق تلخیص کی جگہ قادیانی بیانات کی جو تفصیل درج ہوئی ہے۔ وہ ملاحظہ ... کس درجے کدہر پسپائی ہوئی خود نظر آجائے گی۔ آخر مغالطہ کب تک۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مذہبی زندگی کے دور خود قادیانی فرقہ کو تسلیم ہیں۔ سنہ ۱۸۳۹-۴۰ء میں ولادت ہوئی سنہ ۱۸۶۴-۶۸ء سیال کوٹ کی کچہری میں محرر رہے۔ مختاری کا امتحان دیا فیل ہو گئے۔ ملازمت بھی ترک ہو گئی۔ ... مذہب کیطرف خاص توجہ ہوئی۔ مطالعہ شروع ہوا۔ عیسائی اور آریوں سے ... [illegible] زع ہوئے۔ براہین احمدیہ کے حصہ اول و دوم شائع ہوئے حتیٰ کہ سنہ ۱۸۸۴ء میں مرزا صاحب نے اپنے مجدد ہونے کا اشتہار شائع کر دیا۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں بیعت لینے کا بھی اعلان شائع کر دیا۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں

باب کے پردہ میں کیا کچھ کرنا چاہتے تھے۔

جب اصل کتابوں سے مقابلہ ہونے کے بعد اس قسم کے معدودے چند اقتباسات کی تصحیح و تکمیل ہو گئی ملخصات ترک ہو گئے تو قادیانی معترضین نے اس پر یہ مضحکہ اڑانا چاہا کہ ہم نے خموشی سے تصحیح و تکمیل کر لی گویا نہ اس کا اخباروں میں اعلان کیا نہ قادیانی فرقہ کو رجسٹری شدہ نوٹس دیا چنانچہ "قادیان" کی تلخیص جو پہلے اڈیشن میں دوسری کتابوں سے نقل ہوئی تھی قادیانی کتب سے مقابلہ کرنے کے بعد ترک کر دی گئی اور اسکے بجائے دوسرے اڈیشنوں میں قادیانی کتب کے مفصل اقتباسات درج کئے گئے تو قادیانی معترضین کے نزدیک یہ ہماری بڑی پسپائی ہوئی جو بصیغۂ راز عمل میں آئی چنانچہ کتاب "بشارت احمد" میں لکھتے ہیں "سبحان اللہ کیا متانت و سنجیدگی ہے اتنا بڑا مورچہ چھوڑ کر ہٹ گئے مگر کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی جنگ عظیم میں باقاعدہ پسپائی کی ریوٹر کو تو خبر ہو جاتی تھی مگر اللہ رے وقار کہ یہاں ریوٹر ایجنسی بھی جناب برنی صاحب کی باقاعدہ پسپائی کا پتہ لگانے سے

کے بہت کام آتی ہیں بہرحال مرزا صاحب کے اقوال میں دور کی پابندی کا کامل لزوم نہیں ہے اور ہونا دشوار بھی تھا مختلف مواقع پیش آتے تھے اور بات مصلحت وقت کے مطابق کہی جاتی تھی گرچہ اس سے کبھی تخالف بلکہ تضاد کی نوبت آجاتی تھی تاہم دفع الوقتی ضرور ہو جاتی تھی بایں ہمہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر دور کی تحریرات کا عام رجحان بین طور پر وہی ہے جو اس کی خصوصیت ہے اور اسی بناء پر قادیانی فرقہ کی قادیانی جماعت مرزا صاحب کی مذہبی زندگی میں قبل نبوت اور بعد نبوت دو دور قرار دیتی ہے اور جیسا کہ لاہوری جماعت کا دستور ہے مرزا صاحب کے طرز بیان کے مدنظر دو چار اختلافی اقوال پیش کر کے کسی دور کے عام اور بین رجحان کا بطلان نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے عذرات کی حیثیت مغالطہ سے زیادہ نہیں۔

ہم نے جو مرزا صاحب کی مذہبی زندگی کے دور واضح کیئے تو اس سے وہ اندرونی باتیں بھی واضح ہو گئیں جن کو قادیانی فرقہ واضح کرنا شاید خلاف مصلحت سمجھتا ہے اور جس سے قادیانی

ئے مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا اشتہار شائع کر دیا۔ ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا اعلان شائع کر دیا۔ ۱۹۰۴ء میں کرشن اوتار ہونے کا اعلان شائع کر دیا۔ ۱۹۰۵ء میں قادیان میں بہشتی مقبرہ قائم کرنے کا اعلان شائع کر دیا۔ ۱۹۰۸ء میں بعارضہ ہیضہ وفات پائی۔

ان تفصیلات کے قطع نظر مرزا صاحب کی مذہبی زندگی کے تین دور نمایاں ہیں۔ پہلے دور میں وہ مولوی اور مناظر معلوم ہوتے ہیں۔ دوسرے دور میں وہ مہدی معہود اور مسیح موعود بن جاتے ہیں۔ اور تیسرے دور میں کھلم کھلا نبوت رسالت کے مدعی نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بسبیل اوتار اپنے آپ کو کرشن بھی بتاتے ہیں۔ تاہم مرزا صاحب کے دعاوی کے سلسلے میں ایک امر قابل وضاحت ہے وہ یہ کہ مرزا صاحب کی مذہبی زندگی میں گرچہ تینوں دور نمایاں ہیں تاہم مرزا صاحب کی تحریرات میں کسی دور کی پوری پابندی نہیں رہی بلکہ حسب ضرو[illegible] ایک دور میں دوسرے دور کی باتیں بھی قلم سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ کہیں کہیں دور سوم میں دور اول کی [illegible] نظر آتی ہیں اور ایسی باتیں بات بنانے [illegible] بقدر [illegible]

دوسری صورت یہ ہے کہ خود قادیانی صاحبان خالی اعتراض کرنے کے بجائے اقتباسات مکمل کرکے شائع کردیں جن سے غلط فہمی رفع ہوجائے۔ ناظرین خود فیصلہ کرلینگے کہ اعتراض کس حد تک درست ہے اور کس درجہ بے اصل۔ باب۲

جو قادیانی لٹریچر کو اور بالخصوص مرزا صاحب کی کتابوں کو بغور مطالعہ کریں گے ان کو واضح ہوگا کہ ابہام التباس اور تاویل کے سوا بیان میں سلسلہ بہ سلسلہ اتنے پہلو داخل رہتے ہیں کہ مطلب دلنشین ہو جائے لیکن اگر بات گرفت میں آئے تو گریز کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے اور کسی عنوان پابندی عائد نہ ہونے پائے۔ چنانچہ مدتوں یہ ترکیب خوب چلی گنجائش بیان کی بدولت جس وقت جو صورت چاہی سمجھادی بات بنادی لامحالہ لوگ چکر میں پڑ گئے کہ کیا سمجھیں کیا نہ سمجھیں وسیع مطالعہ کے بعد عبور حاصل کرکے گوناگوں اقوال جو بجائے خود الجھن اور حیرانی پیدا کرتے تھے ان کو اپنے صحیح محل پر اس طرح ترتیب دینا کہ الجھی بات سلجھ جائے اور حیرانی کی بجائے فہم پیدا ہو نفسیاتی اعتبار سے یہ کام

باب۲ تحریک کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بڑے شد و مد سے یہ اعتراض بار بار ہوتا رہا ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال کی مضمون وار ترتیب میں ترتیب زمانی کی پوری پابندی نہیں کی گئی۔ اول تو بڑی حد تک یہ اعتراض بے بنیاد ہے فی الجملہ ترتیب زمانی موجود ہے اور جس قلیل حد تک درست ہو یہ اعتراض خود مرزا صاحب کے اصول بیان پر وارد ہوتا ہے کہ مصلحت وقت مقدم رہتی تھی۔ دور کی پابندی کا چنداں لزوم نہ تھا۔ اس میں ترتیب کا کیا تصور ہے لیکن ہم پر قادیانی فرقہ کو اعتراض کرنے سے غرض خواہ وہ اعتراض ان ہی پر عود کرے۔

"قادیانی مذہب" پر قادیانی فرقہ کی طرف سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس میں جو اقتباسات درج ہیں وہ نامکمل ہیں جن سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس اعتراض کی تنقیح ایک تو یوں ہو سکتی ہے کہ قادیانی کتابیں اور رسالے موجود ہیں ہماری کتاب میں اقتباسات بھی موجود ہیں ناظرین مقابلہ کر کے ط... کہ ہمیں یقین ہے کہ مقابلہ کے بعد وہ کمال تحقیق کی داد دیں گے۔

[illegible] کے صدہا [illegible] جماعت کی طرف سے ترتیب [illegible]
کہ قادیانی تحریک [illegible] قادیانی لٹریچر [illegible]
ایسا علمی کام ہے جس کو [illegible] وقت لگے گا [illegible]
اور [illegible]
وہ بھی اس طریق پر [illegible] کرے [illegible] کو فیصلہ کرنے کا
موقع [illegible] کہ کوئی [illegible] قادیانی لٹریچر کا صحیح [illegible]
تصرف سے کام لیا گیا ہے اس کے [illegible] اپنی طرف سے [illegible]
یا تاویلات و عذرات پیش کئے جائیں تو ان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔

ابہام التباس اور تاویلات کی طرح تمثیلات بھی
قادیانی لٹریچر کی نمایاں خصوصیت ہیں۔ اور تمثیل بھی ایسی [illegible]
کہ کسی مماثلت کی ضرورت نہیں مثلاً بصورت ضرورت اگر دمشق
کو قادیان قرار دیا جائے یا قادیان کی مسجد کو مسجد اقصیٰ مانا جائے
تو قادیانی تمثیل میں اس کی خوبی گنجائش ہے۔ اس تمثیل گری نے
فن میں قادیانی [illegible] بہت فروغ پایا۔ چنانچہ اگر قادیانی تمثیلات
کو یکجا کیا جائے تو دلچسپ اور سبق آموز مجموعہ ہو۔

بات کس درجہ نازک اور دقیق ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو ایسے علمی کاموں کا کچھ تجربہ رکھتے ہیں چنانچہ کتاب کی اس خصوصیت کی بڑے بڑوں نے داد دی۔

ایک اعتراض یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ "قادیانی مذہب" میں قادیانیت کی جو تصویر پیش ہوئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس کے تصفیہ کی بہتر صورت یہ ہے کہ قادیانی معترضین اسی طرح خود بھی مکمل اور معتبر اقتباسات کے ذریعے قادیانیت کی وہ تصویر پیش کریں جو ان کے نزدیک صحیح ہو۔ ناظرین خود فیصلہ کر لیں گے کہ قادیانی لٹریچر کے مدنظر کون تصویر صحیح ہے اور کون غلط کون اصلی ہے اور کون بناوٹی۔ عملی طور سے بخوبی ایسے اعتراضات کا تصفیہ ممکن ہے۔ محض پُرزور الفاظ میں بے اصل اعتراضات کو بار بار دوہرانے سے اصلیت پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔

حاصل کلام یہ کہ سو سوا سو قادیانی کتابیں اور رسالے جو خود بانی فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ان کے خلفاء ان کے صاحبزادگان اور اکابر فرقہ کی تصنیف و تالیف ہیں ان سب کو

نظیر قادیانی کتابوں میں بھی نہیں دکھائی جا سکتی۔ اس پر بھی اس کو بایں
ان کتابوں کے مماثل قرار دیا جاتا ہے جو بالکل اس کے برعکس ہیں۔
مثلاً کتاب "امہات المومنین" کو لیجئے! اس کے متعلق خود مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب فرماتے ہیں کہ "کتاب امہات المومنین کے مولف نے
نہایت دل دکھانے والے الفاظ سے کام لیا ہے۔ اور زیادہ تر
افسوس یہ ہے کہ باوجود ایسی سختی اور بدگوئی کے اپنے اعتراضات
میں اسلام کی معتبر کتابوں کا حوالہ بھی نہیں دے سکا" رہی دوسری
کتاب "رنگیلا رسول" اس کی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ پس
ہماری تالیف "قادیانی مذہب" کو ایسی کتابوں کے مماثل قرار دینا
کس درجہ بے اصل اور واقعہ کے برعکس ہے اس کا منشا مغالطہ
کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے لیکن آخر مغالطے کب تک۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لے کر مرزا صاحب
کس طرح اپنی شان بڑھا تے ہیں، حتیٰ کہ بات کو چکر دے کر نبی کریم
سے بڑھ جاتے ہیں، قادیانی مذہب میں اس کی مثالیں درج ہیں
"تصدیق احمدیت" کے جواب میں بھی اس کی صراحت کی گئی یہ جواب

اسی مجرب طریق پر "قادیانی مذہب" کو بدنام کتابوں کے مماثل قرار دیا گیا ہے مثلاً عیسائیوں کی کتاب "امہات المومنین" یا آریوں کی کتاب "رنگیلا رسول"، لیکن یہاں بھی وہی واقعہ کا سوال ہے کتابیں موجود ہیں مقابلہ کرکے دیکھ لیا جائے کہ تحقیق کے لحاظ سے استناد کے لحاظ سے جامعیت کے لحاظ سے اور متانت کے لحاظ سے ان میں کوئی بھی مماثلت ہے احسان جتانا مقصود نہیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ قادیانی تحریک کے مفاخر مثلاً خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے فضائل و مقامات قادیانی خلفاء کے مراتب و درجات قادیانی اکابر کے کمالات اور قادیانی فرقہ کے کارنامہ جات جو قادیانی لٹریچر کا سرمایۂ ناز مانے جا[illegible]تے تھے وہ سب خصوصیت سے "قادیانی مذہب" میں جمع نظر آتے ہیں لیکن اگر [illegible] ان مفاخر سے گھبرائے اور شرمائے تو یہ دوسری بات ہے اس میں کتاب قادیانی مذہب کا کیا قصور ہے بہر حال جس قدر قادیانی مفاخر اس کتاب میں جمع ہیں کسی قادیانی کتاب میں یکجا نہیں مل سکتے اور جس تہذیب و متانت سے اس کتاب میں کام لیا گیا ہے اسکی

کے تحت کتاب بشارات احمدیہ میں نہایت سلسلہ چشتیہ کی تضحیک کرتے ہوئے بابِ
دکنی کے انداز میں یہ بھی ادا کیا گیا ہے کہ کوئی عیسائی یا آریہ مسلمانوں کے
خلاف کوئی دل آزار کتاب لکھے تو خوب ہو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے
مسلمانوں کے دینی معاملات میں ہمیشہ سے قادیانی فرقہ در گندے
پیرایہ میں عیسائی اور آریوں سے ہمدردی کرتا رہا ہے البتہ خود
قادیانیت کے معاملات میں عیسائی اور آریوں سے خوب چلی ہے
جس کی نوبت عدالتوں میں مقدمات تک پہنچی۔ بہرحال مسلمانوں کی
ہمدردی ذیل میں چند واقعات ملاحظہ ہوں :-

## (۱) قادیانی میموریل

بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ
یہ میموریل اس غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ ایک کتاب
"امہات المومنین" نام ڈاکٹر احمد شاہ صاحب عیسائی کی طرف سے
مطبع آر جی شیمت پریس گوجرانوالہ میں چھپ کر ماہ اپریل ۱۸۹۸ء میں
شائع ہوئی تھی ............ چونکہ اس کتاب میں ہمارے

باب بطور ضمیمۂ دوم قادیانی مذہب میں شامل ہے۔ اور نیز اس کتاب کی بارھویں فصل میں درج ہے۔ علیٰ ہذا اولیاء کرام بلکہ انبیاء عظام کے مراتب گھٹانا اور اپنی فضیلت جتانا قادیانی تحریک کا خاص رجحان ہے۔ چنانچہ بہت سی مثالیں "قادیانی مذہب" میں پیش کی گئیں ہیں مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مقابلہ کرکے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو" یا حضرت امام حسین علیہ السلام سے مقابلہ کرکے فرماتے ہیں۔ ع

"کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم"

بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ "میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے" چنانچہ ہم کو بفضلہ تعالیٰ حضرت خواجہ اعظم خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ سے جو نسبت عقیدت و بیعت حاصل ہے تو اسی قادیانی ذہنیت کے

پر ہم فتح پالیں کیونکہ یہ فتح واقعی فتح نہیں ہے بلکہ ایسے حیلوں کی طرف
دوڑنا ہمارے لئے بجز درماندگی کی نشانی ہوگی اور [illegible]
جبر سے منہ بند کرنیوالے ٹھیرینگے اور گورنمنٹ اس کتاب کو جبر سے تلف
کرے کچھ کرلے مگر ہم ہمیشہ [illegible] اس الزام کے نیچے آجائیں گے [illegible]
اگر گورنمنٹ کی حکومت [illegible] چاہی اور یہ تمام [illegible] مغلوب
الغضب اور جواب سے عاجز آنیوالے لوگ کیا کرتے ہیں

ہم گورنمنٹ عالیہ کو یقین [illegible] کہ ہم [illegible]
دل سے ان تمام گندے اور سخت الفاظ پر صبر کرتے ہیں جو مصنف
(کتاب) امہات المومنین نے استعمال کئے ہیں اور ہم اس مولف
اور اس کے گروہ کو ہرگز کسی قانونی مواخذے کا نشانہ بنانا نہیں چاہتے
یہ امر ان لوگوں سے بہت ہی بعید ہے کہ جو واقعی نوع انسان کی ہمدردی
اور سچی اصلاح کے جوش کا دعوے رکھتے ہیں۔

الراقم مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور مورخہ [illegible]

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۳۲ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی [illegible])

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو کوئی مسلمان سن کر رنج سے رک نہیں سکتا اس لیے لاہور کی انجمن حمایت اسلام نے اس بارے میں حضور گورنمنٹ میں میموریل روانہ کیا تاکہ گورنمنٹ ایسی تحریک کی نسبت جس طرح مناسب چا ہے کار روائی کرے اور جس طرح چاہے کوئی تدبیر امن عمل میں لائے۔

مگر میں مع اپنی جماعت کثیر اور مع دیگر معزز مسلمانوں کے اس میموریل کا سخت مخالف ہوں اور ہم سب لوگ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ کیوں اس انجمن کے ممبروں نے محض شتاب کاری سے یہ کارروائی کی اگرچہ یہ سچ ہے کہ کتاب "امہات المومنین" کے مؤلف نے نہایت دل دکھانے والے الفاظ سے کام لیا ہے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ باوجود ایسی سختی اور بدگوئی کرا ہذا اعتراضات میں اسلام کی معتبر کتابوں کا حوالہ بھی نہیں دے سکا۔ مگر ہمیں ہرگز نہیں چاہیے کہ بجائے اس کے کہ ایک خطا کار کو نرمی اور آہستگی سے سمجھا دیں اور معقولیت کیساتھ اس کتاب کا جواب لکھیں یہ حیلہ سوچیں کہ گورنمنٹ اس کتاب کو شائع ہونے سے روک لے تا اسطرح

احسانات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے..... بلاشبہ ہمارا جان و مال گورنمنٹ
انگریزی کی خیرخواہی میں فدا ہے اور ہو گا ہم غائبانہ اس کے اقبال
کے لیے دعا گو ہیں۔ (آریہ دھرم صفحہ ۹۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳) قادیانی نصیحت

ہم کل مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً نصیحت کرتے ہیں کہ انھیں اس حملہ پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا ہے برافروختہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے اور جو شخص اس پر حملہ کرتا ہے وہ ہمارے جواب کا محتاج نہیں اسے جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہتر جواب دینے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

علی ہذا جب آریہ کتاب "رنگیلے رسول" کے اشتعال سے سلسلے میں ایک مسلمان نوجوان کے ہاتھ سے ایک سربرآوردہ آریہ کی جان گئی تو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اس پر حسب ذیل

باب

# (۲) قادیانی پاسداریاں

غرض ان تمام لوگوں نے بے قیدی و آزادی کی گنجائش پاکر افتراؤں کو انتہاؤں تک پہنچایا اور ناحق بے وجہ اہل اسلام کا دل دکھایا اور بہتوں نے اپنی اپنی بد ذاتی اور بدگوہری سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے یہاں تک کہ کمال خباثت اور اس پلیدی سے جو ان کی اصل میں تھی اس سید المعصومین پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی اور غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریروں کو جن کے افترا میں یہاں تک نوبت پہنچی وہ جواب دیتے جو ان کی بد اصلی کے مناسب حال ہوتا مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت روکتی ہیں اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہیئے تھا ہم گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور ان کے ہاتھ کے اکسائے ہوئے آریوں سے کھا رہے ہیں یہ سب بردباریاں ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے کیونکہ انکے

اور اسے سمجھائے کہ دنیوی سزا تو اب تم کو ملے گی ہی لیکن قبل اسکے کہ باپ وہ ملے تمھیں چاہیئے کہ خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۸ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد تک قادیانی تحریک

جس قدر تحمل اور درگزر کی تعلیم دیتی ہے معلوم ہوئی اور بظاہر اس تعلیم سے قادیانی فراخ دلی ظاہر کی جاتی ہے لیکن تعجب اور افسوس یہ کہ جب خود مرزا صاحب کی نوبت آتی ہے تو یہ تعلیم بالکل فراموش ہو جاتی ہے غیرت اور محبت سے قادیانی فرقہ کی طبیعت بے قابو ہو جاتی ہے قانونی چارہ جوئی کی جاتی ہے جان لی جاتی ہے اور پھر ایسی کارروائی کی تعریف اور تائید کی جاتی ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ قادیانی قلوب کو رسول اللہ سے کیا نسبت باقی رہ گئی ہے اور مرزا صاحب سے کس درجہ وابستگی ہے ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

مثلاً قادیانی تاریخ میں مباہلہ کا واقعہ بہت سبق آموز

بابؒ راۓ زنی فرمائی:۔

"وہ خبیث الفطرت اور گندے لوگ جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کی قوم اگر اپنے اندر دینداری اور اخلاق رکھنے کی مدعی ہے تو اس کا فرض ہے ایسے افعال کی پورے زور کے ساتھ مذمت کرے اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کیوجہ سے ہی وہ ایسا کریں فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار براءت کرے انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہو سکتی وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لیے دین تباہ کرنا پڑے یہ سمجھنا کہ محمدؐ رسول اللہ کی عزت کیلئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے.....

وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھوکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے میرے نزدیک تو اگر یہی شخص قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اُسکے پاس جائے

باب ۲

# (۱۴) ایمانی غیرت

ہمارے بھائی قاضی محمد علی صاحب کا حق جو ہمارے ذمہ تھا اور جو یہ تھا کہ قانونی پہلو سے ہم ان کے لیے کوشش کرتے خدا کا شکر ہے کہ ہم نے وہ ادا کیا جہاں تک قانون اجازت دیتا تھا انتہائی طور پر ادا کیا (غالباً پریوی کونسل تک خلیفہ صاحب اپیل لے گئے..... للمولف) باقی جو مقدر تھا وہ خدا کی مصلحت کے ماتحت پورا ہوا (یعنی پھانسی ملی..... للمولف) اور خدا تعالیٰ اپنی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔

میں اس کے متعلق چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جو قاضی صاحب مرحوم کی چند خوبیاں ہیں پہلی خوبی ان کی جو نمایاں طور پر ظاہر ہے اور جو دل پر گہرا اثر کرتی ہے وہ ان کی ایمانی غیرت ہے جو کچھ ان سے سرزد ہوا خواہ اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کریں مگر یہ ضرور کہا جائے گا کہ اس کی محرک اعلیٰ درجہ کی ایمانی غیرت تھی مختلف قسم کے درجات لوگوں کے ہوتے ہیں بعض میں ایک حد تک غیرت ہوتی ہے بعض میں نہیں ہوتی اور بعض میں زیادہ ہوتی ہے جیسا جیسا ایمان ہو

... ہے کہ خود قادیانی مریدوں نے خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب پر
اور ان کے خاندان پر بقول خود نہایت گندے اور شرمناک الزامات
لگائے اور ثبوت بھی پیش کرنے چاہے تو اول بذریعہ عدالت تحت
دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری امتناعی احکام جاری کرا... گو چنانچہ ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ "میں زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم دیتا ہوں
کہ تم اڈیٹر اخبار مباہلہ آیندہ کسی اخبار یا پوسٹر میں امام جماعت احمدیہ کے
چلن کے متعلق کوئی ریمارک نہ چھاپو ... میں مدد دو۔ کوئی چھپا
ہوا کاغذ نہ چسپاں کرو نہ تقسیم کرو جس میں اس قسم کے ریمارک درج ہوں
اور اس قسم کے جس قدر کاغذات تمہاری تحویل میں ہوں انکو تلف کردو"
لیکن عدالتی کارروائی پر معاملہ ختم نہیں ہوا اور ایک
قادیانی قاضی محمد علی نے دوسرے قادیانی منشی عبدالکریم کے شبہ میں
جو تحریک مباہلہ کا سرگردہ تھا اس کے ایک مسلمان مہمان حاجی محمد حسین
کی جان لے لی عدالت تک مقدمہ گیا پھانسی ملی۔ خلیفہ صاحب قادیان
نے مجرم کی ہر طرح ستائش کی اور اس کی غیرت ایمانی کی تعریف کی
چنانچہ مختصر کیفیت ملاحظہ ہو :-

قریب قادیان احمدیہ چوک میں پہنچ گئی ....... اس مقام پر تابوت بار لاری سے اتارا گیا اور چارپائی پر رکھ کر مقبرہ بہشتی کے قریب باغ لے جایا گیا جہاں حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ (میاں محمود احمد صاحب) نے خود پھر کر صفیں درست کیں اور قریباً پانچ ہزار کے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور لمبی دعا کی اس کے بعد لاش اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے باغ کے اس مکان میں لے جائی گئی جس میں وصال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کا جنازہ رکھا گیا تھا جہاں آخری زیارت کی گئی تھی اس مقام پر لاش کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب) نے بھی کندھا دیا اسی مکان میں ایک ایک کرکے تمام مجمع کو قاضی صاحب مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور پھر فوٹو لیا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۳۱ء)

## (۶) اعزاز و اکرام

غرض (قاضی محمد علی قادیانی) مرحوم کی موت ایک

باب اسی درجے کی غیرت پیدا ہوتی ہے قاضی صاحب مرحوم کے حالات سے جو بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے وہ ان کی ایمانی غیرت ہے جو اس فعل کی محرک ہوئی ان کے فعل پر ایسے لوگوں کو اعتراض کرنے کا حق نہیں جن میں غیرت نہیں پیدا ہوتی یا اگر پیدا ہوئی تو اس حد تک پیدا نہیں ہوئی جس حد تک قاضی صاحب مرحوم کے دل میں پیدا ہوئی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل

جلد ۱۸ نمبر ۱۴۱ مورخہ ۶ جون ۱۹۳۱ء)

## (۵) محترم بھائی

ہمارے محترم بھائی قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کی پھانسی کے لیے ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی ...... ۱۶ کی صبح کو ٹھیک ۶ بجے آپ نے ہمیشہ کے لیے دنیا کو خیرباد کہدیا۔ چار اصحاب قادیان سے لاش لینے کے لیے گئے ہوئے تھے افسران جیل نے ½۶ بجے لاش ان کے حوالے کر دی اسی جگہ غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد سوا آٹھ بجے لاش روانہ ہوئی اور گیارہ بجے کے

باب۲

## (۷) قادیانی عہد

جماعت احمدیہ کو اس کے مخالفین خواہ کتنا ہی غلطی خوردہ سمجھیں گمراہ بے دین قرار دیں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو خدا تعالیٰ کا سچا رسول اور نبی یقین کرتی ہے اور اس کا ہر ایک فرد سب سے اول دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلان کرتا ہوا جہاں یہ اقرار کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم اور آپ کے مقابلے میں وہ ساری دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا وہاں یہ بھی عہد کرتا ہے کہ آپ کی حرمت اور آپ کی تقدیس کے لیے اگر اپنی جان بھی دینا پڑیگی تو دریغ نہیں کریگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

## (۸) خون کا آخری قطرہ

سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لیے ہر احمدی کو

شاندار موت تھی اور جس استقامت اور اخلاص کا ثبوت اس نے مرتے دم تک دیا اس کی وجہ سے اسے وہ اعزاز و اکرام حاصل ہوا جو کسی خوش قسمت کو ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ احباب درد دل کیساتھ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے آغوش شفقت میں جگہ دے بلند سے بلند درجات عطا کرے اور بہترین یاد ہماری جماعت میں قائم رکھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۳۴ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۳ء)

غرض کہ یہ قادیانی اصول قرار پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اہل بیت کی شان میں خواہ کتنی ہی بے ادبی اور گستاخی کی جائے ضبط و تحمل سے کام لیا جائے اُف نہ کی جائے اور اگر کوئی غیرت ایمانی میں جان پر کھیل جائے تو اس کو اور اس کے ہمدردوں کو مجرم گردان کر مطعون کیا جائے۔ لیکن مرزا صاحب اور ان کے خاندان کے بارے میں یہ قادیانی اصول بالکل الٹ گیا اور قرار پایا کہ قانونی چارہ جوئی کی جائے اور اگر جان بھی لی جائے تو اس کی تائید و تحسین کی جائے۔ چنانچہ مندرجہ بالا واقعات کے سوا اس اصول کی مزید صراحت بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو:۔

باب ۲

# فصل گیارھویں

## بشارت احمد

### (۱) قادیانی اعلان

"قادیانی مذہب" (اڈیشن پنجم) کے جواب میں قادیانی فرقہ کی طرف سے جو کتاب "بشارت احمد" شائع ہوئی ہے اس کی تعریف و توصیف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گویا قادیانی دل و دماغ کا شا[illegible] ور قادیانی اکابر کو اس پر بہت بھروسہ ہے کہ بگڑی بات بنادیگی اور قادیانی تحریک کے حق میں مسیحائی کا کام کرے گی چنانچہ اعلان [illegible] ہوں:-

"ضروری تھا کہ ایسی کتاب شائع کی جائے جو برنی صاحب کے مغالطات اور ان کے پیدا کردہ وساوس کا قلع قمع کرنیکے لیئے ایک زبردست حربہ ہو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ ہو۔ سو الحمدللہ جناب سید بشارت احمد صاحب

باب اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا ہوا ہے ۔۔۔
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اور سلسلہ
(قادیانی) کی ہتک ہے ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

حاصل کلام یہ کہ قادیانی مذہب کے متعلق قادیانی اعتراضات
اور تمثیلات سراسر بے اصل ہیں ان سے صرف ناواقف دھوکا کھا سکتے
ہیں یا متعصب اپنے کو دھوکا دے سکتا ہے ۔ کتاب دیکھنے پر اعتراضات و
تمثیلات کی ساری حقیقت کھل جاتی ہے رہی یہ دھمکی اور یہ اشارہ کہ
عیسائی یا آریہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کتاب لکھیں اسمیں شک نہیں کہ
قادیانی فرقہ ان فرقوں کیساتھ مسلمانوں کے مقابل ہمدرد ۔۔۔ [illegible]
[illegible] توقع رکھنا فضول ہے کہ قادیانی ایک پر مسلمانوں کے خلاف کتاب لکھکر
قادیانی فرقہ کیساتھ کسی ہمدردی کا ثبوت دیں البتہ چونکہ قادیانی لٹریچر میں حضرت مسیح
کی بہت عیب چینی کیگئی ہے اور کرشن جی کا اوتار بننے کی بھی کوشش کیگئی ہے اور
یہ زیادتی عام طور پر معلوم ہوگئی ہے لہذا اگر عیسائی اور آریہ چاہیں تو ان امور میں انسے
بحث کر سکتے ہیں کوئی خاص وجہ نہیں کہ قادیانی ایک پر مسلمانوں سے الجھیں ۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء)		باب ۲

بیشک ہماری کتاب "قادیانی مذہب" موجود ہے اور قادیانی جواب "بشارت احمد" بھی موجود ہے۔ ناظرین دونوں کا مقابلہ کرکے خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اصل کتاب سے جواب کو کیا نسبت ہے خود قادیانی لٹریچر کے مدنظر قادیانی تحریک کا اصلی اور مکمل نقشہ کیا ہے ملک و ملت کے مقابل اس کے منصوبے کیا تھے تدبیریں کیا تھیں کس طرح مدتوں ابہام و اشتباہ کے پردے پڑے رہے پردوں میں کام ہوتا رہا پھر کس طرح بیک دم پردے اٹھے تو بلی تھیلے سے باہر نکل آیا کس کس طرح قادیانی ذریت چاہتی ہے کہ تاویلات و عذرات کے سہارے پھر بات بنائے کہ بات رہ جائے لیکن وہ کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے۔

## (۲) قادیانی جوابات

مختصر کیفیت یہ کہ کتاب "قادیانی مذہب" جس کے جواب میں کتاب "بشارت احمد" شائع ہوئی ہے حسب ذیل بیس فصلوں پر مشتمل ہے اور ان کے تحت ہزار سے زیادہ عنوانات درج ہیں:۔

(۱) فصل پہلی .... (مرزا صاحب کے ذاتی حالات .... ۸۲ عنوانات

باب ۲

امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی طرف سے نئی کتاب "بشارت احمد" کے نام سے تصنیف ہو چکی ہے جس کو نظارت تالیف و اشاعت کی طرف سے جناب میر محمد اسحاق صاحب اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ملاحظہ فرما کر اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت ہی محنت سے لکھی گئی ہے اور شائع ہونے کے بعد انشاء اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے لیے ایک زبردست ذریعہ ثابت ہو گی"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۲۶ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء)

"بشارت احمد" اس نئی اور جدید تصنیف میں حیدرآباد کے مشہور معاند سلسلہ پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کا مکمل مدلل اور مفصل جواب دیا گیا ہے کیونکہ برنی صاحب کی کتاب غیر احمدیوں میں متواتر تقسیم کی جا رہی ہے اور احمدیت کے خلاف شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں اس لیے احمدیوں کو چاہئے کہ اس کا جواب بشارت احمد بھی خرید کر غیر احمدیوں میں بکثرت شائع کریں تاکہ ناواقفوں کو احمدیت کا صحیح رنگ روپ نظر آئے"

مندرجہ بالا اجمالی فہرست مضامین سے اندازہ ہوگا کہ کتاب "قادیانی مذہب" قادیانی تحریک کے تمام پہلوؤں پر کس درجہ حاوی ہے اس کے سوا ابتدا میں پانچ تمہیدیں اور آخر میں ۱۰ ضمیمے شریک ہیں "قادیانی مذہب" کی جماعت کے بعد سے قادیانی فرقہ پر کیا گزری اور گزر رہی ہے اس کی مسلسل کیفیت تمہیدوں میں درج ہے قادیانی فرقہ کی طرف سے جو جوابات پیش ہوتے رہے ان کی تنقیح ضمیموں میں محفوظ ہے۔

"قادیانی مذہب" کے جواب میں جو کتاب "بشارت احمد" شائع ہوئی ہے بہتر بلکہ ضرور ہے کہ ناظرین خود ہی دونوں کا مقابلہ کرکے تصفیہ کریں کہ اس جواب کو اصل کتاب سے کیا تعلق ہے اور اہم پہلوؤں پر کس درجے سکوت اختیار کیا گیا ہے خلاصہ یہ کہ باب سوم کے شروع میں فصل اول کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جواب کی جو حیثیت ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے فصل دوم تا ہفتم کے متعلق تجویز ہوئی کہ انکے جواب میں "تصدیق احمدیت" جو "قادیانی مذہب" کے سب سے پہلے مختصر اڈیشن کے جواب میں

باب ۳

# (۳) دینی الفاظ

قرآن، حدیث، اسلام اور خاتم النبیین قادیانی فرقہ تقریر و تحریر میں بے تکلف ان الفاظ سے کام لیتا ہے جس سے مسلمان دھوکہ کھاتے ہیں۔ ان امور میں قادیانی عقیدہ کیا ہے عمل کیا ہے اور مقصد کیا ہے ذیل میں مختصر کیفیت ملاحظہ ہو:-

## (الف) قرآن

انچہ من بشنوم ز وحی خدا　　بخدا پاک دانمش ز خطا

ہمچو قرآں منزہ اش دانم　　از خطاہا ہمیں ست ایمانم

بخدا ہست ایں کلام مجید　　از دہانِ خدائے پاک وحید

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را　　بر کلامے کہ شد برو القا

واں یقین کلیم بر تورات　　واں یقیں ہائے سید السادات

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں　　ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(درثمین صفحہ ۲۸۷ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی"

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

باب ج شائع ہونی تھی کافی ہے۔ فصل ہشتم کا جواب باب ششم میں دیا گیا ہے اور کیسا جواب دیا گیا ہے ناظرین اصل واقعات سے مقابلہ کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ فصل نوا، یا ۱۰، اور فصل چودہ ان پانچوں فصلوں کا جواب غیر ضروری قرار پایا۔ شاید جواب محال محسوس ہوا ہو۔ بہر حال ان پر دو تین صفحے کا تبصرہ کافی سمجھا گیا وہ تبصرہ بھی قابل دید ہے فصل تیرہ کے جواب دینے کی البتہ کوشش کی گئی ہے اور یہ جواب قادیانی ذہنیت کا اچھا نمونہ ہے بعد کی تین فصلیں پندرہ، سولہ، سترہ یہ بھی نا قابل التفات قرار پائیں جواب کی نوبت نہ آئی پھر آخری تین فصل اٹھارہ، انیس بیس پر تبصرہ کر دیا گیا ہے ... جواب کا جواب جسکی اتنی دھوم ہے چونکہ اکثر اہم پہلوؤں کا جواب نہیں بن پڑا اور نہ بن پڑ سکتا تھا لا محالہ دوسری بحثوں کو طول دینا چاہا جو مرزا صاحب پر منطبق نہیں ہوتیں اور مغالطہ کے سوا ان کا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرح مرزا صاحب کے اقوال و احوال سے اور قادیانی فرقہ کے عقائد و اعمال سے توجہ ہٹائی جائے کہ وہ تنقیح کی تاب نہیں لا سکتے لیکن اب نوبت پر ان ترکیبوں سے دفع الوقتی ممکن نہیں۔

مرزا صاحب کی وحی اور الہامات قادیانی کتابوں میں باۓ درج ہیں ہم نے بھی "قادیانی مذہب" میں بقدر گنجائش ان کو پیش کیا ہے بہت سبق آموز ہیں :-

## (ب) حدیث

جب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے الہامات کو قرآن کے مساوی قرار دیدیا تو پھر ان کے سامنے حدیث کی کیا حقیقت رہ گئی چنانچہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

"اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حدیثوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد مرزا صاحب کو اپنے کام میں بڑی سہولت ہو گئی جو حدیث مفید مطلب نظر آئی قبول کرلی خواہ کتنی ہی ضعیف ہو اور جو خلاف مطلب نظر آئی رد کردی خواہ وہ کتنی ہی مستند ہو غرض کہ حدیث سراسر مرزا صاحب کی صوابدید کے تابع ہو گئی اس کی کوئی اپنی حیثیت باقی نہیں رہی چنانچہ یہی قادیانی اصول ہے۔

باب ۱ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر ہے"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔۔۔۔۔۔

پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا" (اور اگر اسکو قادیانی قرآن کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ للمؤلف)

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے تھے اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ قرآن مجید اور توراۃ اور انجیل کا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

باب ۲

بلایا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کرکے بیعت کروں
(گویا منقولی بحث کئے بعد بیعت سے مفر نہ ہوتا.....للمولف)
جس حالت میں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر
کرکے بھیجا ہے اور مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور
فلاں جھوٹی اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے
تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لیے ان لوگوں سے
منقولی بحث کروں جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے
جیسا کہ توریت و انجیل و قرآن کریم پر تو کیا انھیں مجھ سے
یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے
ذخیرے کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین
پر بنا ہے ...... اور جس حالت پر میں نے اشتہار دیدیا
کہ آیندہ کسی مولوی سے منقولی بحث نہیں کروں گا تو
انصاف و نیک نیتی کا تقاضہ یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے
سامنے نام بھی نہ لیتے کیا میں اپنے عہد کو توڑ سکتا تھا۔

"اگر مہر علی شاہ کا دل فاسد نہیں تھا تو اس نے
مجھ سے ایسی بحث کی کیوں درخواست کی جس کو میں عہد
مستحکم کے ساتھ ترک کر بیٹھا تھا"

باب ۲

"... ش جن سے آپ کا (یعنی مرزا صاحب کا) دعویٰ ثابت ہوتا ہے ........ یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں مگر خدا کے مامور (مرزا صاحب) نے جب اپنے دعوے کا صدق الہامات کے ذریعے پیش گوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو حکم و عدل مان لیا اور جس حدیث کو آپ نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے متشابہ قرار دیا اسے ہم نے حکم کے تابع کر لیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۳۳ مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا صاحب احادیث کے بارے میں اپنی کمزوری سے بخوبی واقف تھے اور یوں تو مباحثوں کے بڑے بڑے اشتہار نکلتے تھے رسالے شائع ہوتے تھے لیکن اگر کسی عالم سے مقابلہ آن پڑتا تو حتی الوسیع مباحثہ سے گریز کرتے تھے چنانچہ مشہور عالم مولانا مہر علی شاہ صاحب چشتی علیہ الرحمۃ کے مقابل یہی صورت پیش آئی ملاحظہ ہو:۔

"کیا میں نے اس کو (یعنی مہر علی شاہ صاحب کو) اسلئے

باب۲

جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے

اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے امور میں

اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ " ... ... ئیں تو شان نبوۃ

پر کچھ جائے حرف نہیں (گویا خود مرزا صاحب کی تاویلات د...

جزئیات غیر معلومہ تھیں۔ جن کا مرزا صاحب کے ... خ ...

پر وقت ظہور انکشاف ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا

علم نہ تھا للمولف)

(ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۶۹۱}{۴۸۲}$ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

عاقل را اشارہ کافی ست۔ چنانچہ اشارے نے اپنا کام کیا اور رفوقیت کے خیالات اس کے مطابق پیدا ہونے لگے مثلاً ملاحظہ ہو۔

"خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال ہی کی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے اور میرا خیال ہے کہ پچپن سال کی عمر تک آپ کے سارے بال سفید ہو چکے ہو نگے اس کے مقابلے میں آنحضرت صلعم کے حالات زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وفات کے وقت آپ کے صرف چند بال سفید تھے در اصل اس زمانے میں مطالعہ اور

باب ۲

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

جب مرزا صاحب نے اپنے الہامات کو قرآن کے مساوی قرار دیدیا اور احادیث کو بالکل اپنی صوابدید کے تابع کر دیا تو حسب مرضی تاویلات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اگر تاویلات میں احادیث صحیحہ سے تعارض ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاعلمی یا کم علمی منسوب کرنے میں بھی دریغ نہیں ہوا البتہ طرز بیان ایسا اختیار کیا گیا کہ مطلب بھی نکل جائے اور معذرت کی بھی گنجائش رہے قادیانی طرز بیان کی یہ خصوصیت ہے اور اس خصوصیت ۔ سے مدد توں ناواقفوں کو بہلانے میں بہت مدد ملی چنانچہ ایک ایسی مثال کے متعلق کتاب "بشارت احمد" میں بہت موشگافی کی کوشش کی گئی ہے تاہم جو منشاء ہے ظاہر ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونے کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو ...... اور دجال کے ستر باع گدھے کی اصل کیفیت کھلی نہ ہو اور نہ یاجوج و ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الہٰی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبیہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں

سے شکایت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔ باب ۲

"ہم نہ صرف یہ بات ثابت کرنے کا ذمہ لیتے ہیں کہ قادیانی جماعت تحریر و تقریر میں حضرت رسول کریم کی ہتک کرتی رہتی ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ اس جماعت کے اعتقادات میں ہی توہین رسول مضمر ہے"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ نمبر ۳ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء)

"کیا یہ آنحضرت صلعم کی ہتک نہیں کہ "حضرت مسیح موعود ذہنی ارتقا میں نبی کریم صلعم سے بھی آگے بڑھ گئے" یا یہ کہ "محمد صلعم پھر قادیان میں اتر آئے اور اپنی شان میں آگے سے بڑھ کر ہیں" اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ یہ صریح ہتک ہے کہ نہیں۔ غلو کا بدترین مظاہرہ ہے کہ نہیں۔ (قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۷ء)

## (ج) اسلام

قرآن و حدیث کا قادیانی قلوب میں جو رتبہ ہے معلوم ہوا اب اسلام کو لیجیے کہ اس کا بھی قادیانی فرقہ تقریر و تحریر میں بہت اعلان کرتا رہتا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ اسلام کا نام ہو اور قادیانیت کا کام ہو چنانچہ اسلام کے متعلق قادیانی تشریح ملاحظہ ہو:۔

باب ۲

تصنیف کے شاغل [illegible] انکی طاقت پر بہت زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی [illegible] صفحہ [illegible] مصنفہ [illegible])

"حضرت مسیح موعود کا [illegible] ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس زمانے میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم صلعم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ ورنہ قابلیت تھی۔ [illegible] ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ (بعثت ثانی) ان کا پورا ظہور [illegible] اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کو موقع ملا اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما ہوگئی"

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز [illegible] مئی ۱۹۲۹ء)

قادیانیت کا [illegible] کہ کسی نہ کسی [illegible] کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا صاحب کو فوقیت دیجائے۔ خوب نمایاں ہو چکا ہے۔ چنانچہ "[illegible]" میں کافی مثالیں درج ہیں۔ نوبت یہ کہ خود قادیانی فرقہ میں [illegible] جماعت

باب ۲ مگر آپ نے (مرزا صاحب نے) کبھی اس طرح نہیں کیا۔"

(خطبہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل

قادیان جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ جون

"ہندوستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ

بھیجیں مگر میں اس بات [illegible] سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ

سے ہماری غرض سلسلہ احمدیہ کی صورت میں اسلام کی تبلیغ ہو

میرا یہی مذہب ہے اور حضرت مسیح موعود کے پاس رہ کر اندر باہر

ان سے بھی یہی سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ یہی میری

تبلیغ ہے پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود لایا۔"

(منصب خلافت تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان صفحہ ۲۰)

قادیانی فرقہ کی طرف سے ایک تو وہ خاص تبلیغ ہے جو سیاسی اغراض سے اسلامی ممالک میں کی جاتی ہے اور جس کی مختصر کیفیت باب اول میں پیش کی جاچکی ہے اور دوسری وہ عام تبلیغ ہے جو اسلام کے نام سے قادیانیت کے واسطے کی جاتی ہے اور اس کا احسان مسلمانوں پر رکھا جاتا ہے جو اسی تبلیغ کی تحت خود بھی کافر شمار ہوتے ہیں مسلمان ان کارروائیوں کو سمجھیں اور قادیانی حکمت عملی کی داد دیں کہ اتنی مدت مسلمانوں کو کس طرح چکر دیا۔ اور ان ہی کے خلاف [illegible] اور

باب۳

"عبداللہ کوئیلیم نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) [illegible] ایک مشن قائم کیا بہت سے لوگ مسلمان ہوئے [illegible] امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی مگر آپ نے (یعنی مرزا [illegible]) [illegible] کی مدد نہ کی اسکی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ پر ایمان [illegible] شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ کا ذکر نہیں [illegible] اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور [illegible] ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۵۰ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

"کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] کا کام صرف اشاعت اسلام تھا اور اس کیلئے لوگوں کو تیار کرنا تھا اور یہی احمدیت ہے اگر یہی احمدیت تھی تو اور لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] اشاعت اسلام کے لیے اٹھے تھے ان کے لیے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو خوشی کا اظہار کرنا چاہئے تھا اور..... آپ ان کی انجمنوں میں شریک ہوتے انھیں چندہ دیتے

باب ۲

"خاتم النبیین کے بارے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)
نے فرمایا کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی
نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ
سند ہو جاتا ہے اور [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرتؐ کی
مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہیں وہ صحیح نہیں ہے"

(ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۰ مولفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

"مجھے افسوس آتا ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور باوجود
اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی کہتے ہیں وہ
خاتم یعنی مہر ہی کیا ہوئی جو کسی کاغذ پر نہ لگی اور اس نے کسی کاغذ
کی تصدیق نہ کی اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین کیا ہوئے جب
کسی انسان پر آپ کی نبوت کی مہر نہ لگی اور آپ [illegible] کہ وہ
نبی نہ ہوا اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہیں ہے تو آپ
خاتم النبیین بھی نہیں ہیں"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ
اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۰۱ مورخہ [illegible] جنوری ۱۹۱۵ء)

"وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مہر ہوگی ورنہ اگر

باب اخلاق کی تائید حاصل کی۔

# (د) خاتم النبیین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص شان قرآن کریم نے خاتم النبیین ... فرمائی ہے مسلمانوں کو تو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے۔ چنانچہ خود مرزا صاحب بھی ابتدا میں پختگی سے اسی عقیدہ پر قائم تھے لیکن بعد کو جب خود ان کی نبوت کی تحریک شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شان اقدس پر قادیانی تحریک کے تحت طبع آزمائیاں شروع ہوئیں ان کی تفصیل "قادیانی مذہب" میں موجود ہے یہاں بھی مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو:۔

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

(حقیقت الوحی صفحہ ۹۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ مارچ ... از حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۷۲ مولفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے ختم نبوت پر بہت کچھ اعتراض ہے لیکن نتیجہ ... ہر کا خود اپنے حق میں ختم نبوت کے متمنی اور مدعی معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"ہلاک ہو گئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت وہ ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تاہم جب مرزا صاحب بنی بنے تو ان کے امتی اپنا حصہ کیوں چھوڑنے لگے چنانچہ اسی قادیانی اصول کے تحت نبوت کا دروازہ جو مرزا صاحب اپنے بعد بند کر دینا چاہتے تھے کھلے کا کھلا رہ گیا چنانچہ مختصر تشریح ملاحظہ ہو۔

"خاتم النبیین آنے والے نبیوں کے لیے سدک

باب ۲ نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے
تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور
نبی کی ہتک شان ہوتی ہے . . . . اس طرح تو ماننا
پڑیگا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کی قوت قدسی کچھ بھی نہ تھی"

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم
قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء منقول از رسالہ ختم نبوت
صفحہ ۲ مولفہ فخر الدین صاحب ملتانی قادیانی)

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ
نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین
کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں
ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔
کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر
کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے۔ (امتیاز یہی ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب
کو نبی مان لیا جائے۔ للمولف) . . . . . ہم پر کئی سالوں سے
وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اسکے
صدق کی گواہی دے چکے ہیں، اسی لیے ہم نبی ہیں۔ امر حق
کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھا [illegible] [illegible]۔"

"خدارا غور کرو کہ اگر یہ عقیدہ میاں صاحب کا (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا) درست ہے کہ نبی آتے رہیں گے اور ہزاروں نبی آئیں گے جیسا کہ انھوں نے بالصراحت انوار خلافت میں لکھ دیا ہے تو یہ ہزاروں گروہ ایک دوسرے کو کافر کہنے والے ہوں گے یا نہیں اور اسلامی وحدت کہاں ہوگی یہ بھی مان لو کہ وہ سارے نبی احمدی جماعت میں ہوں گے تو پھر احمدی جماعت کے کتنے ٹکڑے ہوں گے آخر گذشتہ سنتوں سے تم اتنے ناواقف نہیں ہو کہ کس طرح نبی کے آنے پر ایک گروہ اس کے ساتھ اور ایک خلاف ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ سچا ہے تو یہ مصیبت کا دن اسلام پر کبھی نہیں آسکتا کہ ہزاروں نبی اپنی اپنی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ لیے پھرتے ہوں اور ہزارہا ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں ہوں جن کے پجاری اپنی اپنی جگہ ایمان و نجات کے ٹھیکے دار بنے ہوئے ہوں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر بے ایمان قرار دے رہے ہوں۔"

(ردِ تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۴۴ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

باب ۲

نہیں ہے انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہونگے۔

(اخبار الفضل قادیان کا خاتم النبیین نمبر ۹۶ جلد ۱۵ بابت جون ۱۹۲۸ء)

"اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو میں اسے کہونگا جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔"

"انھوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ... ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہونگے۔"

(انوار خلافت صفحہ ۶۵ و ۶۲ مولفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

قادیانی فرقہ کی قادیانی جماعت نے جو صلائے عام دے کر نبوت کا دروازہ کھول دیا تو قادیانی فرقہ کی لاہوری جماعت اس کی تاب نہ لا سکی چنانچہ اس کی واویلا بہت درد آمیز ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

تعلق لابد سمجھتی ہے، اور اسی تعلق کی بناء پر اپنے آپ کو احمدی کہتی ہے۔ بابِ ہے اس کا مسلک عقیدت پر نہیں بلکہ مصلحت پر مبنی ہے ع: رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔ بہرحال خاتم النبیین کی قادیانی تاویل جو خود مرزا صاحب کی تاویلات پر مبنی ہے لاہوری جماعت کو اس سے اتفاق نہیں معلوم ہوتا اور وہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کی ہم خیال معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو :۔

"ختم نبوت ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ کسی مسلمان کو اس سے انکار کرنے کی گنجائش نہیں کیونکہ اس پر قرآن مجید اور حدیث شریف اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر مومنین و صالحین کا اتفاق ہو چکا ہے مگر یہ مسئلہ متفق علیہ ہونے کے باوجود بھی ایک ایسا فرقہ ہے جو اجراء نبوت کا قائل یا دوسرے لفظوں میں ختم نبوت کا منکر ہے اس فرقہ کو محمودیہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) ہی اس کے بانی مبانی ہیں اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ (ختم نبوت اور اسلام" مضمون مندرجہ پیغام صلح اخبار جماعت لاہور۔ جلد ۲۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء)

باب۲ قادیانی فرقہ میں دو جماعتیں بن گئی ہیں ایک قادیانی جماعت دوسری لاہوری جماعت۔ شروع میں کوئی جماعت نہ تھی اور سب قادیانیوں کے عقاید ایک تھے لیکن بعد کو لاہوری جماعت اصل سے جدا ہوگئی۔ اور اس نے اپنے عقائد میں بقدر ضرورت و مصلحت ترمیم کرلی ان دونوں جماعتوں کے اکابر کون ہیں ان کے عقائد کیا ہیں اعمال کیا ہیں "قادیانی مذہب" میں یہ پوری تفصیل موجود ہے۔ نیز یہ کہ قادیانی جماعت مرزا صاحب کی تعلیم پر قائم ہے اور لاہوری جماعت نے تعلق قائم رکھنے کے باوجود بنظر مصلحت گریز اختیار کیا۔ یہ امر بھی "قادیانی مذہب" میں واضح ہوگیا ہے اور اس کا خلاصہ بطور ضمیمہ چہارم اسی کتاب میں شامل ہے خلاصہ یہ کہ قادیانی جماعت تو مرزا صاحب کو کھلم کھلا نبی مانتی ہے اور ان کے منکر کو کافر قرار دیتی ہے لیکن لاہوری۔ ۔ ۔ ے مرزا صاحب کو مہدی معہود اور مسیح موعود تو برحق مانتی ہے اور اپنے واسطے ان کا اتباع لازم گردانتی ہے البتہ مرزا صاحب کے نبی رسول ہونے کی تاویل کرتی ہے اور مسلمانوں کو کافر مان کر ان سے جدا ہونا نہیں چاہتی اس جماعت کو قادیانی فرقہ کی تائید بہت کم حاصل ہے اس کا جو کچھ کام چلتا ہے وہ بیشتر مسلمانوں کی تائید اور امداد سے چلتا ہے تاہم یہ جماعت اپنے واسطے مرزا صاحب کا

اعلان کرتی ہے تو اس کا منشاء اجراء نبوت کا قادیانی عقیدہ ہوتا ہے اور بائے مسلمان ختم نبوت کا اسلامی عقیدہ سمجھ کر قادیانی تقریر و تحریر سے دھوکا کھاتے ہیں حتیٰ کہ لاہوری [illegible] بھی اس کو قادیا[illegible] کی فریب کاری تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"گویا خاتم النبیین جب ایک محمودی (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مرید) کہتا ہے یا کسی اخبار یا اشتہار یا اعلان میں لکھتا ہے تو اس کا مفہوم اجراء نبوت کا ہوتا ہے ختم نبوت کا نہیں ہوتا۔ اس لیے جب یہ قوم آنحضرت صلعم کے متعلق بڑے بڑے پوسٹر لگاتی اور آنحضرت صلعم کو ان میں خاتم النبیین لکھتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے مقصد فقط پبلک کو دھوکا دینا ہوتا ہے کیونکہ پبلک تو ......
خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا سمجھتی ہے اور یہ قوم اس سے مراد نبوت کو جاری کر[illegible]لیتی ہے ......
اس قوم سے کیا گلہ ہے جب ان کے خلیفہ آسمانی جناب محمود احمد صاحب سنا ہے [illegible] آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار لیتے ہیں تو گرفتار مرید اپنی سادگی سے سمجھتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے

باب ۲

"دراصل میاں صاحب (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کے عقیدہ نبوت و تکفیر کی وجہ سے ہی احمدیت کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ عام لوگ زیادہ تحقیق نہیں کر سکتے جب وہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کا بڑا حصہ جو کہ قادیان میں ہے اور خود ان کا بیٹا اس عقیدے کو مانتا ہے تو انھیں ایک زبردست ٹھوکر لگتی ہے ... ی جماعت کی مصلحت بینی ظاہر ہے۔ لیکن اب تو بخوبی تحقیق و ثابت ہو گیا کہ خود مرزا صاحب کی تعلیم کے بموجب عقیدۂ نبوت و تکفیر قادیانیت کا جزو لاینفک ہے۔ پس لاہوری جماعت کے واسطے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ یکسوئی لازم ہے۔ خواہ قادیانی فرقہ میں شامل رہے اور قادیانی عقائد پر عمل کرے یا قادیانیت سے قطع تعلق کرکے مسلمانوں میں واپس آجائے ... رنگی کی گنجائش نہیں رہی" ملخص

(مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کا خطبہ مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۳۶ء)

بہرحال قادیانی جماعت جب خاتم النبین کا ذکر

ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوے کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہ ہی حق ہوگا ... خاکسار عرض کرتا ہے کہ واقعی جب ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی دلائل کے ساتھ ثابت ہو جائے تو پھر اس کے کسی دعوے میں چوں و چرا کرنا باری تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ٹھہرتا ہے"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۷ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

"اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآن کریم پر رسول کریم صلعم پر بھی اسی کے ذریعے ایمان حاصل ہوا ہم قرآن کریم خدا کا کلام اس لیئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ آپ کی (یعنی مرزا صاحب کی) نبوت ثابت ہوتی ہے ہم محمد صلعم کی نبوت پر اس لیئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ کی (یعنی مرزا صاحب کی) نبوت کا ثبوت ملتا ہے نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم کیوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نبی مانتے ہیں اور کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ

وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے ساتھ اہل سنت والجماعت میں شمار فرماتے باب۲
تھے نزول مسیح جس مسئلہ پر قادیانیت کی عمارت کھڑی کی گئی اس کے
متعلق خود مرزا صاحب ابتداء میں فرماتے ہیں۔

"اول تو جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی
ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے
دین کے رکنوں میں سے رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں
سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق
نہیں جس زمانے تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس
زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس
سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لیکن اسی زمانہ میں سرسید علیہ الرحمۃ نے وفات مسیح کا
مسئلہ چھیڑا اور تاریخی حیثیت سے اس کو نمایاں کیا تو مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب کو یہ میدان وسیع اور امید افزا نظر آیا چنانچہ اول مثیل
مسیح بننے پر اکتفا کیا لیکن روز بروز ادھر جولانی بڑھی یہاں تک کہ
بالآخر مرزا صاحب نے اعلان کر ہی دیا کہ:۔

"پھر تقریباً ۱۲ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس

باب ۲ قرآن کریم پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا ہے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین اس کا نمو...کر...
...ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی ان کی تقریر مندرجہ
اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۳ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء)

# (۵) قادیانی ارتقاء

بخوبی واضح ہو گیا کہ قادیانیت میں مرزا صاحب کا کیا رتبہ ہے کیا مقام ہے اور مرزا صاحب کے تعلق سے قرآن کی حدیث کی اسلام کی اور رسول اللہ کی کیا نوعیت اور کیا حیثیت ہے قادیانی تحریک میں کس ترکیب اور ترتیب سے...عودں کا سلسلہ بندھا کہ نوبت کہیں سے کہیں پہنچ گئی یہ تجربہ اس درجہ سبق آموز ہے کہ اس کے مختلف پہلو تفصیل و اجمال سے اپنے اپنے محل پر "قادیانی مذہب" میں اور نیز اس کتاب میں پیش ہو چکے ہیں تاہم چونکہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے تعلقات آگے چل کر بیان ہونگے اس موقع پر قادیانی ارتقاء کا سرسری خاکہ پیش کرنا بے محل نہ ہو گا۔

شروع میں جب کہ مرزا صاحب دین کی طرف متوجہ ہوئے تو

باب۲

رنگ اور جس طرز سے اس مسئلہ کا اقرار کیا ہے اس میں اور
جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و[illegible] (مرزا صاحب
نے) اس کو [illegible] کیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے"
(فرق ظاہر ہے۔ سرسید کی نظر میں وہ تاریخی مسئلہ تھا [illegible] مرزا صاحب
نے اس پر اپنا مذہب کھڑا کیا۔ للمولف)۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۵ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء)

بہرحال جب اس مسئلہ کے سہارے بالآخر مرزا صاحب نبی اور رسول قرار پائے ان کے الہامات قرآن کے مساوی قرار پائے اور [illegible] کے سامنے حدیثیں ہیچ ہوگئیں تو پھر قادیانی تحریک اپنے اصلی رنگ روپ میں نمودار ہوئی۔ مسلمانوں سے دینی تعلقات منقطع ہوئے اس انقطاع کی مفصل اور مجمل کیفیت "قادیانی مذہب" میں اور اس کتاب میں پیش ہوچکی ہے یہاں صرف ایک قادیانی اقرار پر اکتفا کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو:—

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کے
منہ سے نکلے [illegible] میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔
آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا
اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے آپ نے

باب ۳

سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے ... سے
براہین (احمدیہ) میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور ... عقیدہ
آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب
وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب
تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی
مسیح موعود ہے"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس مسئلہ میں سرسید علیہ الرحمۃ کی اتباع تو بہر طور مسلم ہے
البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ سرسید نے اس کو ایک تاریخی مسئلہ بنا کر چھوڑ دیا
اور مرزا صاحب نے اس پر ایک مذہب کی عمارت بنا کھڑی کی اور
آج قادیانی فرقہ اسی عمارت میں مقیم ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"سب سے بڑا مسئلہ جس کے متعلق ... حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
نے) سرسید کی تقلید میں ... وفات مسیح کا مسئلہ
ہے لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سرسید نے اس کا اعلان
کیا اور بعد میں مرزا صاحب نے اسی کو پیش کر دیا لیکن غور و
فکر سے کام لیا جائے تو صاف معلوم ... کہ سرسید نے جس

سخن سازی کے چکر میں رہے۔ لیکن اب جو زمانی اور نفسیاتی اعتبار سے　باب۲
قادیانی اقوال و افعال کا تجزیہ ہوگیا تو وہ پہلی سی سہولت نہ رہی۔ بات پکڑ میں آنے لگی۔ بہر حال کسی زمانے میں خود مرزا صاحب نے بھی یہی فرمایا تھا البتہ بعد کو وہ اس قول سے ہٹ کر کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔۔۔ بڑی بات ہے۔ بہر حال بشارت احمد کے قول کی تائید میں ہماری طرف سے مرزا صاحب کی سند ملاحظہ ہو۔

> "میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد صلعم پر ختم ہوئی اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔"
>
> (اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۰ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی ج۱ ص۲۳۰)

مرزا صاحب کی طرف سے ابتدا میں ایسے اقرار۔۔

باب ۲

فرمایا اللہ تعالیٰ ... رسول کریم صلعم۔ قرآن۔ نماز۔ روزہ
حج۔ زکوٰۃ۔ غرض آپ نے تفصیل ... چیز
میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ
اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

## (۶) قادیانی صاحبان اور مسلمان

مندرجہ بالا اعتقادات ... اور پھر یہ
جسارت دیکھئے کہ وقت پڑا تو کتاب بشارت احمد میں مسلمانوں کو کس
بھولے پن سے یقین دلایا جاتا ہے کہ ... یانی عقائد بالکل وہی ہیں جو
فرقہ اہل سنت والجماعت ... صرف ایک عقیدہ میں ایک حد
تک اختلاف ہے ... کچھ نہیں۔ پھر یہ کیا غلط ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے
کے اور ہیں۔ دکھانے کے اور۔ اگر قادیانی فرقہ سے سند پوچھئے تو
ہم کو معلوم ہے مرزا صاحب کے قول کی سند بھی موجود ہے یہی ہزار داستان
قادیانی لٹریچر کی وہ خوبی ہے جو بے تکلف ہر طرح سخن سازی کی
گنجائش مہیا کرتی ہے کہ حسب مصلحت جس وقت جو بات جس طرح
چاہی بنادی سمجھادی۔ ناواقفیت کے سبب مدتوں مسلمان اس

مولویوں کی معمولی تکفیر کے مماثل تسلیم کرتا ہے اگر کرتا ہے تو پھر بنا تکفیر یا بٹ کیا ہے اور مرزا صاحب کی نبوت کدھر چنانچہ قادیانی فرقہ کی لاہوری جماعت نے بھی اس فرق کو تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو:۔

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کسی مولوی کا زید یا بکر کو کافر کہنا اور بات ہے اور ملت محمودیہ (قادیانی جماعت) کا غیر احمدیوں کو کافر کہنا اور بات ہے مولوی کا تو اپنا ایک اجتہاد ہوتا ہے جس کے ماتحت وہ کسی کو کافر ٹھیراتا ہے سننے والا اس کے فتوے کو ماننے یا نہ ماننے اسے اختیار ہے مگر ملت محمودیہ (قادیانی جماعت) جو غیر احمدی کو کافر بناتی ہے تو وہ اس لیئے بناتی ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا صاحب کی نبوت ورسالت پر ایمان نہیں لاتا اور بات بھی ٹھیک ہے اگر حضرت مرزا صاحب واقعی نبی و رسول ہیں تو ان پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جو شخص ان پر ایمان لائے وہ مسلمان ہے اور جو آپ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر خارج از اسلام ہے ..... پس یہ ان کا بنیادی اور امتیازی عقیدہ ہے جسے وہ چھوڑ نہیں سکتے"

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ نمبر ۳۱ ۱۹۳۷ء)

باب۲ بعد میں کیسے کیسے دعوے۔ اور انکار۔ اس پر قادیانی اقوال کا انتشار۔
کبھی قرار کبھی فرار۔ سخن سازی پر کل دار و مدار خاعتـ ۱.۱.۱۰ لا ابصار
علی ہذا شاید اتحاد جتلانے کی غرض سے یہ بھی اعتراف
کیا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ فقہ حنفی پر عمل کرتا ہے وجہ ظاہر ہے کہ فقہ مدون
کرنے کے لیئے قابلیت کی ضرورت ہے اگر قادیانی فرقہ نے فقہ حنفی سے
کام لیا تو اپنے حق میں خوب کیا انصافاً اس کو مسلمانوں کا شکر گذار ہونا
چاہیے۔ لیکن جہاں تک قادیانی عقیدہ کا تعلق ہے خلیفہ اول حکیم نور الدین
صاحب تک قطعاً اس بات پر آمادہ تھے کہ اگر مرزا صاحب فرمائیں
تو وہ قرآنی شریعت کو منسوخ سمجھیں۔ لیکن نئی شریعت کے واسطے
کس کو حوصلہ ہو سکتا ہے قرآنی شریعت قائم رہی حتیٰ کہ قادیانی فرقہ
فقہ حنفی کا محتاج ہے۔

مرزا صاحب کی نبوت ... ما ... کی بناء پر قادیانی
فرقہ نے جس شد و مد سے مسلمانان عالم کی تکفیر کی ہے اس کی تفصیل
"قادیانی مذہب" میں اور اجمال اس کتاب میں درج ہے لیکن منہ
چھپانے کی خاطر بشارت احمدیہ میں مولویوں کی وہ تکفیر نمونتہً پیش کی گئی ہے جو اپنے
اجتہادات کی بناء پر وہ آپس میں عائد کرتے رہتے ہیں اور جن کی
قدر و قیمت معلوم ہے لیکن کیا قادیانی فرقہ اپنی عائد کردہ تکفیر کو

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کا دل بہلانے اور الجھانے کی خاطر بایں جو عذرات پیش کیے گئے ہیں ان کی حقیقت اس درجے ظاہر ہو چکی ہے کہ کسی مغالطہ کی گنجائش نہیں۔

## (۷) سیرت کے جلسے

سیرت کے جلسے جن کی قادیانی فرقہ بہت تشہیر کرتا ہے اور مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیتا ہے ان کی غرض و غایت ملاحظہ ہو۔

"اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض مقامات کے متعلق شکایت آئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسوں کے انعقاد میں چونکہ غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) سے کام لینا پڑا، اس لیے بعض لوگوں میں مداہنت پیدا ہو گئی ہے میں کسی کا نام نہیں لیتا مگر ایسے لوگ خود اپنے نفس پر غور کر لیں اگر اصل چیز (یعنی قادیانیت کی تبلیغ) ہی مٹ جائے تو پھر ایسے جلسوں اور ان تقریروں کا کیا فائدہ۔ ایسے جلسوں کے لیے مسلمانوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو آدیہ متحدہ کام ہے تم بھی اس میں شامل ہو جاؤ اگر وہ شامل ہوں تو بہتر ورنہ ان کی منتیں اور خوشامدیں نہ کرو اگر وہ

باب گرچہ گنجائش نہ سہی تاہم نمائشی اتحاد کے طور پر سیرت نبوی کے جلسے اور رج و زیارت بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں ان قادیانی مشاغل کی ماہیت بھی متعاقب واضح کی جائے گی۔

تبلیغ اسلام کا جو ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے مسلمانوں کی حدتک اس کی کیا نوعیت ... ممالک میں اس کی کیا غرض ہے اور غیر مسلموں میں اس کی کیا حقیقت ... یہ سب تفصیلات "قادیانی مذہب" میں موجود ہیں اور ضروری کیفیت اس کتاب میں بھی درج کردی گئی وہ وقت گذر چکا کہ اخبار و اشتہارات کے زور سے اس قسم کا قادیانی پروپگنڈا چل سکے۔

فخریہ طور پر قادیانی فرقہ کی خوبیاں بھی جتلائی جاتی ہیں کہ اس میں تقوے تقدس ہے اخلاق ہیں آداب ہیں تنظیم ہے ترقی ہے لیکن ان دعووں کی بھی حقیقت کھل گئی اور اس درجہ کھل گئی کہ کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی تقریریں تحریریں اشتہار میں اخبار میں رسالے میں کتاب میں حتیٰ کہ عدالت کے فیصلوں میں افسوسناک بلکہ شرمناک ... اعلان ہو چکے ہیں بہتر تھا کہ اب یہ دعوے پیش نہ ہوتا تاہم چونکہ پیش ہو چکا بغرض تشریح اس کے متعلق مختصر کیفیت باب سوم میں پیش ہو گی۔

باب ۲

رنگ اور جس طرز سے اس مسئلہ کا اقرار کیا ہے اس میں اور جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب نے) اس کو صاف کیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے" (فرق ظاہر ہے۔ سرسید کی نظر میں وہ تاریخی مسئلہ تھا۔ اور مرزا صاحب نے اس پر اپنا مذہب کھڑا کیا۔ للمولف)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۵ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء)

بہرحال جب اس مسئلہ کے سہارے بالآخر مرزا صاحب نبی اور رسول قرار پائے ان کے الہامات قرآن کے مساوی قرار پائے اور الہامات کے سامنے حدیثیں ہیچ ہو گئیں تو پھر قادیانی تحریک اپنے اصلی رنگ روپ میں نمودار ہوئی۔ مسلمانوں سے دینی تعلقات منقطع ہوئے اس انقطاع کی مفصل اور مجمل کیفیت "قادیانی مذہب" میں اور اس کتاب میں پیش ہو چکی ہے یہاں صرف ایک قادیانی اقرار پر اکتفا کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے آپ نے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور شان کے اظہار
کے جلسوں میں شامل ہوں گے تو برکات حاصل کریں گے اور
اس کا فائدہ خود انھیں پہنچے گا ہمارا ان کے شامل ہونے سے
کوئی فائدہ نہیں لیکن یاد رکھو ان کی بے جا رضامندی کے
لیئے اپنا دین (قادیانیت) تباہ نہ کرو خدا تعالی فرماتا ہے کہ
اگر تمہاری ہدایت میں کسی کے گمراہ ہونے کی وجہ سے فرق
آتا ہے تو گمراہ ہونے والے کی پرواہ نہ کرو تم میں اگر کسی جگہ
کوئی اکیلا ہی ہو اور اس کے ساتھ کوئی شامل نہ ہو تو وہ
جنگل کے درختوں کے سامنے جاکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تعریف کرنا شروع کر دے اللہ تعالی کے نزدیک وہ اپنی
ذمہ داری سے بری سمجھا جائے گا اور اس کا نتیجہ بھی نکلے گا
لیکن کسی صورت اور کسی حالت میں بھی مداہنت نہیں اختیار
کرنی چاہیئے بلکہ احمدیت کی تبلیغ کھلے بندوں کرنی چاہیئے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان
مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۵۳ مورخہ
۷ رجنوری ۱۹۳۰ء)

" پھر ان جلسوں میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

سخن سازی کے چکر میں رہے۔ لیکن اب جو زمانی اور نفسیاتی اعتبار سے باب۲
قادیانی اقوال و افعال کا تجزیہ ہوگیا تو وہ پہلی سی سہولت نہ رہی۔ بات
پکڑ میں آنے لگی۔ بہرحال کسی زمانے میں تو مرزا صاحب نے بھی یہی فرمایا
تھا البتہ بعد کو وہ اس قول سے ہٹ کر کہیں سے کہیں پہنچ گئے ... وہ دیگر
بات ہے۔ بہرحال بشارت احمد کے قول کی تائید میں ہماری طرف سے
مرزا صاحب کی سند ملاحظہ ہو۔

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد
میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان
سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے
مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور
رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی
رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ
محمد صلعم پر ختم ہوئی اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔"
(اعلان مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت
جلد ۲ صفحہ ۲۰ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی ج۱ ص۲۳۱)

مرزا صاحب کی طرف سے ابتدا میں ایسے اقرار اور

باب ۲ فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات۔ رسول کریم صلعم۔ قرآن۔ نماز۔ روزہ
حج۔ زکوٰۃ۔ غرض آپ نے تفصیل سے [illegible] ایک چیز
میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ
اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

## (۶) قادیانی صاحبان و مسلمان

مندرجہ بالا اعتقادات [illegible] اور پھر
جسارت دیکھئے کہ وقت پڑا تو کتا [illegible] احمد میں مسلمانوں کو کس
بھولے پن سے یقین دلایا جاتا ہے کہ قادیانی عقائد بالکل وہی ہیں جو
فرقہ اہل سنت والجماعت کے ہیں صرف ایک عقیدہ میں ایک حد
تک اختلاف ہے اور کچھ نہیں۔ پھر یہ کیا غلط ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے
کے اور ہیں۔ و کھا [illegible] اگر قادیانی فرقہ سے سند پوچھئے تو
ہم کو معلوم ہے مرزا صاحب کے قول کی سند بھی موجود ہے یہی ہزار داستانی
قادیانی لٹریچر کی وہ خوبی ہے جو بے تکلف ہر طرح سخن سازی کی
گنجائش مہیا کرتی ہے کہ حسب مصلحت جس وقت جو بات جس طرح
چاہی بنا دی سمجھا دی نا واقفیت کے سبب مدتوں مسلمان اسی

مولویوں کی معمولی تکفیر کے مماثل تسلیم کرتا ہے اگر کرتا ہے تو پھر بنائے تکفیر باہم کیا ہے اور مرزا صاحب کی نبوت کدھر چنانچہ قادیانی فرقہ کی لاہوری جماعت نے بھی اس فرق کو تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو :۔

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کسی مولوی کا زید یا بکر کو کافر کہنا اور بات ہے اور ملت محمودیہ (قا[illegible]) کا غیر احمدیوں کو کافر کہنا اور بات ہے مولوی کا تو اپنا ایک اجتہاد ہوتا ہے جس کے ماتحت وہ کسی کو کافر ٹھیراتا ہے سننے والا اس کے فتوے کو مانے یا نہ مانے اسے اختیار ہے مگر ملت محمودیہ (قادیانی جماعت) جو غیر احمدی کو کافر بناتی ہے تو وہ اس لیئے بناتی ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا صاحب کی نبوت و رسالت پر ایمان نہیں لاتا اور بات بھی ٹھیک ہے اگر حضرت مرزا صاحب واقعی نبی و رسول ہیں تو ان پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جو شخص ان پر ایمان لائے وہ مسلمان ہے اور جو آپ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر خارج از اسلام ہے...... پس یہ ان کا بنیادی اور امتیازی عقیدہ ہے جسے وہ چھوڑ نہیں سکتے"

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ نمبر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

باب ۲ بعد میں کیسے کیسے دعوے۔ اور انکار۔ اس پر قادیانی اقوال کا انتشار
کبھی قرار کبھی فرار۔ سخن سازی پر کل دار و مدار فاعتبروا یااولی الابصار
علی ہذا اشاید اتحاد جتلانے کی غرض سے یہ بھی اعتراف
کیا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ فقہ حنفی پر عمل کرتا ہے وجہ ظاہر ہے کہ فقہ مدون
کرنے کے لئے قابلیت کی ضرورت ہے اگر قادیانی فرقہ نے فقہ حنفی سے
کام لیا تو اپنے حق میں خوب کیا انصافاً اس کو مسلمانوں کا شکرگذار ہونا
چاہیے۔ لیکن جہاں تک ... یانی عقیدہ کا تعلق ہے خلیفہ اول حکیم نورالدین
صاحب تک قطعاً اس بات پر آمادہ تھے کہ اگر مرزا صاحب فرمائیں
تو وہ قرآنی شریعت کو منسوخ سمجھیں۔ لیکن نئی شریعت کے واسطے
کس کو حوصلہ ہو سکتا ہے قرآنی شریعت قائم رہی حتیٰ کہ قادیانی فرقہ
فقہ حنفی کا محتاج ہے۔

مرزا صاحب کی نبو... ... ... کی بناء پر قادیانی
فرقہ نے جس شد و مد سے مسلمانان عالم کی تکفیر کی ہے اس کی تفصیل
"قادیانی مذہب" میں اور اجمال اس کتاب میں درج ہے لیکن منہ
چھپانے کی خاطر بشارت احمدیہ میں مولویوں کی وہ تکفیر نمونتہً پیش کی گئی ہے جو اپنے
اجتہادات کی بناء پر وہ آپس میں عائد کرتے رہتے ہیں اور جن کی
قدر و قیمت معلوم ہے لیکن کیا قادیانی فرقہ اپنی عائد کردہ تکفیر کو

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کا دل بہلانے اور الجھانے کی خاطر باتب
جو عذرات پیش کیئے گئے ہیں ان کی حقیقت اس درجے ظاہر ہو چکی ہے
کہ کسی مغالطہ کی گنجائش نہیں۔

## (۷) سیرت کے جلسے

سیرت کے جلسے جن کی قادیانی فرقہ بہت تشہیر کرتا ہے
اور مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیتا ہے ان کی غرض و غایت ملاحظہ ہو۔

"اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض مقامات
کے متعلق شکایت آئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت
کے متعلق جلسوں کے انعقاد میں چونکہ غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں)
سے کام لینا پڑا اس لیئے بعض لوگوں میں مداہنت پیدا
ہوگئی ہے میں کسی کا نام نہیں لیتا مگر ایسے لوگ خود اپنے نفس
پر غور کر لیں اگر اصل چیز (یعنی قادیانیت کی تبلیغ) ہی مٹ
جائے تو پھر ایسے جلسوں اور ان تقریروں کا کیا فائدہ۔ ایسے
جلسوں کے لیئے مسلمانوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو آؤ یہ
متحدہ کام ہے تم بھی اس میں شامل ہو جاؤ اگر وہ شامل ہوں
تو بہتر ورنہ ان کی منتیں اور خوشامدیں نہ کرو اگر وہ

باب گرچہ گنجائش نہ سہی تاہم نمائشی اتحاد کے طور پر سیرت نبوی کے جلسے اور حج و زیارت بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں ان قادیانی مشاغل کی ماہیت بھی متعاقب واضح کی جائے گی۔

تبلیغ اسلام کا جو ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے مسلمانوں کی حد تک اس کی کیا نوعیت ہے اسلامی ممالک میں اس کی کیا غرض ہے اور غیر مسلموں میں اس کی کیا حقیقت ہے یہ سب تفصیلات "قادیانی مذہب" میں موجود ہیں اور ضروری کیفیت اس کتاب میں بھی درج کردی گئی وہ وقت گذر چکا کہ اخبار و اشتہارات کے زور سے اس قسم کا قادیانی پروپگنڈا چل سکے۔

فخریہ طور پر قادیانی فرقہ کی خوبیاں بھی جتلائی جاتی ہیں کہ اس میں تقوے تقدس ہے اخلاق ہیں آداب ہیں تنظیم ہے ترقی ہے لیکن ان دعووں کی بھی حقیقت کھل گئی اور اس درجہ کھل گئی کہ کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی تقریریں تحریریں اشتہار میں اخبار میں رسالے میں کتاب میں حتیٰ کہ عدالت کے فیصلوں میں افسوس ناک بلکہ شرم ناک حالات اعلان پا چکے ہیں بہتر تھا کہ اب یہ دعوے پیش نہ ہوتا تاہم چونکہ پیش ہو چکا بغرض تشریح اس کے متعلق مختصر کیفیت باب سوم میں پیش ہوگی۔

اور آیا فی الحقیقت وہ اسی تعریف کی مستحق ہے جو مشتہر کی جاتی ہے یا بات معاملہ برعکس ہے۔

علیٰ ہذا مرزا صاحب کی پیش گوئیاں بڑے شد و مد سے پیش کی جاتی ہیں اور ان پر بہت کچھ حاشیہ آرائی ہوتی ہے ہم نے بھی اس شعبہ کے متعلق بہت کافی معلومات "قادیانی مذہب" میں یکجا کر دی ہیں پیش گوئیوں کی کیا حقیقت ۔ ... " میں کس درجہ تعمیم ہے کس درجہ ابہام ہے کس درجے دورخی ہے۔ ایسی پیش گوئیوں کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اور پھر وہ کس درجے پوری ہوئیں یہ سب امور غور طلب ہیں "قادیانی مذہب" میں ان کی تفصیل قابل دید ہے مرزا صاحب کی جو چند مشہور اور مؤکد پیش گوئیاں تھیں مثلاً پسر موعود آتھم کی موت۔ احمدی بیگم کی شادی۔ ان کا جو حشر ہوا معلوم ہے انہیں سے احمدی بیگم کی شادی کے متعلق جو تاویلات کتاب بشارت احمد میں پیش کی گئی ہیں اور بالعموم قادیانی جوابات میں پیش کی جاتی ہیں وہ بہت دلچسپ ہیں "قادیانی مذہب" میں واقعات ... سے ان تاویلات کا مقابلہ کیجئے تو لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی چوتھی مشہور پیش گوئی جو پنڈت لیکھ رام کی موت سے متعلق تھی البتہ وہ ضرور بشکل قتل ظہور میں آئی اس کے متعلق عدالت تک مقدمے چلے

باب ۱۰

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور شان کے اظہار کے جلسوں میں شامل ہوں گے تو برکات حاصل کریں گے اور اس کا فائدہ خود انہیں پہنچے گا ہمارا ان کے شامل ہونے سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ یاد رکھو ہمارا رضامندی کے لیئے اپنا دین (قادیانیت) تباہ نہ کرو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر تمہاری ہدایت میں کسی کے گمراہ ہونے کی وجہ سے فرق آتا ہے تو گمراہ ہونے والے کی پرواہ نہ کرو تم میں اگر کسی جگہ کوئی اکیلا ہی ہو اور اس کے ساتھ کوئی شامل نہ ہو تو وہ جنگل کے درختوں کے سامنے جا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا شروع کر دے اللہ تعالی کے نزدیک وہ اپنی ذمہ داری سے بری سمجھا جائے گا اور اس کا نتیجہ بھی نکلے گا لیکن کسی صورت اور کسی حالت میں بھی مداہنت نہیں اختیار کرنی چاہئے بلکہ احمدیت کی تبلیغ کھلے بندوں کرنی چاہیئے"

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۱۳ ... نمبر ۵۳ مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء)

" پھر ان جلسوں میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

ہیں عام لوگ بھی ایسی پیش گوئیاں کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔ باب ۲

"دنیا میں بجز انبیاء کے اور بھی ایسے لوگ بہت نظر
آتے ہیں کہ ایسی ایسی خبریں پیش از وقوع بتلایا کرتے ہیں کہ
زلزلے آوینگے وبا پڑیگی لڑائیاں ہونگی قحط پڑیگا ایک قوم
دوسری قوم پر چڑھائی کریگی یہ ہوگا وہ ہوگا"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بایں ہمہ قادیانی فرقہ مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر وہ طومار باندھتا ہے، حاشیہ آرائی کرتا ہے کہ مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔

## (۱۰) سید احمد اور غلام احمد

ایک حجت مرزا صاحب کے حق میں یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے زمانے میں وہ بڑے بڑے کام کیئے جو ان کے ہم عصر مسلمانوں میں سے کوئی نہ کر سکا لہذا ان کو اپنے حق میں مجدد بلکہ مہدی معہود مسیح موعود حتیٰ کہ نبی اور رسول ہونے کا دعوے کرنے کی گنجائش تھی۔ خاص کر جبکہ کسی مسلمان نے ایسا دعوے نہیں کیا تو مرزا صاحب کا دعوے تسلیم کرنے میں مضائقہ نہیں بلکہ تسلیم کر لینا ہی قرین احتیاط ہے۔ مرزا صاحب نے کیا بڑے بڑے کام

باب اور آج تک آریہ صاحبوں کو شبہ د [illegible]

خاص پیش گوئیوں کے سوا مرزا صاحب کی عام پیش گوئیاں بھی پیش کی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑینگے یا رشیں ہوں گی لڑائیاں ہونگی اور اس میں شک نہیں کہ [illegible] ایسی پیش گوئیاں اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کی ہے بلکہ [illegible] یہ یاد نہیں [illegible] پیش گوئی [illegible] قبل وہ ایسی پیش گوئیوں کے [illegible] حضرت مسیح کے حق میں کیا فیصلہ [illegible] چکے تھے مثلاً [illegible]

"اس درماندہ انسان (مسیح) کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑینگے لڑائیاں ہونگی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنھوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردے کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ نہیں رہتا پس اس ناداں اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اگر ایسی باتوں کو پیش گوئی قرار بھی دیا جائے تو مرزا صاحب نے ابتداء میں تسلیم کیا تھا کہ نبوت کے واسطے مخصوص نہیں

آگے کوئی پیدا نہ ہوا۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)		باب ۲
کو دیکھو آپ کی جماعت دن بدن زور و شور سے اس کام کو
چلا رہی ہے جو ان کا آقا اپنے ہاتھ سے چلا گیا تھا"
(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۹ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۶ء)

لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ علمی لحاظ سے بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی تحقیق مثلاً مسئلہ وفاتِ مسیح میں کس حد تک سرسید علیہ الرحمۃ کی رہین منت ہیں چنانچہ عربی زبان سے [illegible] انہوں کو بھی اعتراف ہے کہ کچھ لوگ اس راز سے واقف ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"ایسے لوگ بھی بستے ہیں جن کا خیال ہے کہ حضرت
مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اگر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے
ان کی صداقت ثابت ہو سکے جو کچھ انھوں نے کیا ہے ان
سے بہت پہلے سرسید وہی کچھ کر گئے ہیں اس لیئے مرزا صاحب
کے دعوے کو قبول کرنے کی ہم [illegible] ہم کیوں
کریں"۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۵ مورخہ
۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۶ء)

معلوم ہوتا ہے کہ سرسید علیہ الرحمۃ کے بعض احباب
بھی ابتدا میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اعانت اور ہمت افزائی

باب دیے دینی اخلاقی سیاسی اور معاشرتی اعتبار سے۔ اس کی تفصیلات ”قادیانی مذہب“ میں موجود ہیں اور مختصر کیفیت [illegible] بھی درج ہے مرزا صاحب کے ہم عصر مسلمانوں کے کارنامے بھی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں مثلاً ہندوستان میں سرسید علیہ الرحمۃ کو لیجئے کہ ملک و [illegible] مت میں عزم و [illegible] ایثار اور اخلاص کی ایسی [illegible] قائم کی جس پر ہر بیدار قوم فخر کر سکتی ہے یوں تو سرسید کی کامیابی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ ہے [illegible] لیکن نظر غور سے دیکھئے تو مرحوم کی علیگڈھ تحریک ہندوستان [illegible] گوشہ گوشہ میں کارفرما ہے۔ سرسید کے کارناموں سے انکار کرنا آفتاب کی روشنی سے آنکھ چرانا ہے بریں ہم قادیانی تنگ دلی میں کسی اعتراف کی گنجائش نہیں چنانچہ قادیانی نقطہ نظر سے سرسید احمد اور مرزا غلام احمد کی کارگزاری ملاحظہ ہو اور کارگزاری پر تنقید ملاحظہ ہو کس درجے حقیقت [illegible] برعکس ہے۔

” اگر فرض کے طور پر یہ مان لیں کہ سرسید نے اسلام کی خدمت کی ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ اس نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا کیونکہ اسکی تمام کوشش اور سعی جو اس نے اپنے خیال میں اسلام کے متعلق کی وہ اس کے ساتھ ہی اس کی قبر میں دفن ہو گئی اس کو فروغ دینے والا

ملک وملت سے متعلق آنکھوں کے سامنے موجود ہیں اہل انصاف بآسانی فیصلہ کرسکتے ہیں کس کا کیا کام ہے اور کیا مقام۔

## (۱۱) سید جمال الدین افغانی

اگر ہندوستان سے بڑھ کر تمام عالم اسلام پر نظر ڈالیئے تو سید جمال الدین افغانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی شخصیت سب پر چھائی ہوئی نظر آتی ہے عام جمود کے بعد عالم اسلام میں ملک ملک جو آج بیداری اور حرکت پائی جاتی ہے اس کی ابتدا اسی مجاہد دین وملت کی اولوالعزمی میں نظر آتی ہے۔ نہ صرف چودھویں صدی میں بلکہ اسلام کی چودہ صدی میں دین وملت کی خدمت وحمایت کے اعتبار سے سید جمال افغانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت بہت اعلیٰ قرار پاتی ہے اسلامی ممالک کے متعلق مرزا صاحب کے جو منصوبے تھے سب کو معلوم ہو گئے سید صاحب کے منصوبے بالکل ان کے برعکس تھے ان کی سعی یہ تھی اور اس سعی میں انھوں نے جان لڑادی کہ اسلامی ممالک مغربی اثرات سے آزادی حاصل کرکے مسلمانوں کے ہاتھوں از سر نو ترقی حاصل کریں اور چونکہ ان کے دل میں دین واخلاص تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی سعی مشکور فرمائی چنانچہ

باب کرتے تھے مثلاً سرسید کے خاص دوست مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کو مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"آپ کا افتخار نامہ محبت آمود عز درود لایا اگرچہ مجھکو پہلے سے بہ نیت الزام خصم اجتماع براہین قطعیہ واثبات نبوت دحقیقت قرآن شریف میں ایک عرصہ سے سرگرمی تھی مگر جناب کا ارشاد موجب گرم جوشی و باعث اشتعال شعلہ حمیت اسلام ہوا اور موجب تقویت و توسیع حوصلہ خیال کیا گیا کہ جب آپ سا الوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی تہہ دل سے حامی ہو اور تائید دین حق میں دلی گرمی کا اظہار فرمائے تو بلا شائبہ ریب اس کو تائید غیبی خیال کرنا چاہیے جزاءکم اللہ نعم الجزاء

ماسوا اسکے اگر اب تک کوئی دلائل مضامین آپ نے نتائج طبع عالی سے جمع فرمائے ہوں تو وہ بھی مرحمت فرمائیں"

(سیرۃ المصنفین مولفہ محمد یحییٰ صاحب تنھا)

حاصل کلام یہ کہ شرافت میں اخلاق میں علمیت میں یا دینی حمیت میں قومی خدمت میں سرسید علیہ الرحمۃ جیسی ممتاز شخصیت ہندوستان میں مرزا صاحب کے ہم عصر تھی اور دونوں کی کارگزاریا

باب۲

کبھی کبھی اس ملک میں اٹھتی رہی ہیں وہ جمال الدین افغانی کی ہی ایجاد ہیں مفتی عبدہ اس کا شاگرد تھا اس کے بعد اس نے ان کو قائم کیا اور اس لحاظ سے کہ ساری تحریکیں جمال الدین افغانی کی ہی ایجاد ہیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب ہی ہندوستان ہی سے گئی ہیں ... سرنہیں اٹھیں۔ غرض ان تحریکوں کے موجد جمال الدین افغانی کا مولد یہی ... ہے ... اگر اس کی تحریکوں کی وجہ سے ہی کسی ملک کو گہوارۂ علوم وفنون کہا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان تحریکوں کی بناء پر مصر کو گہوارۂ علوم وفنون ... کیونکہ یہ سب تحریکیں مصر کے کسی آدمی کی طرف سے پیدا نہیں کی گئیں بلکہ ایک دوسرے ملک کے باشندے نے ان کو پیدا کیا پس اگر انہی تحریکوں سے اسے گہوارۂ علوم وفنوں کہتا ہے تو کیوں نہ افغانستان کو گہوارۂ علوم وفنوں ... جہاں کا جمال الدین افغانی رہنے والا تھا۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۸۰ مورخہ ۷ مئی ۱۹۲۶ء)

سید جمال الدین افغانی علیہ الرحمۃ کی زندگی تاریخ اسلام

بات قلیل مدت ہیں اسلامی ممالک میں جو بیداری پھیلی اور آزادی حاصل ہوئی اس کی کسے توقع تھی اور روز افزوں ترقی کا سلسلہ جاری ہے بحول اللہ تعالیٰ۔

غرض یہ قادیانی نظریہ بے اصل بلکہ خلاف واقعہ ہے کہ مرزا صاحب کے زمانے میں کوئی مسلمان خادم دین وملت نہ تھا سرسید کے ساتھ تو بخل برتا لیکن سید جمال الدین افغانی کی اسلامی شخصیت تو قادیانی اکابر کو بھی دبی زبان ماننی ہی پڑی گرچہ اس کا منشاء مصری مسلمانوں کی سبکی ہے۔ چنانچہ خود میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان فرماتے ہیں کہ:۔

"جمال الدین افغانی نے مصر میں ایک روح پیدا کی اور جس کے ساتھ مذہبی رنگ بھی تھا لیکن وہ اس ملک کا باشندہ نہیں تھا بلکہ اس ملک میں جا ٹھیرا تھا قدرت سے افغانی کا لفظ اس کے ساتھ رہ گیا وہ دراصل وہاں کا باشندہ نہیں تھا بلکہ افغانستان سے وہاں جا بسا تھا اگر افغانی کا لفظ اس کے نام کیساتھ قائم نہ رہ گیا ہوتا تو ممکن تھا کہ لوگ اسے مصری سمجھتے مگر مصریوں کی قسمت سے افغانی کا لفظ اس کے نام کے ساتھ باقی رہ گیا ساری تحریکیں جو

اس باب میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے "ائمہ تلبیس" جو دینی اور [illegible]
تاریخی لحاظ سے قابل دید ہے تحقیق اور [illegible] لحاظ سے بلا مبالغہ
اسلامی لٹریچر میں بے نظیر ہے مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق [illegible]
اس کے مؤلف ہیں کتاب بڑی تقطیع کے ۵۳۵ صفحات پر [illegible]
ہے دارالتصنیف لاہور سے نیز تاج کمپنی لاہور سے ملتی ہے۔ اگر کتاب
"قادیانی مذہب" کے ساتھ یہ کتاب "ائمہ تلبیس" بھی [illegible]
تو قادیانی تحریک کی اصلیت اور حیثیت بہت واضح ہو جاتی ہے۔

## (۱۲) پرانی رائیں

کتاب "بشارت احمد" میں بعض اسلامی اخبار و رسائل
کی اور بعض مسلمان اکابر کی رائیں پیش کی گئی ہیں۔ جن سے صاف
ظاہر ہے کہ مدتوں مسلمان حسن ظن اور اعتقاد کی بناء پر قادیانی تحریک
کی تعریف اور تائید کرتے رہے۔ لیکن تابکے آخر کو حقیقت کھل گئی تو
مسلمان حیران رہ گئے۔ قادیانی تعلیم قادیانی کتابوں میں موجود ہے اور
قادیانی اعمال دنیا پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ قادیانی عقائد اور اعمال کی
مفصل یادداشت خود قادیانی [illegible] کے مطابق "قادیانی مذہب"
میں یکجا موجود ہے۔ حال کھلنے کے بعد اخبار اور رسائل کی رائیں

باب ہے۔ ک... کا ایک باب معلوم ہوتی ہے اور تعلیم یافتہ مسلمان جو موجو
اسلامی سیاسیات سمجھنا چاہیں ان کو سید صاحب کی زندگی کا مطالعہ
ضروری ہے ... مستند سوانح عمری مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے شائع
کی ہے جو ادبی تاریخی اور سیاسی لحاظ سے قابل ... ملک کے مشہو
انشاء پرداز ماہر سیاسیات قاضی عبدالغفار صاحب مراد آبادی اس کے
مؤلف ہیں قاضی صاحب نے اسلامی ممالک اور نیز یورپ میں سفر کر
سید صاحب کی زندگی ... واقعات بہت تحقیق سے جمع
کیئے ہیں مفصل سوانح عمری بھی بہت کچھ تالیف ہو چکی ہے خدا کرے
جلد طبع ہو کر شائع ... کہ مسلمانوں کے واسطے وہ ایک بہترین
یادگار ہو گی خلاصہ یہ کہ اگر مرزا صاحب کی زندگی سے سید صاحب کی
زندگی کا مقابلہ کیجیئے تو اغراض و مقاصد میں بعد المشرقین اور رفعت
و عظمت میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے پھر بھی یہ کہنا کہ مرزا
صاحب کا زمانہ مسلمان اکابر سے خالی تھا کس درجہ عجیب اور نادر ہے

جہاں تک دعووں کا تعلق ہے مسلمانوں میں کیسے کیسے مدعی
پیدا ہوئے مہدویت کے اور نبوت کے۔ انھوں نے کیا کیا اہتمام
کیئے اور بالآخر کیا انجام دیکھے تاریخ اسلام میں ایسے مدعیوں کی
سرگذشت ... دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ چنانچہ اسی سال

اس باب میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے" ائمہ تلبیس" جو دینی اور باب تاریخی لحاظ سے قابل دید ہے تحقیق اور جامعیت کے لحاظ سے بلا مبالغہ اسلامی لٹریچر میں بے نظیر ہے مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری اس کے مؤلف ہیں کتاب بڑی تقطیع کے ۵۳۵ صفحات پر شائع ہوئی ہے دار التصنیف لاہور سے نیز تاج کمپنی لاہور سے ملتی ہے اگر کتاب "قادیانی مذہب" کے ساتھ یہ کتاب "ائمہ تلبیس" بھی مطالعہ کی جائے تو قادیانی تحریک کی اصلیت اور حیثیت بہت واضح ہو جاتی ہے۔

## (۱۲) پرانی رائیں

کتاب "بشارت احمد" میں بعض اسلامی اخبار و رسائل کی اور بعض مسلمان اکابر کی رائیں پیش کی گئی ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کہ مدتوں مسلمان حسن ظن اور اعتماد کی بناء پر قادیانی تحریک کی تعریف اور تائید کرتے رہے۔ لیکن تابکے آخر کو حقیقت کھل گئی تو مسلمان حیران رہ گئے۔ قادیانی تعلیم قادیانی کتابوں میں موجود ہے اور قادیانی اعمال دنیا پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ قادیانی عقائد اور اعمال کی مفصل یادداشت خود قادیانی بیان کے مطابق "قادیانی مذہب" میں یکجا موجود ہے۔ حال کھلنے کے بعد اخبار اور رسائل کی رائیں

باب ۱۲ ... ب ... اب معلوم ہوتی ہے اور تعلیم یافتہ مسلمان جو موجودہ
اسلامی سیاسیات سمجھنا چاہیں ان کو سید صاحب کی زندگی کا مطالعہ
ضروری ... مستند سوانح عمری مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے شائع
کی ہے جو ادبی تاریخی اور سیاسی لحاظ سے قابل ... کہ مشہور
انشاء پرداز ماہر سیاسیات قاضی عبدالغفار صاحب مرادآبادی اس کے
مؤلف ہیں قاضی ... اسلامی ممالک اور نیز یورپ میں سفر کیے
سید صاحب کی زندگی ... اور واقعات بہت تحقیق سے جمع
کیئے ہیں مفصل سوانح عمری بھی بہت کچھ تالیف ہو چکی ہے خدا کرے
جلد طبع ہو کر شائع ... کہ مسلمانوں کے واسطے وہ ایک بہترین
یادگار ہو گی خلاصہ یہ کہ اگر مرزا صاحب کی زندگی ... صاحب کی
زندگی کا مقابلہ کیجیئے تو اغراض و مقاصد میں بُعد المشرقین اور رفعت
و عظمت میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے پھر بھی یہ کہنا کہ مرزا
صاحب کا زمانہ مسلمان اکابر سے خالی تھا کس درجہ عجیب اور نادرست ہے
جہاں تک دعووں کا تعلق ہے مسلمانوں میں کیسے کیسے مدعی
پیدا ہوئے مہدویت کے اور نبوت کے۔ انھوں نے کیا کیا اہتمام
کیئے اور ... دیکھئے تاریخ اسلام میں ایسے مدعیوں کی
... دلچسپ اور سبق آموز ہے چنانچہ اسی سال

صورتیں تو کشف کی بھی محتاج نہیں رہتیں۔ یوں ہی صاف نظر آتی ہیں۔ اب بے شک ہو تو آئینہ سے تصدیق کرائی جا سکتی ہے۔ رہا مرد کا اسلامی مفہوم سو وہ سب کو معلوم ہے۔

جو لوگ اشتہارات سے پیسہ کماتے ہیں۔ یا کم از کم شہرت چاہتے ہیں۔ وہ اشتہارات میں انعامات کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔ خاص کر ہندوستانی دوا فروشوں میں آجکل یہ طریق زیادہ رائج ہے۔ "تصدیق احمدیت" میں بھی چند انعامات درج ہیں۔ "بشارت احمد" میں بھی ان کا حوالہ موجود ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ خود مرزا صاحب کی طرف سے بھی انعامات کے ایسے اعلان ہوتے رہتے تھے۔ چنانچہ ان کی پہلی ہی کتاب "براہین احمدیہ" میں انعام کا اعلان درج ہوا لیکن عمل الٹا ہوا۔ یعنی کثرت سے چندہ وصول ہوا۔ اور جب چندے کی بات پوری نہ ہوئی تو خوب تو تو میں میں ہوئی۔ حتیٰ کہ معترضین نے گالیاں کھائیں۔ اور چندے کا قصہ اب تک جاری ہے۔ اعلان ہوتا رہتا ہے کہ جس کو اعتراض ہو اپنا چندہ واپس لے لے۔ اور بحالت استطاعت چندہ کی واپسی کیا بڑی بات ہے۔ لیکن لوگ تو قول کی پابندی چاہتے تھے۔ چندہ واپس لے کر کیا کرتے۔ ابتک انعامات کا اعلان ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اس ذریعے چندہ ملنے کی اب توقع

باب۲ موجود ہیں مسلم اکابر اور مسلم اداروں کی رائیں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ سرکاری عدالتوں کے تازہ فیصلے موجود ہیں۔ ایسی صورت میں پرانی رائیں اپنے موافق پیش کرنا۔ قادیانی ذریت کرحق میں مخالف پہلو اختیار کرتا ہے کہ مسلمانوں کا حسن ظن بے بنیاد نکلا اور بالآخر نتیجہ برعکس برآمد ہوا۔

## (۱۴) متفرقات

جیسے کوئی ہیبت زدہ سوتے میں ڈر کر چیخ اٹھتا ہے۔

کتاب "بشارت احمد" میں خود ہی ہمارے واسطے لکھا گیا کہ "قادیان فتح شد" اور بے ساختہ قلم سے نکل گیا ع "ایں کار از تو آید مراں چنیں کنند" لیکن شاید بعد کو ہوش آیا کہ کیا لکھدیا تو فکر ہوئی کہ "مرداں" کی تشریح کیجیے۔ کوئی پہلو نکالیئے جہاں تک کہ قادیانی مفہوم کا تعلق ہے۔ "مخفی" اور "خوجہ" یہ دو صفات تو کسی نہ کسی معنے میں قادیانی اکابر نے قادیانی مردوں کے واسطے مخصوص کر دی ہیں۔ چنانچہ "قادیانی مذہب" میں ان کی تشریح موجود ہے۔ مزید براں "بشارت احمد" کے مولف نے ایک قادیانی عمل لکھا ہے جس کے ذریعہ شاید ان کے ہاں مرد اپنی صورت مثالی منکشف کرتے ہیں۔ بندروں کی طرف اشارہ ہے۔ مرزا صاحب بھی کشف میں اپنے ساتھ بندر دیکھتے تھے۔ لیکن بعض

تو وہ بے شک لازم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کے معاملہ میں جو قادیانی بابا کی تعلیم ہے۔ اس کی تشریح جابجا مثالوں سے ہو چکی ہے۔ مختصراً یہاں بھی درج ہے:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۴۹ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

اس تعلیم کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ کسی ترکیب سے اسلام کے پردے میں رسول اللہ سے دل توڑ کر مرزا صاحب سے دل جوڑا جاتا ہے:

"اس ذات بابرکات (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تو تعلق پیدا کیجئے جو اپنے پہلے زمانے والی تلوار اور نیزوں کو پھینک کر ایک زرق برق والی جمالی پوشاک زیب تن کر کے آپ ہی کے ملک (ہندوستان) میں تیرہ سو سال کے بعد دوبارہ تشریف لائے ہیں مراد مرزا صاحب قادیانی

نہیں ہے۔ رہی معلومات کی نمائش سو "قادیانی مذہب" میں خود قادیانی لٹریچر سے اس قدر معلومات جمع کردی گئیں کہ دنیا نے اس کو قادیانیت کا قاموس ۔۔۔۔۔

قادیانی صاحبان کو شکایت ہے کہ وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر کہتے ہیں۔ مگر لوگ ان کی چیخ پکار اَن سنی کر ۔۔۔۔ ان کی بات نہیں سنتے۔ مگر ۔۔۔۔ یاد نہیں جب کہ وہ نہایت وقار و متانت ۔۔۔۔ کہتے تھے۔ اور لوگ بڑی توجہ بلکہ ۔۔۔۔ سنتے تھے۔ مگر اس کو کیا کیجئے کہ بات کھل کر بگڑ گئی اب لاکھ بنائے۔ ڈھول بجائے

ع کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے۔ بناوٹی بات کا بالآخر یہی انجام ہوتا ہے۔

ایک یہ بھی دعوے کیا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ اسلام پر ۔۔۔۔ ہے۔ لیکن پچاس سالہ کارنامہ دیکھئے یا تو اسلامی ممالک کو ضرر پہنچانے میں قادیانی مجاہدین کی جانیں گئیں جیسے کہ افغانستان میں یا آپس کے اندرونی پیچیدگیوں میں جانیں گئیں مباہلہ کا واقعہ قتل یا فخرالدین ملتانی کا قتل تو عدالت تک پہنچا۔ لیکن ایسے اور واقعات بھی بیان کیئے جاتے ہیں۔ جو راز کے راز میں رہ گئے۔ خدا جانے غلط یا صحیح۔ رہا دین و ایمان کے واسطے جان دینا۔ قادیانیت کی حد تک

کیفیت یہ بیان کی گئی ہے کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اور باہ بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس وقت بدن نہیں سہارا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں گرم پانی سے کام لیا جاتا تھا اور ٹانگیں باندھ دی جاتی تھیں مرزا صاحب کے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر صاحب تو باقاعدہ مرگی کے مریض ہو گئے تھے۔ اور اسی مرض میں ان کا انتقال ہوا۔ خرابی صحت کی یہ سب کیفیت خود مرزا صاحب نے اور ان کے اہل بیت نے لکھی ہے اور متواتر لکھی ہے۔ لیکن نبوت کی تمثیل ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب پر جو بیہوشی کے دورے پڑتے تھے تو ان کی مثال میں وہ روحانی استغراق پیش کیا جاتا ہے جو نزول وحی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوتا تھا۔ اور نیز کافروں کا وہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کیا ہوتی تھی گویا بیہوشی کا دورہ ہوتا تھا یہ وہ تمثیل گری ہے جس کے ذریعے مرزا صاحب کے خصوصیات نبیوں میں تقسیم کیئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر اعتراض کیجئے تو انبیاء بھی زد میں آتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ان کو اعصابی مرض تھا۔ اور اسی طرف سے اس کی تشریح یوں کی گئی

(للمولف) اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۵۱ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء)

اعتراض ۱۰: کہ سلسلہ میں مرزا صاحب کے مقابل جس بیباکی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیگر انبیاء کو پیش کیا جاتا ہے اور مرزا صاحب کے ساتھ لپیٹا جاتا ہے۔ یہ قدیم قادیانی گر ہے۔ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف شرق اور غرب کے جمع ہو جائیں۔ تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراضات ہیں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مثلاً مرزا صاحب کی صحت کو لیجئے نوعمری میں دق اور سل کا مرض ہو چکا تھا۔ بعد کو ذیابیطس کی شکایت تھی۔ پیشاب بکثرت آتا تھا۔ ضعف معدے کی شکایت تھی۔ اکثر دست آتے تھے۔ قوت مردمی بھی کالعدم ہو گئی تھی۔ لیکن بقول خود بعد کو بحال ہو گئی۔ دردسر اور دوران سر کی شکایت رہتی تھی۔ کبھی تشنج قلب بھی ہوتا تھا۔ ہسٹریا کے دورے بھی پڑتے تھے۔ بردِ اطراف ہو جاتا تھا۔ اس کی

تقابل قائم ہے۔　　باب ۲

## (۱۴) مسکرات

"قادیانی مذہب" کی فصل اول میں مرزا صاحب کے ذاتی حالات درج ہیں اور مستند قادیانی بیانات کے مطابق درج ہیں کتاب "بشارت احمد" کے باب سوم میں فصل اول کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جواب کی جو حیثیت ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے چونکہ خصوصیت سے 'ٹانک وائن' پر خامہ فرسائی ہوئی ہے اس بارے میں خود قادیانی بیانات درج ذیل ہیں بحث کی ضرورت نہیں ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں ملاحظہ ہو :-

"مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے والسلام۔

مرزا غلام احمد عفی عنہ"

ب۔ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ دردسر کمی خواب۔ تشنج دل۔ بدہضمی۔ اسہال۔ کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ مگر مرزا صاحب خود بھی طبیب تھے۔ مفرحات۔ مقویات۔ موتی۔ مشک۔ عنبر۔ مجرب یونانی دوائیں ہمیشہ استعمال میں رکھتے تھے۔ انگریزی مقوی دوائیں بھی استعمال کرتے تھے۔ مثلاً کوکا۔ کولا۔ مچھلی کے تیل کا مرکب۔ ایسٹن سیرپ۔ کونین۔ فولاد وغیرہ۔ بعض مصلحتوں سے سنکھیا کے مرکبات بھی استعمال ہوتے تھے۔ مرزا صاحب دواؤں کے اس درجے عادی تھے کہ خواہ کیسی ہی تلخ یا بدمزہ دوا ہو۔ آپ اس کو بے تکلف پی لیا کرتے تھے اور ایک ہی وقت کئی کئی دوائیں کھاتے تھے کہ نہ معلوم کس سے فائدہ ہو۔

اب ایک قادیانی ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ خرابی صحت کی بدولت مرزا صاحب کے بال جلد سفید ہو گئے۔ لیکن سب کو معلوم ہے کہ آخر عمر تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بہت کم سفید ہوئے تھے خوبی صحت کی فوقیت بھی قادیانی دلوں میں کھٹکی تو یہ توجیہ کی گئی کہ مرزا صاحب نے رسول اللہ کے مقابل دماغی کام زیادہ کیا اس لیئے بال زیادہ سفید ہو گئے غرض کہ ہر طرح رسول اللہ کے ساتھ

فصل گیارھویں — قادیانی قول فعل

" بابو شاہ دین صاحب ... جب ...
اور علالت تشویش ناک ہوگئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ...
(مرزا صاحب) نے ڈاکٹر رشید الدین ... مرحوم کو ...
معالج تھے لکھا :-

" اگر ایسے وقت میں تاملی ... برانڈی دیجائے تو کیا مضائقہ ہے ... قادیان ... ہے (چھوٹے سے قصبے میں) بڑی سہولت ہے ... اللہ تعالیٰ اسی کے ... فضل ... فضل تو خاص فضل ہوتا ہے (ملخصاً)

(مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب صفحہ ... از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۲۲ ... ۲۰ ...)

" پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود ... رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود بھی ... حالت میں کر لیتے تو خلاف شریعت نہ تھا ... جو ایک دوا ہے اگر اپنے خاندان کے کسی ... جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور ... یا ... اپنے لیے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو ...

باب۲

(خطوط امام بنام غلام صفحہ ۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

"حضور (مرزا صاحب) علیہ السلام نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لیے ایک فہرست لکھ کر دی جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لیے پلومر کی دوکان سے لیتے آویں میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤنگا پیر صاحب فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لیئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائینگے حضور ان کو تاکید فرما دیں حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا اس پر حضور اقدس (مرزا صاحب) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں مہدی حسین جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور سے روانہ نہ ہونا میں نے سمجھ لیا اب میرے لیئے لازمی ہے میں نے پلومر کی دوکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لادیں انکی اہلیہ کے لیئے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی"

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۹ نمبر ۲۵ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء)

ہوتی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس
شخص نے دی وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں''

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مکاشفات صفحہ ۵
مولفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

ٹانک وائین کیا بلا ہے اور کولہ وائن کیسا دوا برانڈی کے کیا فوائد ہیں جو چاہے تحقیق کر سکتا ہے البتہ یہ ظاہر ہے کہ کم از کم علاج معالجہ میں کچھ نہ کچھ مسکرات کا استعمال رہتا تھا چنانچہ افیوں کا بھی خصوصیت سے ذکر ملتا ہے افیوں میں اور جو کچھ بھی مضرتیں یا فوائد ہوں اس کے استعمال سے قوت متخیلہ بہت بڑھ جاتی ہے جو چیزیں سراسر بے اصل ہوں افیوں کے نشہ میں واقعات نظر آنے لگتی ہیں گفتگو کا ذوق بھی بڑھ جاتا ہے بہرحال افیوں بھی استعمال کی خاص چیز معلوم ہوتی ہے مثلاً ملاحظہ ہو :۔

''مجھے اس وقت ایک اپنا سرگزشت قصہ یاد
آیا ہے اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری
ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بوجہ اسکے
کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے

باب۲

کیا ہرج ہوگیا آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے
تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے نبض ڈوب جاتی تھی
میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے نبض کا
پتہ نہیں ملتا تھا تو اطبا یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے
ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالت کیا ہو تو عین مطابق
شریعت ہے آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے
رہتے تھے راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا بھی تھا تو
[illegible] ۔ اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو
کیا قباحت لازم آگئی۔"

(از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی جماعت
لاہوری مندرجہ اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۱۵
مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۵ء و جلد ۲۳ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

شاید خیال کا اثر ہو خواب میں بھی مرزا صاحب کو
کولہ وائن نظر آئی چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک
دوائی کولہ وائن کی بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی
ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپٹی

فصل گیارھویں

قادیانی قول فیصل

ہم میں سے ہر ایک شخص نے علاج کرائے ا لغیر علم ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا . . . . .

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے "

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

"آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کے متعلق کہتے تھے انہیں اردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں بعض لوگ کہتے مولوی نورالدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ . . نے ظاہری علوم کہیں پڑھے آپ فرمایا کرتے میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا وہ حقہ لیکر

باب

اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ... میں پیشاب آتا ہے اور کثرت پیشاب ... سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیئے افیون کھانے کی عادت کروں تو میں ... کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۷۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دواء نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔

کراتے ہیں اور جو مارفیے سےتے ہیں سب کو [illegible] اخو جعت

افیون بھی آج کل کھاتے ہیں ایک رتی سے شروع کی تھی ابھی

یہ خیال ہے کہ چھ ماہ اور کھائیں تاکہ احصاب مضبوط ہوجائیں"

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نوشتہ عبدالرحیم

درد صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ

۵ جولائی ۱۹۲۹ء نمبر ۲ جلد ۱۷)

# (۱۵) وفات

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی تحریرات میں ہیضے کو قہر الٰہی کا ایک نشان قرار دیتے تھے جو سرکشوں پر بطور عذاب نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں سے مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب سے جب انکے مقابلے ہوئے تو بھی مرزا صاحب نے یہ بددعا کی کہ جو کاذب ہو اس پر ہیضہ وغیرہ کی شکل میں موت نازل ہو اور آج تک قادیانی فرقہ کا ہیضے کے متعلق یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

" محمد عاشق نائب صدر مجلس احرار قصور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) کی شان میں بیحد بدزبانی کیا کرتا تھا ۲۹ جولائی کو ہیضہ سے نہایت

بیٹھ رہتا تھا کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے کئی لوگ اس بات کے مدعی تھے [illegible] کہ کئی سال [illegible] قابلیت رکھتے ہیں"

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۲ نمبر ۶۳ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۱ء)

"مجھے بچپن سے بیماری کی وجہ سے افیم . . . دیتے تھے چھ ماہ متواتر دیتے رہے مگر اک . . . دی تو والدہ صاحبہ فرماتی ہیں مجھ پر نہ دینے کا کوئی اثر نہ ہوا اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا خدا نے چھڑا دی ہے تو اب نہ دو"

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ منہاج الطالبین صفحہ ۸ مصنفہ میاں صاحب)

"۲۸ جون بروز جمعہ صبح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مجھے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور میاں ناصر احمد صاحب کو ساتھ لے کر خواجہ (کمال الدین) صاحب کی عیادت کے لیئے تشریف لے گئے۔ . . .

خواجہ صاحب نے اپنا قصہ سنانا شروع کیا جو علاج

دوسری کتاب "ہمارا مذہب" (مصنفہ علی محمد صاحب قادیانی) شائع ہوئی تو الزام دیا گیا کہ "جناب محقق برقی صاحب بالقابہ نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی وفات کے متعلق لکھا ہے کہ ہیضہ سے واقع ہوئی مگر یہ منجملہ آپ کے افتراؤں کے ایک نہایت ہی ناپاک افتراء ہے" ــــ (شاید ناپاکی ہیضہ سے پیدا ہوئی ہو ۔ مولف)۔

چونکہ قادیانی فرقہ بوجوہ معلومہ ہیضہ کے نام سے بہت چڑتا تھا "قادیانی مذہب" کے بعد کے ایڈیشنوں میں ہم نے اس کی صراحت لکھدی کہ مرزا صاحب دست اور قئے کے مرض میں فوت ہوئے لیکن مثل مشہور جوئندہ یابندہ حقیقت کھلنی تھی بالآخر خود مرزا صاحب کے قول سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ ان کو مرض ہیضہ لاحق ہوا تھا جو باعث وفات ہوا اور مرزا صاحب بھی کون جو قادیانی اعتراف کے بموجب خاندانی طبیب تھے اور علم طب میں خاصی دسترس رکھتے تھے چنانچہ یوں تو خود قادیانی چشم دید (۱) کے بموجب ہیضہ کے تمام علامات اور آثار موجود تھے تاہم اس بارے میں مرزا صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب کی عینی شہادت نے بالکل ہی ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب ہیضہ میں فوت ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی فرقہ نے لاچار ہو کر ہیضہ

باب ۲ عبرتناک موت مرگیا قصور کے ۔ دوسرے احمدی کو عبرت
حاصل کرنی چاہیئے"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۳۰ مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۶ء)

خدا کی قدرت کہ اسی مرض ہیضہ میں خود مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب نے انتقال کیا اور ہیضہ بھی ایسا تیز کہ اچھے خاصے تھے
تصنیف و تالیف میں مشغول تھے شام کو سیر و تفریح کر کے آئے رات
کو بیوی صاحبہ کے ساتھ کھانا کھایا یکایک دست اور قے شروع ہوئے
ہزار علاج کیا گھنٹوں میں خاتمہ ہو گیا مقام عبرت ہے۔

قادیانی صاحبان اس واقعہ سے دل میں تو شرماتے
ہیں لیکن زبان سے جھٹلاتے ہیں کہ مرزا صاحب گویا اسہال کے مرض
میں فوت ہوئے ہیضہ سے فوت نہیں ہوئے چنانچہ ہم نے قادیانی
مذہب کے پہلے اڈیشن میں سیدھی بات لکھدی تھی کہ مرزا صاحب
ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے لیکن قادیانی فرقہ اس پر بہت
چراغ پا ہوا کہ گویا مرزا صاحب ہیضے سے فوت ہوئے تو سارا مطلب
فوت ہو گیا چنانچہ پہلی کتاب "تصدیق احمدیت" (مصنفہ سید بشارت احمد
صاحب قادیانی) میں یہ تنبیہ کی گئی کہ "حضور (مرزا صاحب) کے
وصال کا باعث ہیضہ قرار دینا صریح جھوٹ بلکہ قانونی جرم ہے"

باب ۲

کام میں لگے ہوئے ہیں جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ، مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

"خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لیگئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ

کے واقعہ کو تسلیم کر لیا اور خدانخواستہ مرزا صاحب کے آخری قول کو جھٹلانے کی جرات نہ کی غالباً یہی سبب ہو گا کہ کتاب "بشارت احمد" میں "قادیانی مذہب" کی فصل اول کا خصوصیت سے جواب دیتے ہوئے وفات اور ہیضہ کے معاملہ میں سکوت اختیار کیا تاہم چونکہ "تصدیق احمدیت" "بشارت احمد" میں شامل ہے اس اعتراض کا جواب جو ابھی تک باقی تھا ادا کرنا ضرور ہوا۔

## مرزا صاحب کی وفات کے متعلق چشم دید بیانات

ذیل میں ملاحظہ ہوں اور ناظرین خود فیصلہ کریں کہ موت کس طرح واقع ہوا

"خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور ادھر اُدھر معالج اور دوسرے لوگ

باب ۲

بندہ بھی ہمراہ تھا چنانچہ جب آپ لاہور تشریف لے
گئے جس سفر میں کہ سفر آخرت پیش آیا تب بھی بندہ آپ
کے ہمراہ تھا اور اس شام کی سیر میں بھی شریک
تھا جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا
انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے
حال میں پیدا ہوئی اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی کہ
جس کی تلافی بہت مشکل ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا میری تکلیف
کو کوئی نہیں جان سکتا ۔

"حضرت (مرزا صاحب) جس رات کو بیمار ہوئے
اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو
بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا ۔ جب میں حضرت
(مرزا صاحب) کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ
نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ
ہو گیا ہے" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات
میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس
بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب

میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے اس لیئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی اس پر میں نے گھبرا کر کہا اللہ یہ کیا ہونے لگا تو آپ نے کہا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں۔"

(سیرۃ المہدی صفحہ ۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

"ابتدا میں جب کہیں حضرت (مرزا) صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے گھر کی حفاظت اور قادیان کی خدمت کے لیئے چھوڑ جاتے تھے اور آخر زمانہ میں جب کہیں سفر کرتے تھے اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے تو

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۷۴ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء) باب ۲

خود مرزا صاحب کی وفات تو یوں واقع ہوئی۔ اس کے سوا قادیانی اکابر اور مخلصین جو مرزا صاحب کے بڑے بڑے صحابہ شمار ہوتے تھے۔ بالخصوص مولوی عبدالکریم صاحب اور حکیم نورالدین صاحب وغیرہ۔ یہ بھی جن امراض میں اور جن حالات میں فوت ہوئے وہ خالی از عبرت نہیں تھے۔ چنانچہ تفصیلی کیفیت قادیانی مذہب میں موجود ہے۔

قادیانی فرقہ کا یہ قدیم مسلک ہے کہ کوئی مسلمان جو ان کی آنکھ میں کھٹکتا ہو۔ اگر اس کو کوئی معمولی حادثہ بھی پیش آجائے تو اس کو بڑھا چڑھا کر مشتہر کرتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں کہ گویا ان کو آسمانی نصرت حاصل ہوئی چنانچہ اس ذہنیت کا اکثر مظاہرہ ہوتا رہتا ہے جو بالعموم مضحکہ خیز ہوتا ہے۔ قادیانی فرقہ جو مسلمانوں کو عبرت دلانے کیواسطے ہر وقت مضطرب رہتا ہے۔ کبھی تو انصاف سے دل میں سوچے کہ خود اس کو عبرت حاصل کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے۔ اور کس درجہ عبرت آموز واقعات اس کو پیش آچکے ہیں اور پیش آرہے ہیں ورنہ ع ہم اگر کچھ بھی کہیں گے تو شکایت ہو گی۔

[illegible] - مندرجہ حیات ناصر صفحہ ۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب [illegible] صاحب)

## (۱۶) عبرت

مرزا صاحب کے آخر وقت کے متعلق مسلمانوں میں اس سے بھی بڑھ کر روایتیں سنی جاتی ہیں۔ لیکن وہ خواہ کتنی ہی معتبر مانی جائیں ہم نے ان کو سند نہیں گردانا اور صرف ان ہی بیانات پر اکتفا کیا جو خود مرزا صاحب کے خاندان کی طرف سے چشم دید شائع ہوئے۔

حقیقت پر کسی طرح اور کہاں تک پردہ ڈالا جا سکتا ہے۔ جو قادیانی اکابر [illegible] مصلحت ہیضہ کے مرض سے انکار کرتے تھے وہ بھی اپنے مشاہدہ میں ہیضہ کے مسلمہ آثار و علامات تسلیم کرتے تھے چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب قادیانی نے اپنا مشاہدہ لکھا ہے کہ:۔

"وصال سے دو تین گھنٹے قبل حضور (مرزا صاحب) بات نہ کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے۔ کاغذ قلم دوات منگوا کر حضور نے لکھا خشکی بہت ہے۔ بات نہیں کی جاتی۔ ایسے ہی کچھ اور بھی الفاظ تھے جو پڑھے نہ گئے" (ہیضہ کی خشکی تو مشہور و معلوم ہے۔ تمام خون کا پانی پھٹ کر دستوں میں نکل جاتا ہے۔ اس عمل کو انگریزی طب میں ڈی ہائیڈریشن کہتے ہیں۔ للمولف)

باب

# فصل بارھویں

## تصدیق احمدیت

"قادیانی مذہب" کے پہلے اڈیشن کے جواب میں قادیانی فرقہ کی طرف سے ایک کتاب "تصدیق احمدیت" شائع ہوئی تھی۔ اور سید بشارت احمد صاحب وکیل سکرٹری احمدیہ جماعت حیدرآباد دکن کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ کتاب بطور ضمیمہ جدید قادیانی کتاب "بشارت احمد" میں شامل ہے۔ اس کتاب کی تنقیح بطور ضمیمہ دوم بعنوان "قادیانی حساب" قادیانی مذہب میں شریک ہے۔ اس کا متعلقہ حصہ ذیل میں درج ہے۔

باب ۱۷

# (۱۷) خلاصہ

تازہ قادیانی جواب "بشارت احمد" اس کی نوعیت اور حیثیت مندرجہ بالا تنقیح سے بخوبی واضح ہو گی۔ مزید براں "قادیانی مذہب" اور "بشارت احمد" دونوں کتابیں موجود ہیں۔ ناظرین خود بھی دونوں کتابوں کا مطالعہ کریں اور انصاف فرمائیں کہ "قادیانی مذہب" میں تحقیق کی کیا کیفیت ہے اور بشارت احمد میں عذرات و تاویلات اور اعتراضات کی کیا نوعیت ہے۔ آیا ان کا ماحصل مغالطوں کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ اور انکشاف حقیقت کے بعد مغالطوں کی اب کیا گنجائش ہے۔

رہا "بشارت احمد" کا ضمیمہ "تصدیق احمدیت" جو قادیانی مذہب کے سب سے پہلے مختصر اڈیشن کا پرانا جواب ہے اس کے متعلق تنقیح آیندہ بارھویں فصل میں درج ہے۔ اور وہ تنقیح بھی اس سے کم سبق آموز نہیں ہے۔

باب ۲ رسالہ موسومہ "قادیانی جماعت" کے اپنے موجودہ رسالہ "قادیانی مذہب" سے زیادہ تیز مواد باقی رہنے کی دھمکی دی ہے گویا بنگلوری ٹریکٹ نے حضرت کے لیے منضج کا کام کیا۔ بہتر ہے ہم بھی منتظر رہیں گے کہ برنی صاحب اپنا یہ مواد فاسد خارج کر لیں تاکہ معقول تبرید کا انتظام کیا جائے۔"

(تصدیق احمدیت ص)

کس مواد کے وعدہ پر قادیانی صاحبان کس مواد کے انتظار میں مبتلا ہو گئے۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اس ضرورت کے واسطے ان کو اپنے مرکز کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ آیندہ اس بارے میں مفصل ہدایت درج ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ بدزبانی اور دل آزاری قادیانی صاحبان کی طبیعت ثانی بن گئی ہے۔ دوسروں کا تو ذکر کیا آپس میں بھی کچھ کسر اٹھا نہیں رکھتے اور اس پر دیدہ دلیری کہ دوسروں کو الزام دیتے ہیں۔ دوسروں کی شکایت کرتے ہیں خود قادیانی اکابر کی تہذیب

باب ۱

## (۱) گالیوں کی شکایت

جناب مرزا صاحب کی تحریرات ... میں تو خود بھی دوسروں کو گالیاں دیتے ہیں دوسروں سے جو گالیاں سنتے ہیں ان کو اپنی تحریرات میں نقل کرتے ہیں اور لطف یہ کہ اکثر شرط لگا کر خود بھی اپنے آپ کو گالیاں دے لیتے ہیں کہ اگر یوں ہو تو میں ایسا۔ یوں نہ ہو تو میں ویسا۔ ان تحریرات کے اقتباسات میں اکثر تینوں قسم کی گالیاں آجاتی ہیں تو قادیانی صاحبان بگڑتے ہیں اور گالیوں کی فہرستیں بنا کر تہمت لگاتے ہیں کہ فلاں صاحب نے اتنی گالیاں لکھیں اور فلاں نے اتنی۔ حالانکہ ان کا قصور نقل کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اور دنیا جانتی ہے کہ "نقل کفر کفر نباشد" اور یہی بدرجۂ مجبوری کرہاً نقل کرنا پڑتا ہے کہ اخلاق و تہذیب کا صحیح اندازہ ہو جائے۔

قادیانی صاحبان بلکہ خود جناب مرزا صاحب کی جوابی کتابوں سے مقابلہ کیجئے تو "تصدیق احمدیت" نسبتاً غنیمت ہے۔ بدزبانی معمول سے کم ہے۔ بر ایں ہمہ بدمذاقی اس جماعت کی سرشت میں داخل ہے۔ اس کے بغیر اچھے اچھوں کا دل نہیں بھرتا۔ ملاحظہ ہو۔

"جناب برقی صاحب نے ...... بذریعۂ ایک دوسرے

اگر سکریٹری صاحب اور ان کے رفیقوں کو جناب مرزا صاحب یا . . . کی مصاحبت کا شرف نصیب ہوتا تو یہ اپنے اس شعبے کی خدمات سے بہت ثوا . . . کہ . . . تر جناب مرزا صاحب کو اس شعبے سے فطرتاً بہت سابقہ پڑتا تھا بلکہ شب و روز کا یہ خاص مشغلہ تھا۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں

"باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت . . . ۔ . . . کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔"

(کتاب منظور الٰہی صفحہ ۳۴۹ مجموعۂ ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں . . . . . بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک . . . ۔ . . . سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں"

(ضمیمۂ اربعین نمبر ۳-۴ صفحہ ۴ مصنفۂ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بات قابل۔

"خود جناب میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) نے مسجد میں جمعے کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی چلتی پھرتی آگ دنیا کی بدترین قوم اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر ہی سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔"

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ مندرجہ پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ ۳۲ مورخہ ۳ر جو ... )

## (۲) تیز مواد

(قادیانی کتاب) "تصدیق احمدیت" کو لیجئے۔ شروع دیباچہ ہی میں صفحہ نمبر ۱۴ پر سکریٹری صاحب فرماتے ہیں :-

"گویا ہنگوری ٹریکٹ نے حضور ... کر لئے منضج کا کام کیا۔ بہتر ہے۔ ہم بھی منتظر رہیں گے کہ برنی صاحب اپنا یہ مواد فاسد خارج کر لیں تاکہ معقول تبرید کا انتظام کیا جائے۔"

بھی یہ اسہالی خصوصیت بطور یادگار درج کی گئی چنانچہ یوں شروع ہوتا ہے: باب۲

"برادران جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے حضرت ...
مولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی۔ اور جب آپ کوئی
دماغی کام زور سے کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی حضور کو یہ بیماری بسبب
کھانا نہ ہضم ہونے کے تھی .... اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو
دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵ مئی کی شام کو .... پھر اسی
بیماری کا دورہ شروع ہو گیا ....... اور قریباً گیارہ بجے
ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی .... دو اور تین
بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے نبض بالکل
بند ہو گئی ......... ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی
گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو اپنے پاس بلا کر
کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز
کریں۔ علاج شروع کیا گیا چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس
لیے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر

باب۲ "دوسری مرض ذیابیطس تقریباً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے...... اور ابھی تک بیس دفعہ [illegible] پیشاب آتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ مصنفہ مرزا [illegible] صاحب)

اس عالم سے رخصت ہوتے وقت بھی یہ شعبہ خصوصیت سے مصروف کار تھا۔ چنانچہ جناب مرزا صاحب کے انتقال کی تفصیل میں صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اپنی والدہ صاحبہ کا چشم دید بیان تحریر فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود کو بیلادست کھانا کھا [illegible] آیا تھا...

..... لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے.....

اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر [illegible] اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ [illegible] جا سکتے تھے اس لیے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوئے...... اس [illegible] ایک [illegible] دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی......... اور حالت دگرگوں ہو گئی"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

جناب مرزا صاحب کے انتقال کا جو اعلان شائع ہوا اس میں

اس لیے وہ بڑی کوشش میں ہیں کہ اول تو یہ گالی گالی نہ رہے حالانکہ باپ
مرزا صاحب کی دوسری گالیوں سے قادیانی صاحبان کو ذرا بھی انکار نہیں
دوسرے یہ کہ اگر گالی نہ ٹل سکے تو کم از کم مسلمان اس کے مخاطب نہ سمجھے
جائیں بلکہ دوسروں کو جا لگے کہ کچھ نہ کچھ تو ذمہ داری ٹلے۔

قول بالکل صاف ہے اس میں کسی موشگافی کی کیا
ضرورت اور گنجائش ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

| | |
|---|---|
| تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم | ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی |
| بعین المحبۃ والـ[illegible] | آنکھ سے دیکھتے ہیں اور انکے معارف |
| من معارفھا ویقبلنی | [illegible] اور مجھے قبول |
| ویصدق دعوتی الا ذریۃ | کرتے ہیں اور میر[illegible] |
| البغایا الذین ختم اللہ علی | کرتے ہیں مگر بدکار رنڈیوں زناکار[illegible] |
| قلوبھم فھم لا یقبلون | کی[illegible] لوں پر خدا نے |
| (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸ | مہر کردی ہے [illegible] مجھ [illegible] نہیں کرتے۔ |

مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

قادیانی صاحبان نے اپنی متعدد کتب اور نیز تصدیق احمدیت

بابّ نبض واپس نہ آئی۔"

(ضمیمہ اخبار الحکم قادیان غیر معمولی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء)

بہرحال منضج کی ضرورت نہ تھی البتہ اگر سکریٹری صاحب انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کچھ تبرید کا مستقل انتظام کر دیتے تو کیسا کارِ ثواب تھا۔ مگر یہ خدمت قسمت میں نہ تھی تو آج ادھر اُدھر توقع لگاتے ہیں انتظار کی زحمت اٹھاتے ہیں۔

# (۴) ذریۃ البغایا

یوں تو جناب مرزا صاحب کی تحریرات میں گالیاں کچھ کمیاب نہیں۔ جابجا موجود ہیں۔ لیکن اکثر گالیاں انفرادی ہیں یا مولوی جماعت کے نام کی ہیں۔ ان کا جواب بھی ہو چکا۔ اس لیے قادیانی صاحبان کو ان کی چنداں فکر نہیں بلکہ الٹا ان کی صحت اور ان کے جواز پر اصرار ہے۔ البتہ عادت کی رو میں بعض مقامات پر گالی اس طرح بھی قلم سے نکل گئی کہ اس کی زد بالعموم تمام مسلمانوں پر پڑے۔ اس گالی کی البتہ قادیانی صاحبان کو از حد فکر ہے کہ کہیں مسلمانوں کے دل میں بیٹھ گئی تو بڑی مشکل ہو گی۔

کہ اس میں سخن سازی کے سوا اختلاف کی گنجائش نہیں تاہم قادیانی باب
حبان نے من مانے معنی لکھے ہیں۔ ذیل میں بغایا کے اصلی معنی
ملاحظہ ہوں۔

عربی لغات میں لسان العرب کا جو رتبہ ہے اہل علم
پر خوبی روشن ہے۔ مشہور امام لغت ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| البغایا ... لانھن کن یفجرن | بغایا باندیوں کو کہتے ہیں کیونکہ بدچلنی ان کا شیوہ تھا۔ |

پھر ابن خالویہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| ثم کثر فی کلامھم حتی عموا به الفواجر اماء کن او حرائر۔ | پھر کثرت استعمال سے بالآخر اسکا اطلاق بالعموم فاجرات یعنی بدچلن عورتوں پر ہو ... خواہ آزاد۔ |

اس سے بھی بڑھکر علامہ راغب اصفہانی کی مشہور لغت
ان المفردات ملاحظہ ہو۔

| | |
|---|---|
| بغت المرأة بغاءً اذا فجرت و | بغت المرأة بغاءً اسوقت بولتے ہیں |

باب۲ صفحہ ۱۳۴۔۱۳۵ میں کھینچ تان کر کے اس کی یہ تاویل پیش کی ہے کہ یہاں ذریۃ البغایا کے مخاطب مسلمان نہیں بلکہ ہندو اور عیسائی ہیں۔ گویا الاّ کے استثناء سے مسلمان مستثنیٰ ہیں۔ تو پھر اس صورت میں یہ معنی ہوئے کہ گویا جس قدر مسلمان ہیں سب نے مرزا صاحب کو قبول کیا اور ان کی دعوت کی تصدیق کی ان کی کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھایا۔ گویا پکے قادیانی بن گئے۔ البتہ ہندوؤں اور عیسائیوں نے مرزا صاحب کو قبول نہیں کیا۔ گالی سے بچا کر یہ تو مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ بیک قلم سب کو قادیانی بنا دیا۔ نعوذ باللہ۔ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ بے بنیاد تاویلات کا یہی انجام ہوتا ہے۔ عبارت صاف ہے اور قادیانی صاحبان کی تاویل بھی موجود ہے۔ لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ذریۃ البغایا سے مرزا صاحب کی مراد کون ہیں۔

اب رہی دوسری بحث کہ ذریۃ البغایا کے کیا معنی ہیں

قادیانی صاحبان کی تحقیق ہے کہ اس کے معنی ہیں "ہدایت سے دور لوگ" تاج العروس کا حوالہ دیا ہے ممکن ہے کسی عبارت کی کتر بیونت سے یہ معنی پیدا کئے گئے ہوں لیکن بغایا کے معنی اس درجہ معروف و مسلم

بھی ہیں۔ مندرجۂ بالا آیات قرآنی کا ترجمہ شاہ صاحب یوں فرماتے ہیں۔ باب ۲

آیت اوّل :۔ "اس نے کہا میرے لڑکا کہاں ... مجھے کسی انسان نے
نہیں چھوا اور نہ میں بدکار تھی"

آیت دوم :۔ "اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ برا مرد تھا اور نہ ہی تیری والدہ
فاحشہ تھی"

خدا کی قدرت کہ مرزا صاحب نے بھی حسب عادت بغیہ کی گالی دوسرے موقع پر اپنے ایک حریف مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کو دی اور خود ہی اس کا ترجمہ بھی لکھدیا۔ شاید قادیانی صاحبان کی اب تک اس پر نظر نہیں پڑی یا اس کو مصلحتاً نظر انداز کر دیا گیا کہ دوسروں کو کیا علم ہوگا۔ بہرحال ملاحظہ ہو :۔

رقصت کرقص ... 　　تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا

(حجۃ الاسلام صفحہ ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس کے سوا ملاحظہ ہو :۔

دور نکاح خود می آرند زنان

(۱) ویتزوجون البغایا　　　بازاری را صفحہ ۸۲

| | |
|---|---|
| باب۲ ذلک لتجاوزھا الی ما لیس | جب [illegible] |
| لما قال عزوجل و | [illegible] سے ہو |
| لا تکن ھوا فتیا اتکم عند | [illegible] |
| البغاء | [illegible] |

اب قرآن مجید میں [illegible] ملاحظہ ہوں۔

اردو میں سب سے اوّل مستند ترجمہ حضرت [illegible] صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ملاحظہ ہو۔

| | |
|---|---|
| قالت انی یکون لی غلام و لم | [illegible] سے ہوگا میرے لڑکا اور |
| یمسسنی بشر [illegible] | چھوا نہیں [illegible] بدکار |
| یا اخت [illegible] | اے بہن [illegible] |
| [illegible] | آدمی [illegible] نہ تھی تیری ماں بدکار۔ |

(سورۂ مریم رکوع ۲)

اس کے سوا ملاحظہ ہو قرآن مجید مترجم" مترجمۂ فاضل اجل حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب" (قادیانی) شاہ صاحب قادیان میں مفتی اعظم بھی ہیں اور جناب مرزا صاحب کے خاص صحابی

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۱۲۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) باب۲

مرزا صاحب کی گالیوں کی بحث قادیانی مذہب کی

نویں فصل میں بھی درج ہے۔ قابل دید ہے۔

## (۴) غلط حوالے

قادیانی صاحبان نے غلط حوالوں کی بھی بہت دھوم مچائی۔ یہ ان صاحبان کا پرانا داؤ ہے۔ چند غلطیاں کتابت کی یا طبع زاد کتاب بھر میں سے ڈھونڈھ نکالیں اور بانس پر چڑھا دیں۔ گویا ایسی چند غلطیوں سے تمام کتاب غلط ہو گئی۔ قادیانی صاحبان کو فراغت ہو گئی لیکن آجکل یہ ترکیبیں نہیں چلتیں۔ لوگ ان کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں کہ غلطیاں نکالنے میں کس درجہ غلط بیانی شریک کی جاتی ہے۔ مثلاً چند نمونے ملاحظہ ہوں :۔

(۱) تیسرا اور چوتھا حوالہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۷ کا ہے لیکن ہمیں حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں یہ عبارت کہیں نہیں ملی۔"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۲۶۴)

گویا محولہ بالا عبارت ہم نے اپنی طرف سے یونہی حوالہ

| | |
|---|---|
| ۲۔ (۲) فلا شك ان البغايا قد | پس ہیچ شک نیست کہ زنان بدکار |
| خرجن بلد تنا۔ | ملک ما را ... صفحہ ۸۷ |
| (۳) ان البغايا اخرب نجس في الحقيقة | زنان فاحشہ حقیقت پلید اند صفحہ ۸۹ |
| (۴) ان نساء داران كن بغايا | اگر در خانہ زنان آں فاسقہ |
| فيكون رجالها ديوثين | باشند پس مردان آں خانہ دیوث |
| دجالين۔ | دجال می باشند" صفحہ ۹۰ |

(لجۃ النور مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

| | |
|---|---|
| اذیتنی خبثا فلست بصادق | ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء |
| مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیم | اگر تو اے نسل بدکاران بذلت نمیری |

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

واعلموا ان كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا فيفعل امرا من امرين۔

" اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا۔"

ہیں نہ آخری اڈیشن ہیں یہ غلط بیانیاں ہیں جو قادیانی صاحبان کا یا ہتھیار ہیں۔

(۳) یہ دونوں ایک ہی کتاب کے حوالے ہیں لیکن اس مقام پر کتاب کا نام کشتی نوح لکھا ہے اور صفحہ ۱۲ کا حوالہ دیا ہے اور تتمہ میں کتاب کا نام تقویۃ الایمان اور صفحہ ۱۶ کا حوالہ دیا ہے۔ تقویۃ الایمان اور کشتی نوح ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں اور دونوں جگہ کے اقتباسات ایک ہی عبارت سے لیے گئے ہیں جو صفحہ ۱۶ مذکور پر حسب ذیل ہے۔

(تصدیق احمدیت صفحہ ۱۹۰)

جب قادیانی صاحبان کو تسلیم ہے کہ ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں۔ اگر دونوں نام الگ الگ حوالے میں لکھدیئے تو کیا برا کیا۔ اگر صرف ایک ہی نام دونوں حوالوں میں لکھدیا جاتا تو پھر دوسرے قادیانی اعتراض کا کیا جواب تھا کہ دوسرا نام کیوں ترک کیا گیا شاید اس کا علم نہ ہوگا۔ رہا صفحہ ۱۲ کا اعتراض اگر صفحہ ۱۶ کو صفحہ ۱۲ پڑھ لیا جائے تو اس کا کیا علاج ذرا اپنے صفحہ ۱۲ سے ملا دیکھیں کہ

دے کر شریک کر دی۔ یہ عبارت حسب حوالہ حمامۃ البشریٰ میں پہلے ایڈیشن کے صفحہ ۹۰ پر موجود ہے اور نیز اسی صفحہ ۹۰ کے حوالہ سے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۹۶ پر درج ہے لیکن اس پر بھی قادیانی صاحبان کو نظر نہ آئے تو اس کا کیا علاج ہے۔ غلط بیانی کی بھی حد ہونی چاہیئے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود کی کتابوں کے حوالے سے پہلا حوالہ
الوصیۃ کے صفحہ ۱۰ کا ہے۔ صفحہ کا حوالہ غلط ہے۔ بلکہ یہ عبارت
جس کا حوالہ برقی صاحب نے دیا ہے صفحہ ۱۳ پر موجود ہے۔
(تصدیق احمدیت صفحہ ۸۰)

بہرحال مقصود یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح غلطی ثابت ہو اور واقعہ کیا ہے محولہ بالا عبارت طبع اول کے صفحہ ۱۱ پر درج ہے البتہ کاتب نے اس کو صفحہ ۱۰ بنا دیا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین ۱۳۲۳ھ کے نویں اڈیشن میں بھی یہ عبارت اسی صفحہ کے حوالے سے صفحہ ۹ پر درج ہے۔ لیکن قادیانی صاحبان کا اعلان ہے کہ یہ عبارت صفحہ ۱۳ پر درج ہے حالانکہ صفحہ ۱۳ پر اس کا ذکر بھی نہیں۔ نہ پہلے اڈیشن

غرضکہ قادیانی صاحبان نے اس قسم کی چند غلطیاں جا و باب
با جواب میں ڈھونڈ کر اپنے نزدیک بڑا کام کیا۔ یہ کتاب تو نہایت
ناموافق حالات میں تیار ہوئی جو کتابیں پورے سامان و اطمینان سے
تیار ہوتی ہیں انہیں بھی غلط نامے شریک کرنے پڑتے ہیں قادیانی صاحبان
تو اپنے جوابوں کی صحت پر بڑا ناز ہے ملاحظہ ہو۔ تصدیق احمدیت
کے صفحہ ۷ پر کیسے دعوے سے لکھتے ہیں کہ "برنی صاحب نے الوصیتہ
میں جس عبارت کا حوالہ صفحہ ۱۰ پر دیا ہے وہ غلط ہے بلکہ یہ عبارت صفحہ ۱۳
پر درج ہے"۔ حالانکہ صفحہ ۱۳ پر اس عبارت کا پتہ بھی نہیں حوالہ وہی صحیح
ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل اوپر درج ہو چکی ہے تاہم قادیانی صاحبان
کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کے اعتراضات اور غلط بیانیاں ... علمی
طبقوں میں خود ان ہی کا اعتبار گھٹ رہا ہے کہ اصل مباحث ... کم
فضولیات کو طول دیتے ہیں خفیف باتوں کی آڑ لیتے ہیں۔

غلط حوالوں کی طرح اور بھی ملتے جلتے اعتراض کئے
ہیں مثلاً تصدیق احمدیت کے صفحہ ۲۱۸ پر یہ کہ "اسمع ولدی" سن بیٹا"۔
مرزا صاحب کا یہ ... نہیں ہے۔ اور ترجمہ گویا ہم نے درج کر دیا۔

باب۲ صفحہ ۱۲ چھپا ہے یا صفحہ ۱۶ ایسی ترکیبوں سے کیا کام بن سکتا ہے۔

(۴) چوتھا حوالہ سراج منیر صفحہ ۲۵۲ کا ہے مگر سراج منیر میں اتنے صفحات ہی نہیں کل ۸۰ صفحات پر ہندسے ہیں اور باقی کے صفحات پر حروف ابجد از ج تا ن درج ہیں اس طرح جملہ سو صفحات کی کتاب ہے لیکن وہ عبارت جس کا حوالہ برنی صاحب نے دیا ہے کتاب مذکور کے صفحہ ۳ پر ملتی ہے۔"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۶۲)

بظاہر کیسی بڑی غلطی پکڑی ہے کہ حوالے میں کئی سو صفحوں کا فرق نکل آیا لیکن واقعہ کیا ہے جو اقتباس اول لیا گیا وہ سراج منیر کے صفحہ ۲ و ۳ پر درج ہے۔ چنانچہ یہی حوالہ لکھا گیا کہ صفحہ ۲ و ۳۔ کاتب نے و کو ہ بنا دیا۔ اس طرح اصلی حوالہ صفحہ ۲ و ۳ کتابت میں صفحہ ۲۵۲ جیسا بن گیا۔ لیکن مسودہ کی نظر ثانی میں سابقہ اقتباس مختصر کر دیا گیا صفحہ ۲ کی عبارت ترک ہو گئی۔ البتہ حوالہ میں صفحہ ۲ کا اندراج سہواً رہ گیا تاہم بقیہ اقتباس صفحہ ۳ پر موجود ہے۔ جو قادیانی صاحبان کو بھی تسلیم ہے کتابت کے معمولی سہو پر بات کہاں سے کہاں پہنچا دی۔

کس قدر غلط بینی ہوتی ہے اور کس قدر غلط بیانی۔ باب۲

## (۵) کتربیونت

جناب مرزا صاحب کی کتابیں علمی نظر سے دیکھئے تو مباحث میں ابہام اور التباس کی کثرت ہے۔ طول کلام وتکرار بیان نے اور پیچیدگی بڑھادی ہے۔ نتیجہ یہ ہے بحیثیت مجموعی قادیانی لٹریچر ایک بھول بھلیاں بن گیا اسی وقت کے مدنظر جناب مرزا صاحب اور ان کے خلفاء اور صحابہ کی اور تابعین کی کتابوں کا بغور مطالعہ کرکے اور ان ہی کے اقوال کو اقتباسات کی شکل میں یکجا ترتیب دے کر ان کے اعتقادات واجتہادات ان کے اصول ومسائل کو علمی محاسبہ کے طور پر "قادیانی مذہب" کے نام سے شائع کردیا۔

علمی طبقوں میں تو اس تالیف کی بہت قدر ہوئی اور ہورہی ہے لیکن قادیانی صاحبان بہت بیزار ہیں۔ وجہ ظاہر ہے۔ لوگوں کو بطور خود قادیانی تحریک پر غور وفکر کرنے کا موقع ملگیا۔ اور یہ طریق قادیانی صاحبان کے اغراض کے منافی ہے۔ اصل کتابوں کا

باب قادیانی صاحبان کے نزدیک نہ ہوگا۔ لیکن "البشریٰ" جو جناب مرزا صاحب کے الہامات کا سب سے جامع اور معتبر مجموعہ ہے اس میں نہ صرف یہ الہام بلکہ اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے چاہیں تو ملاحظہ فرمالیں البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹ اگر ترجمہ نہ ہوتا تو بھی شک کی گنجائش تھی کہ شاید سہو کتابت ہو بلکہ جس دوسری کتاب کے حوالے سے ا... ...یان نے بدل کر "اسمع واری" لکھ... ...یہ نہیں ہے کتابت کی خامی یا سنگ سازی کی خرابی سے "ولدی" کا "واری" بنجانا کچھ عجب نہیں۔ "ولدی" میں اس لیے کلام نہیں ہوسکتا کہ اس کی تائید میں اسی رنگ کے اور الہام بھی موجود ہیں جن سے قادیانی صاحبان بھی کسی طرح انکار نہیں کرسکتے مثلاً ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ جو خود مرزا صاحب کی خاص تصنیف ہے اس میں یہ الہام مع ترجمہ درج ہے "انت منی بمنزلۃ ولدی" "تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے" اور مرزا صاحب کے مدارج بہت ترقی پذیر تھے "بمنزلہ ولدی" سے بڑھکر بیٹھ "ولدی" ہو گئے تو کیا تعجب ہے۔

ان غلطیوں سے اندازہ ہوسکے گا کہ قادیانی صاحبان جو دوسروں کی غلطیوں کا بڑے شد و مد سے اعلان کرتے ہیں انہیں

قادیانی لٹریچر بالخصوص مرزا صاحب کی تصانیف میں بار
چونکہ ابہام التباس اور انتشار بہت ۔ ۔ ہے اس لیے جو کوئی مضمون وار
اقتباسات انتخاب کرکے نکالے اس کو کتر بیونت ۔ ۔ ۔ چنانچہ کچھ دشوار
نہیں ہے لیکن نظر انصاف سے دیکھئے تو کتر بیونت جس فن کا نام ہے
اس میں خود جناب مرزا صاحب اور ان کی امت نے جس درجہ
کمال دکھایا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ قرآن میں
حدیث میں تفسیر میں۔ اکابر امت کی تصانیف میں کس خوبی اور کس بیباکی
سے کتر بیونت کی گئی تب کہیں اس مذہب کی صورت پیدا ہو سکی۔ یہ
ایک مستقل بحث ہے جو انشاء اللہ آیندہ ایک جداگانہ کتاب کی شکل میں
پیش ہو گی۔ اس سے واضح ہو گا کہ قادیانی تحریک اس درجہ کتر بیونت
کی رہین منت ہے کہ اگر اس کا نام ہی کتر بیونت رکھدیا جائے تو اسم
بامسمیٰ ہو جا ۔ ۔ خو قادیانی جماعت کے دونوں فرقے قادیانی اور
لاہوری آپس میں ایک دوسرے کو اس فن کا ماہر قرار دیتے ہیں۔

## (۹) قادیانی غلط بیانی

خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصانیف سے

ہے مطالعہ تو کون کرتا ہے وہ چاہتے ہیں کہ مصالح وقتی کے تحت وہ جسطرح اپنے اخبارات و رسائل اور جدید تالیفات میں مذہب پیش کریں لوگ بلا تحقیق اس کو اسی طرح مان لیں تو اسی میں کامیابی ہے۔

چنانچہ ناخوش ہو کر غلط حوالوں کی طرح کتر بیونت کا بھی قادیانی صاحبان نے الزام دیا ہے مدافعت اور معذرت کا یہ بھی ایک عام طریق ہے کہ اقتباس نامکمل ہیں۔ ناقص ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے اول جامع مباحث قرار دیئے۔ ہر بحث کے ذیلی عنوانات قرار دیئے۔ ہر عنوان کے تحت متعلقہ اقتباسات درج کئے اور پھر سب کو مناسب ترتیب دیکر یکجا پیش کیا۔ یہی تالیف کا علمی طریق ہے۔ تعلق کی حد تک پورے پورے اقتباسات پیش کئے گئے کئی کئی اقتباسات جمع کئے گئے تاکہ شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے بخوبی تصدیق و توثیق ہو جائے اس پر بھی قادیانی صاحبان کتر بیونت کا الزام دیتے ہیں شاید وہ چاہتے ہیں کہ بلا امتیاز غیر متعلق لمبی لمبی عبارتیں بھر دی جائیں۔ چنانچہ انھوں نے تصدیق احمدیت میں ایسا ہی کیا بھی ہے تاکہ خلط مبحث برقرار رہے اور کوئی صحیح نتیجہ نہ نکلے۔

میں مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ بھی ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔" (خط مطابق اصل کھینچا گیا۔ المؤلف) باب۲

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصنیف حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

"چونکہ قادیانی جماعت یہ مانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی ... ) واقعی نبی اللہ ہیں اور اس کے ثبوت میں وہ حقیقۃ الوحی کے صفحات (۳۹۰-۳۹۱) کو ... پیش کرتے ہیں، اس لئے ... مطالبہ بارہا ہو چکا ہے کہ وہ مجدد صاحب کا حوالہ مکتوبات میں ... کہ ... جہاں مجدد صاحب نے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو جس میں پیش گوئیاں بکثرت ہوں نبوت قرار دیا ہو ایسے ملہم و متکلم کو نبی اللہ لکھا ہو۔ مگر وہ آج تک بھی مطالبہ کو پورا نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔

میں نے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد (قادیانی) سے بھی یہ سوال کیا ... اس کا جواب سب سے عجیب تھا اور وہ یہ تھا کہ مجدد صاحب سرہندی نے تو محدث ہی لکھا ہے مگر حضرت مسیح موعود نے خدا سے علم پا کر محدث کے بجائے

بابت اور خود قادیانی اکابر کی تصدیق و توثیق سے ذیل میں چند مثالیں مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتے ہیں۔ ہر صاحب انصاف فیصلہ کر سکتا ہے کہ علمی معاملات میں قادیانی اخلاق کا کیا معیار ہے بڑی سے بڑی بے دیانتی اپنے حق میں جائز سمجھتے ہیں رکیک سے رکیک تاویل اس کے جواز میں کافی سمجھتے ہیں۔ بلکہ جو انکی بے دیانتی پر گرفت کرے اس کو مورد الزام سمجھتے ہیں۔

اول قادیانی جماعت لاہور کے اخبار پیغام صلح کا ایک اقتباس [illegible] کہ کس طرح مرزا صاحب [illegible] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مکتوب میں اس درجہ تصرف کیا کہ لفظ محدث [illegible] کی بجائے اپنی طرف سے لفظ نبی لکھدیا۔ جب اس تحریف کا پتہ چلا اور گرفت ہوئی تو قادیانی صاحبان نے کیا خوب جواب دیا۔ وھو ہذا:۔

جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ

اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مخصوص

ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت

بھی ان کو کچھ خوف و تامل نہ تھا۔ مثلاً ملاحظہ ہو:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہادۃ القرآن میں صحیح بخاری کی طرف یہ حدیث منسوب کی ہے کہ امام مہدی کے لیے آسمان سے ندا آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المہدی اس پر ماسٹر (محمد ادریس صاحب) مذکور لکھتے ہیں "کیا کوئی قادیانی اس حدیث کو صحیح بخاری میں دکھا سکتا ہے؟" پھر لکھا ہے "ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی مرزائی قیامت تک مرزا غلام احمد کے چہرے سے اس جھوٹ کو نہیں مٹا سکتا۔ اگر ہمت ہے تو میدان میں آئے اور اپنے گرو کے چہرے سے اس جھوٹ کے دھبہ کو مٹائیے۔"

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۳۲ء نمبر ۱۰۰ جلد ۱۹)

جناب مرزا غلام احمد (قادیانی صاحب) فرماتے ہیں:۔

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئیگی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المہدی"

باب۲

بنی لکھ دیا ہے اور یوں مکتوبات کی غلطی کو درست کر دیا اور کہا کہ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے بعض اہل اللہ احادیث کی بعض غلطیوں کو آنحضرت صلعم سے علم پاکر درست کر دیتے ہیں۔

مگر ہر عقلمند اس جواب سے اندازہ کر سکتا ہے کہ قادیانی علماء اصل مطالبہ کا جواب دینے سے کہاں تک عاجز ہیں۔ اور پھر یہ کس قدر معقول جواب ہے اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ کسی عبارت میں پہلے تو تحریف کر لی اور بعد میں جب پکڑے گئے تو کہدیا کہ خدا سے علم پاکر ہم نے تو اصلاح کر دی ... کے علماء بھی یہی کام کرتے ہوں گے۔ مگر قرآن مجید نے تو ان کے متعلق یحرفو ... الکلم ... ہو اضعہ کا فتویٰ ہی دیا ہے۔

(لاہوری جماعت کے مولوی عمرالدین صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور نمبر ۳ جلد ۲۴ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

اولیاء اللہ کے کلام میں تصرف کرنا تو مرزا صاحب کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں

کی یہ حالت کہ جس آیت کو جس طرح چاہا توڑ مروڑ کر لکھدیا۔ نہ خوف نہ باپ توجہ کہ آیات غلط نہ ہو جائیں جب آیات کی عبارت تک غلط ہو تو معنی معلوم۔ یوں تو مرزا صاحب نے بہت سی آیات قرآنی کی عبارت میں تصرف کیا ہے۔ بطور نمونہ ذیل میں چند آیات مع توجیہ ملاحظہ ہوں:۔

"منجملہ ان اعتراضات کے ایک یہ اعتراض ہے جو بغرض جواب ہمارے پاس آیا ہے "حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیات کو تغیر و تبدل کر کے غلط لکھا ہے۔ پھر حسب ذیل آیات پیش کی ہیں"

(۱) جنگ مقدس (مصنفہ مرزا صاحب) مطبوعہ بار دوم صفحہ ۱۷۶

ان یجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم (سورہ توبہ رکوع ۶)

(۲) ازالہ اوہام (مصنفہ مرزا صاحب) بار اول صفحہ ۲۷۳ و ۶۹

و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔

(سورہ حج پارہ ۱۷)

(۳) ازالہ اوہام بار اول صفحہ ۶۷۵ وجعلنا منھم القردۃ والخنازیر

باب ۲

شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱ مصنفہ مرزا صاحب)

ہر سمجھدار ۔۔۔ اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ روانی قلم میں اگر کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے تو وہ سبقت قلم کہلائے گا نہ کہ لکھنے ۔۔۔ جھوٹ لیکن مولوی صاحب ہیں کہ عناد ۔۔۔ مخاصمت ۔۔۔ بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں ۔۔۔۔۔

اس سے ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن صفحہ ۴۱ پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا ایک محض سبقت قلم ہے جو کہ ایک کثیر التصانیف زود نویس شخص سے صرزد ہونا بعید نہیں لیکن ایک مولوی فاضل (مولوی ثناء اللہ صاحب) کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

ایک طرف تو مرزا صاحب کا دعوٰی تھا کہ وہ نبی اور رسول ہیں (خدانخواستہ) قرآن دنیا سے اٹھ چکا تھا اور وہ اس کو دوبارہ دنیا میں واپس لائے اور دوسری طرف کم علمی اور کم توجہی

باب۲

تصحیح نہیں کی گئی؟ سو اس کا جواب میں یہی دونگا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضہ کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانے میں سہو کاتب سے یا خود حضور سے بعض دیگر آیات سے تشابہ کے باعث غلط لکھی گئیں اور اس میں تین راز ہیں۔

(۱) تا غیر احمدی علماء کی عقول کا جائزہ لیا جائے کہ وہ سہو کاتب یا مولف سے جو سہواً غلطی ہو جاتی ہے اس کو عمداً تحریف قرار دیکر اپنے ہاتھوں تعلیم یافتہ طبقہ میں اپنی علمی پردہ دری کرتے ہیں

(۲) یہ کہ تا غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا بلکہ من وعن شائع کی جاتی ہیں۔

(۳) ابتدا سے خدا تعالیٰ کی حکمت نے یہی چاہا کہ حضور کی کتابوں میں بعض ایسی غلطیاں رہ جائیں تاکہ ہمیشہ کے لیے آپ کے اتباع کے پاس برہان یقینی رہے کہ آپ ایک بشر تھے اور سہو د

باب ۲

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء)

"مرزا غلام احمد (قادیانی) صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ آیت لکھ ... یجعل لکم فرقانا و یجعل لکم نورا تمشون بہ"

"ہمیں اس قسم کی باتوں میں ... نہیں ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو کتابت اور طباعت سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے ... تحریروں میں کس طرح غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں لیکن ہمارے مخالفین جو اس قسم کی باتوں کو لے کر ہم پر اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں ہمیں بھی بولنا پڑتا ہے تاکہ ظاہر ... اس امر کو وہ نہایت بد دیانتی کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں اس کے وہ خود بھی مرتکب ... ہوتے ہیں۔"

(اخبار الفضل ... نمبر ۹۹ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۱ء)

رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب کے دو دو تین تین ... ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گذر چکا ہے پھر اب تک کیوں انکی

باب ۲

# (۷) ترتیب پر اعتراض

قادیانی صاحبان نے اپنے جوابات میں یا تو کم فہمی سے یا عمداً ایک اور غلط فہمی پیدا کرنی چاہی ہے۔ وہ یہ کہ ہم نے اقتباسات کی ترتیب میں کتابوں کی صفحاتی ترتیب یا کتابوں کی زمانی ترتیب کی پابندی لازم نہیں رکھی مثلاً یہ کہ بعض اقتباسات جو کتابوں کے شروع سے لیے گئے وہ ہم نے اپنی تالیف میں محل مناسب کے لحاظ سے بعد میں رکھے اور بعض جو کتابوں کے آخر سے لیے گئے، ہماری تالیف کے شروع میں اپنے محل پر درج ہوئے۔ علیٰ ہذا جو کتابیں پہلے شائع ہوئیں ان کے بعض اقتباسات اپنے مضمون کے لحاظ سے ہماری تالیف کے آخر میں آئے جو آخر میں شائع ہوئیں ان کے بعض اقتباسات اپنی نوعیت کے سبب تالیف کے شروع میں بیٹھ گئے لیکن یہ تو تالیف کی خصوصیت اور خوبی ہے کہ جو مباحث بیسیوں کتابوں میں بلا کسی معنوی اور زمانی ترتیب کے متفرق اور منتشر تھے ان کو مضمون وار ترتیب دے کر ایک علمی شکل میں یکجا کر دیا کہ پورا خاکہ پیش نظر ہو جائے۔

باب نسیان جو لازمۂ بشریت ہے آپ اس سے خالی نہ تھے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ نمبر ۱۰۳ جلد ۱۹)

جبکہ خود مرزا صاحب کی تصنیفات میں ایسی صریح تحریفات موجود ہیں اور قادیانی صاحبان ان کو ناقابل گرفت سمجھتے ہیں تو پھر ۔۔۔ منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ دوسروں کی کتابوں میں معمولی معمولی غلطیاں ڈھونڈ کر الزام دینا کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔ مرزا صاحب دبی زبان سے غلطیوں کے متعلق اپنے حق میں جو معذرت لکھ گئے ہیں۔ قادیانی صاحبان اس کو فراموش نہ کرتے تو بے جا الزام دے کر خفت نہ اٹھاتے۔ ملاحظہ ہو۔ عاقل را اشارہ کافی ست۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

"میری کتابوں میں سہو کتابت یا مجھ سے بحالت تغافل بعض معمولی غلطیاں ہو گئی ہیں۔"

(انجام آتھم صفحہ ۲۴۱ ترجمہ از عربی ملخصاً)

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء

نمبر ۱۰۳ جلد ۱۹)

جواب دہی کی ضرورت نہیں۔ خاص قانونی نکتہ ہے چنانچہ اس اصول یا
کی مزید صراحت بھی کر دی گئی۔ ملاحظہ ہو:۔

"لیکن یہ بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تتمہ کتاب صفحہ ۹۷ پر جو مزید
حوالہ جات برنی صاحب نے دیئے ہیں وہ نہ تو حضرت مرزا صاحب
کی کتب کے نہ آپ کے خلفاء کی کسی کتاب کے ہیں اس لیے اس پر
توجہ کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں اس لیے کہ یہ بحث نہیں ہے
کہ حضرت مرزا صاحب کے متبعین ان کو کیا کہتے ہیں بلکہ بحث
یہ ہے کہ خود حضرت مرزا صاحب اپنے آپ کو کیا کہتے ہیں
اس لیے تتمہ کے حوالہ جات مطلقاً ناقابل توجہ ہیں"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۷۷)

اس شرح کے آخر میں ضمناً اور کنایۃً دونوں خلیفہ صاحبان بھی بحث سے خارج ہو گئے۔ صرف مرزا صاحب کی حد تک جواب دہی باقی رہ گئی۔ یہ ضمنی کنایہ آگے چلکر خود بھی ایک اصول کی صورت میں واضح ہو گیا ہے۔ فی الحال اصول اول زیر بحث ہے۔

ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے تتمہ صفحہ ۹۷ پر جو مزید حوالہ جات

باب۔ دراصل قادیانی صاحبان کی یہی دلی خواہش ہے کہ ان کے مباحث
میں اصلی ابہام و التباس اور انتشار برقرار رہے۔ اسی میں ان کی جیت
ہے کہ مذہب کی پردہ داری اور قول و فعل میں آزادی رہے۔ اس تالیف
نے ترتیب کا ... سے راہ نکال کر رازداری اور آزادی کا خاتمہ
کردیا۔ قادیانی صاحبان اس ترتیب سے جس قدر بیزار ہوں معذور ہیں

## (۸) جواب دہی کے قادیانی اصول

قادیانی صاحبان نے ہماری کتاب "قادیانی مذہب"
کے متعلق جس حد تک جواب دہی کی ذمہ داری لی ہے اس کے
اصول قابل ملاحظہ ہیں۔

(۱) "حضرت اقدس ... کے سوا دیگر اقوال ناقابل توجہ ہیں"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۷۷)

گویا جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور حکیم نورالدین صاحب
خلیفہ اول و میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کے سوا باقی دوسرے
قادیانی ... کتابیں ناقابل توجہ ہیں۔ ان کی سند نہیں۔ اسلئے

ہر جماعت میں فیل ہوتا تھا میری صحت کمزور تھی اور اطبّاء نے　　　　باب ۲
کہا تھا اس کی تعلیم پر زور نہ دیا جائے ورنہ اسے سل ہو جائیگی“

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر لائل پور مندرجہ

اخبار الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۴۳ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

بہر حال جناب مرزا صاحب کے ایک صاحبزادے کے اقوال کی تائید کرنا اور محض قانونی عذر پر دوسرے صاحبزادے کے اقوال ”مطلقاً ناقابل توجہ“ قرار دینا سراسر انصاف کے خلاف ہے۔ البتہ جواب وہی نہ ہوسکے تو یہ دوسری بات ہے۔

خیر مرزا صاحب کے ساتھ خلفاء کو شریک کرلیا یہ بھی غنیمت تھا۔ لیکن جیسا کہ پہلے اصول کی شرح میں ضمنی اشارہ کیا گیا تھا۔ دوسرے اصول کے تحت خلفاء کے حوالہ جات بھی ناقابل توجہ قرار دیئے گئے۔ صرف مرزا صاحب کا ذمہ باقی رہ گیا۔ کیسی یا اصول کتر بیونت ہے۔ قانونی دماغ ان اصولوں سے خوب واقف ہیں۔ مقدمات کی جواب دہی میں ان سے بہت پناہ ملتی ہے۔ بہر حال دوسرا اصول بھی ملاحظہ ہو:۔

یا بے درج ہیں اور قادیانی صاحبان کے نزدیک مطلقاً ناقابل توجہ ہیں معلوم ہے وہ حوالے کس کے ہیں۔ قادیانی صاحبان تو کیوں اس کو ظاہر کرنے لگے وہ حوالے جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے صاحبزادے میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے ہیں۔ مگر چونکہ وہ نہ خود مرزا صاحب ہیں اور مرزا صاحب کے کوئی خلیفہ لہذا از روئے قانون قادیان ان کے حوالہ جات مطلقاً ناقابل توجہ ہیں۔ یہ سچ ہے کہ وہ خلیفہ نہیں اور قادیانی ضابطہ میں ان کا قول قابل توجہ نہیں لیکن انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔ اول تو صاحبزادے دوسرے ایم۔ اے آج کل کی تعلیم کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کی تصدیق تو خود خلیفہ صاحب بھی فرما سکتے ہیں۔

"جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا اسوقت میں طالب علم تھا اور رادر طالب علم بھی ایسا جو بہت نہیں ہوتا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی ورنہ اگر کچھ پاس کر لیتا تو ممکن ہے مجھے خیال ہوتا کہ میں یہ ہوں۔ وہ ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور واقعی یہ امر واقعہ ہے

لیکن سب سے بہتر تیسرا اصول ہے کہ مرزا صاحب کے ا ۲
حوالہ جات پر بھی بحث کو غیر ضروری سمجھا جائے خاص کر جہاں معاملہ نازک ہو جائے اس اصول کے بعد جواب دہی بہت سہل اور معقول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۷۴

"(۳) اس کے بعد فصل چہارم میں برنی صاحب نے مرزا صاحب کے ارشادات کے اقتباسات دیئے ہیں جن پر ہم کوئی بحث ضروری نہیں سمجھتے ہیں ہم نے کافی طور پر برنی صاحب کی خیانت اور تحریف کو فصل اول تا سوم کی تنقید میں ثابت کر دیا ہے۔ اب اس فصل کے ذیلی عنوانات جو کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتے انپر تنقید غیر ضروری اور موجب طوالت ہو گی اس لیے ان تمام حوالہ جات سے جو اس فصل کے عنوان نمبر ا کے تحت حضرت مرزا صاحب کی کتابوں کے دیئے ہیں کوئی قابل اعتراض بات پیدا نہیں ہوتی زیادہ سے زیادہ جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے تیئں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ظاہر کرتے ہیں گویا ظہور خود ذات پاک آنحضرت صلعم ہی کا ہے" اور

باب ۱۔ ۱۲۔ جناب برنی صاحب نے اپنی کتاب کے تتمہ صفحہ ۹۰ میں اس عنوان کے تحت کلمۃ الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کے چند حوالے مزید دیئے ہیں ان میں کوئی حوالہ حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کا نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی آ[illegible] جو پہلے تھے اور ہمارے لیے ضروری نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب کے علاوہ بقیہ تمام احمدیہ لٹریچر کے حوالہ جات پر کوئی بحث کریں۔" (تصدیق احمدیت صفحہ ۱۳۱)

اصول واقعی بہت خوب ہے۔ اس میں بڑی عافیت ہے۔ لیکن صاحبزادوں کا معاملہ ہے دبی زبان سے اقرار کرنا پڑا کہ کلمۃ الفصل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ کے قلم سے ہے اور حقیقۃ النبوۃ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تصنیف ہے۔ لا محالہ اصول دوم کے خلاف حقیقۃ النبوۃ کی برائے گفتن تائید بھی کرنی پڑی مثلاً یہ کہ حقیقۃ النبوۃ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے نہ کچھ اور ..... (گویا جواب ہو گیا)

طوالت کا خوف ہے۔ اور پھر ہمارے نزدیک کوئی بات قابل اعتراض باعث نہیں جس کے جواب کی ضرورت ہو۔ دوسروں کو اعتراض ہو تو ہوا کرے ہم پر کیا ذمہ ہے۔

یہ تین زرّین اصول ہیں جن سے حسب مواقع جواب دہی میں کام لیا گیا ہے۔ قانون (۲ ۱۷) امور متعلقہ اور غیر متعلقہ کی بحث بہت نازک مانی جاتی ہے اور ہوشیار وکلاء اس سے بہت کام نکالتے ہیں۔

ان اصولوں کے ہوتے ہوئے اگر کسی قادیانی صاحب کی کتاب کا باریک حوالہ پیش کیجئے تو اس کو گالی سنوائیے مثلاً ملاحظہ ہو۔

"الہامی حمل کے عنوان میں قاضی یار محمد (صاحب قادیانی) کے ایک رسالہ اسلامی قربانی کا حوالہ ہے جو ہم پر قابل پابندی نہیں۔ وہ ایک مجنون شخص تھا جو چاہے لکھدے اس کی کوئی اصلیت نہیں" (اللہ رے عتاب للمولف)

(تصدیق احمدیت صفحہ ۱۷۳)

جب اچھے اچھے قادیانی صاحبان کی کتابیں جن میں

باب ۱۲

قادیانی ۔ ۔ ۔ ا ۔ ۔ کے نزدیک یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور اس کا کوئی جواب بھی نہیں"! لیکن حضرت مرزا صاحب سے متعلق ہم فصل دوم کے عنوان نمبر ۵ کی تنقید میں تفصیلاً ۔ ۔ ۔ ۔ ا ۔ کر آئے ہیں"۔ (حالانکہ فصل دوم میں نمبر ۵ کا عنوان ہے۔ "تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت" اور فصل چہارم میں نمبر ۱ کا عنوان ہے۔ "حلول اور اتحاد کی حقیقت" ان دونوں مباحث میں کیا ربط ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا فصل دوم کے عنوان نمبر ۵ کی تنقید میں اس امر کا ذکر تک نہیں تاہم پیچھا چھڑانے کیلئے لکھ دیتے ہیں کیا مضائقہ ہے اصل مقامات کا کون مقابلہ کرتا ہے۔ اسی طرح کام چلتا ہے۔ المؤلف)

بہرحال تینوں اصول قابل داد ہیں۔ اول تو یہ کہ صرف مرزا صاحب اور خلفاء صاحبان کے حوالہ جات کا جوابات دیں گے۔ دیگر قادیانی تصانیف قابل توجہ نہیں۔ دوم یہ کہ صرف مرزا صاحب کے حوالہ جات کا جواب دیں گے۔ خلفاء کی کتابیں بھی قابل توجہ نہیں۔ سوم یہ کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات کا بھی جواب ضروری نہیں۔ اسمیں بھی

جس حد تک بڑھایا ہے اس کے متعلق کافی اقتباسات قادیانی مذہب باب۲ میں درج ہیں۔ یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے ایک بڑی دور اندیشی کی وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کو اپنی شان کے واسطے اس طرح پردہ بنایا کہ اس کی آڑ میں جہاں تک جی چاہے بڑھیں۔ کوئی روک ٹوک نہ کر سکے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کی تعظیم میں لوگ مرزا صاحب کی ملحقہ شان کو بھی لامحالہ تسلیم کر لیں۔ متبعین نے بھی یہی طرز اختیار کیا چنانچہ کثیر مثالوں میں سے ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو:۔

احمدِ ما شد چرا فخر الرسل | زانکہ دارد مقتدائے مصطفےٰ
گشت غالب بر ہمہ ادیان زال | بود در دستش لوائے مصطفےٰ
غیرت اسے مردم مسیح ناصری | جانشیں گردد بجائے مصطفےٰ
زابن مریم بہ غلامِ احمد ست | رہبرِ اُمت برائے مصطفےٰ

(نظم قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی پشاوری مندرجۂ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۴۳ مورخۂ ۲۸ رجون ۱۹۳۵ء)

اس کے سوا جداگانہ طور پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بابے جناب مرزا صاحب ہی کے مذہب کی تائید اور تشریح پیش کی گئی ہے "مطلقاً ناقابل توجہ" ہوں تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب سید بشارت احمد صاحب کی یہ کتاب "تصدیق احمدیت" کس نظر سے دیکھی جائے۔ جو حیثیت ہے ظاہر ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کتاب کی تالیف میں چند بہتر دماغ بھی شریک ہیں لیکن اظہار مناسب نہیں تو کم از کم اپنے نام کے ساتھ وغیرہ لکھنا ضرور تھا کہ دیانت کا کچھ تو حق ادا ہو جاتا اور لوگوں کو بھی اعتبار ہوتا۔

بہر حال جواب دہی کے یہ خاص اصول ہیں اُنکے علاوہ جو مزید تاویلات کی جاتی ہیں اور ان کی جو نوعیت ہوتی ہے ان کے چند نمونے خود تصدیق احمدیت میں درج ہیں ناظرین خود ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

## (۹) قادیانی تحریک کی ترکیب

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے مدارج اور اپنی فضیلت کے جو دعوے کیے ہیں اور اپنی شان کو

اس کے بعد یہودیوں کے پردے ہیں جو چاہا سو کہا حضرت مریم باب ۲
علیہا السلام تک کو نہ چھوڑا۔ عذر یہ کہ پادریوں کا جواب ہے
اور نظر غور سے دیکھئے تو اپنی فضیلت کا حساب ہے اور کچھ نہیں۔
اگر مرزا صاحب کو حد پر روکئے اور غلطیوں پر
ٹوکئے تو پھر انبیا کی بھی خیر نہیں بیدریغ سب پر ہاتھ صاف ہوتا
ہے۔ زبان بندی کی آسان ترکیب ہے۔

"(۱) اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے
پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رو سے ان کو اسلام سے
ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اگر ان کے دل میں تقوائے ہوتی تو
ایسا اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک
غالب ہیں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(۲) "میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور
مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض
نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے

باب ۲ کے حضور ؐ نظم اور نثر میں کافی عقیدت اور نیاز کا اظہار کر دیا ہے چنانچہ قادیانی صاحبان اس کلام سے خوب کام لیتے ہیں۔ جہاں مرزا صاحب کے بیجا دعووں پر کسی نے گرفت کی فوراً جواب میں کوئی نعت سنا دی یا کوئی عقیدت نامہ پڑھ دیا کہ جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت ہو۔ ایسا ادب ہو اس کے دعووں پر اعتراض کرنا کہاں تک قرین انصاف ہو سکتا ہے۔ واقعی کیسا معقول عذر ہے کچھ ایسا فتویٰ معلوم ہوتا ہے کہ خدانخواستہ اگر شراب میں زمزم شریف ملا دیا جائے یا شراب کی بوتلوں کیساتھ زمزم شریف کے شیشے بھی رکھدیئے جائیں تو پھر شراب پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔

علی ہذا اہل بیت اطہار اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں تھوڑی سی مدح اور ہمدردی لکھدی اس کے بعد جس قدر بھی گستاخی کی جائے بجا ہے۔ بے ادبی کی جلئے روا ہے۔ عذر یہ کہ شیعوں کا جواب ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا دبی زبان میں اعتراف کر لیا۔

قادیانی صاحبان کے نزدیک مسیح موعود اور مہدی معہود بن گئے بابؑ
تو گویا امت محمدی میں سب سے افضل ہو گئے۔ کھلی منطق ہے:۔

"جیسا کہ ہم اوپر ظاہر کر چکے ہیں کہ اہل سنت والجماعت
کے عقائد میں ہے کہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں سب سے
افضل ہوں گے اس لیے ہم کو ان دونوں (یعنی حضرت
علیؓ اور حضرت امام حسینؓ) رضوان اللہ علیہما کے مرتبہ
اور ان پر مسیح موعود کی فضیلت کی نسبت لکھنے کی کوئی
ضرورت نہیں" "حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت
اہل سنت والجماعت کے خطبات جمعہ میں علانیہ اس
عقیدہ کا اعلان کیا جاتا ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاءؑ
بالتحقیق تو جب مسیح موعود مہدی معہود ابو بکرؓ سے افضل ہوں گے
تو ظاہر ہے کہ بقیہ تمامی امت سے بھی افضل ہوں گے
اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت علیؓ
اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما پر اہل سنت والجماعت

باب۲ کوئی نبی شریک نہ ہو۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سب سے بڑا دعویٰ اشاعت اسلام کا ہے۔ دین میں جو تفرقہ اور فساد پیدا کیا جا رہا ہے ظاہر ہے۔ لیکن شکایت کیجئے تو یہی جواب ملتا ہے کہ اشاعت اسلام کون کر رہا ہے اشاعت کا ماحصل دیکھئے تو یہی کہ اسلام میں شدید اختلاف نمودار ہو مسلمانوں میں فساد پھیلے اور اس کے معاوضہ میں کچھ دور افتادہ نومسلموں کی فہرستیں شائع ہو جائیں جن کے دین و ایمان سے وہ خود ہی خوب واقف ہیں۔

غرضکہ خوش عقیدگی کی رشوت دے کر یا بے ادبی کی دھمکی دیکر مسلمانوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ یا تو مردانہ ہاں میں ہاں ملا دیں یا سکوت اختیار کریں تاکہ قادیانی تحریک کی تبلیغ بلا روک ٹوک جاری رہے۔

## (۱۰) امت محمدی پر فضیلت

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جب

تو کوئی چیز ہے۔ بہرحال مضائقہ نہیں۔ دوسرا اقتباس ملاحظہ ہو۔ شاید اس باب کا مطلب عقل میں آجائے۔ تاہم مرزا صاحب کے حق میں سنگین الزام تسلیم کرنا قادیانی صاحبان کے واسطے سخت دشوار ہے۔

"آدمؑ اور مسیح موعود میں کیا فرق ہے" (ترجمہ)

"آدمؑ اس لیے آیا کہ نفوس کو اس دنیا کی زندگی کی طرف بھیجے
اور ان میں اختلاف اور عداوت کی آگ بھڑکائے اور مسیح اس
اس لیے آیا کہ ان کو دار فنا کی طرف واپس لوٹائے اور ان
میں سے اختلاف و مخاصمت، تفرقہ اور پراگندگی کو دور کرے
اور انھیں اتحاد و محویت نفی غیر اور باہمی اخلاص کی طرف کھینچے
اور مسیح اللہ کے اس اسم کا مظہر ہے جو خاتم سلسلۂ مخلوقات
ہے یعنی آخر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قول ھو الآخر
میں اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ کائنات کے آخر میں آیا ہے۔"

(ضمیمہ خطبۂ الہامیہ صفحہ ۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۲) بروز کی تشریح

جناب مرزا صاحب نے بروز سے جو مطلب نکالا ہے

باب۲ میں متفق علیہ ہے اور اس کی وجہ سے کوئی ہتک ان حضرات اہل بیت کی نہیں ہوتی تو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی فضیلت تو بدرجہ اولیٰ قابل تسلیم ہے اور نا قابل اعتراض ہے اور جب ان تمام حضرات پر فضیلت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی عقیدتاً مسلّم ہو گئی تو دیگر اولیاء امت اور حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہم کے ذکر کی کیا ضرورت ہے۔"
(تصدیق احمدیت صفحہ ۱۴۲)

## (۱۱) حضرت آدمؑ پر فضیلت

جناب مرزا صاحب نے حسب عادت منجملہ دیگر انبیاء کے حضرت آدمؑ پر بھی اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔ غنیمت ہے کہ قادیانی صاحبان اس کو ایک سنگین الزام سمجھتے ہیں مگر مرزا صاحب کو اس الزام سے بری قرار دیتے ہیں۔ ان کی تاویل ہے کہ جو اقتباس کتاب "قادیانی مذہب" میں درج ہے اس سے مرزا صاحب کی فضیلت ظاہر نہیں ہوتی۔ حالانکہ اظہر ہے۔ لیکن آخر وکالت بھی

باب۲

اپنے مسیح کی شان واضح کر سکیں :۔

" اسی طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی ... کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی یعنی جیسا کہ آدمؑ چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا ہوا۔ خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لیے اور اپنے غلبہ کر لیے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالی نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ پس میں (غلام احمد قادیانی) وہی مظہر ہوں پس ایمان لاؤ اور کافروں میں سے مت ہو ........

پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے

باب۲ قادیانی صاحبان نے تصدیق احمدیت میں یا تو کم علمی یا مصلحت سے اسے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں تاویل کی گنجائش نہیں ہماری کتاب قادیانی مذہب میں صاف صریح اقتباسات موجود ہیں۔ ذیل میں ہم مزید تشریح خود قادیانی صاحبان اور جناب مرزا صاحب کی طرف سے پیش کرتے ہیں:-

"بعض دوستوں نے بروز کے معنی صرف ادنیٰ مشابہت کے سمجھے ہیں چونکہ اس خیال سے حضرت مسیح موعود کی اصلی شان دنیا پر ظاہر نہیں ہوتی حالانکہ اسی شان فہمی پر آپ کے ماننے نہ ماننے کا مسئلہ موقوف ہے۔ اس لیے میں آپ ہی کی تحریروں سے دکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کن معنوں میں بروز سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کے مدّعی تھے۔

...... اس مسئلہ کو حضور نے خطبۃ الہامیہ میں خوب واضح کیا ہے جو لفظ بہ لفظ یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ برادران طریقت کے اطمینان قلب کا موجب ہو اور دوسروں پر

باب ۲

# (۱۳) مرزا صاحب کی نبوت

قادیانی صاحبان نے مرزا صاحب کی نبوت کی جو ضرورت بیان فرمائی ہے اس کے مدنظر وہ اپنی مصلحت سے مجبور معلوم ہوتے ہیں۔ اگر نبوت سے دست برداری دیتے ہیں تو مسیحیت بھی جاتی ہے اور بقول قادیانی صاحبان "اگر ان کا یہ دعویٰ غلط قرار پائے تو سارا قصہ ہی تمام ہو جائے" اس لیے مسیحیت منوانے کے واسطے نبوت کا دعویٰ لابد ہو گیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"ظاہر ہے کہ جو شخص مسیح موعود ہونے کا مدعی ہو اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب کہیں یہ کہدیتے کہ میں نبی نہیں ہوں تو ان کا دعوئے مسیح موعود اس طرح بآسانی رد کیا جا سکتا تھا کہ ہم کسی ایسے مسیح کے منتظر نہیں کیے گئے جو نبی نہ ہو۔ اس لیے اصل بحث طلب دعویٰ حضرت کا دعوئے مسیحیت ہے اگر ان کا یہ دعویٰ غلط قرار پا جائے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے" (تصدیق احمدیت صفحہ ۳۹)

باب ۲ — چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے ..........

بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے"

(خطبۂ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ اور ۱۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

" اس تشریح نے کالشمس فی النہار ظاہر کر دیا کہ مسیح موعود کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے اور صرف فنافی الرسول کا درجہ مراد نہیں جو اولیائے محمدیہ میں سے بہتوں کو نصیب ہوا اور نہ مثیل کا جس میں تھوڑی سی مشابہت بھی کافی ہوتی ہے۔ بلکہ یہاں تو معاملہ ہی جدا ہے"

(تشحیذ الاذہان [illegible] بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء)

قادیانی صاحبان اکثر دوسروں کو یاد دلاتے ہیں مرنا ہے۔ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ کبھی کبھی تاویل کرتے وقت خود بھی اگر عاقبت کو یاد کر لیں تو شاید ان کے حق میں بہتر ہو۔

باب ۲ (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

"اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ... تھا کہ ... ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم ... پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۰۵ نمبر ۳ جلد ۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں		اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

## (۱۴) حمل کی بحث

جناب مرزا صاحب کے حمل کا ماجرا بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قادیانی صاحبان کا بیان ہے کہ تصوف میں

باب۲

اب نبوت کی تشریح ملاحظہ ہو۔

"اس لیے احمدیوں میں سے کوئی شخص بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب امت محمدیہ میں سے الگ ہو کر کوئی ایسے نبی تھے جو براہ راست خدا سے ہدایت پا کر اپنا علیحدہ مذہب اور شریعت لیکر آتا ہے"

(تصدیق احمدیت صفحہ ۲۹)

"میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلا واسطہ نبوت پائی اور آپ نے با لواسطہ" (القول الفصل صفحہ ۳۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا۔ بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی اور وہ خود ہی آئے ہیں"

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام ........ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھیرا" بابؔ

(کشتی نوح صفحہ ۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ایڈیشن اول)

قادیانی صاحبان مرزا صاحب کی تصدیق کرتے ہیں لیکن قاضی صاحب کو مجنون بتاتے ہیں۔ نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد۔ قادیانی صاحبان نے مرزا صاحب کے حمل کی ایک نظم بھی درج کی ہے۔ اور فرمائش کی ہے کہ جس کو ذوق تصوف ہے سنے اور سر دھنے۔ یہ تصوف ان ہی صاحبان کو مبارک ہو۔ انھیں اختیار ہے سر دھنیں یا سر پٹکیں۔

## (۱۵) حضرت مسیح کی شان

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو عیسائیوں سے بھی خوب چلی مناظرے ہوئے۔ اشتہار بازی ہوئی۔ گالی گلوج تو کوئی بات ہی نہ تھی۔

بابؑ بھی ایک مقام ہے چنانچہ اسی رعایت سے ہم نے بھی عنوان الہامی حمل رکھا ہے۔ خالی حمل میں مغالطہ کا اندیشہ تھا۔ بہرحال قادیانی تصوف کے نکات ملاحظہ ہوں:۔

"اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے۔ یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہونگے۔ تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلۂ اطفال اللہ کے ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا ہے۔"

(اسلامی قربانی مصنفہ قاضی یار محمد صاحب قادیانی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

باب ۲

کوئی گھبراہٹ نہیں تھی ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی۔ لیکن جس وقت حضور نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت بشاش اور انشراح صدر پیدا ہوگیا۔ اور ایمان تازہ ہوگیا۔ (ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جاکر عبداللہ آتھم کو خود دیکھا۔ عیسائی اسے ایک گاڑی میں بٹھائے ہوئے۔ بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لیے پھرتے تھے۔ لیکن اسے دیکھکر یہ سمجھ گیا کہ واقعہ میں یہ مرگیا ہے اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے جسے لیے پھرتے ہیں۔ آج نہیں تو کل مرجائے گا"

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۵ نمبر ۳۴ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء)

بعد کو اس پیشین گوئی پر بڑا ہنگامہ مچا۔ لوگوں نے مرزا صاحب کو بہت چھیڑا اور خوب گالیاں کھائیں۔

دوسری غلط پیش گوئیوں کی طرح اس کی تاویل کو بھی بہت کچھ طول دیا گیا اور سخن پروری کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ بہر حال ان قصّوں میں لا محالہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام دونوں لپیٹ میں آگئے۔ عیسائیوں کی طرف سے

باب ۷ فوجداری تک نوبت پہنچی۔ مقدمہ مرحلہ۔ ان تمام معرکوں میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ آتھم کا قصہ ہے کہ اول مرزا صاحب نے اس سے مناظرہ کیا۔ پھر یہ پیش گوئی کی کہ اتنے عرصے کے اندر فلاں تاریخ تک وہ مرجائے گا۔ ضعیف اور سن رسیدہ ہونے کے باوجود وہ پیش گوئی کی تاریخ پر نہ مرا۔ بلکہ کافی عرصہ تک بعد کو زندہ رہا چنانچہ ایک چشم دید یادگار مولوی رحیم بخش صاحب قادیانی ایم۔ اے نے اپنے والد صاحب (مرزا صاحب کے ایک صحابی یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب قادیانی) کے حالات میں لکھی ہے جو ذیل میں پیش کرتے ہیں بہت سبق آموز ہے :-

"۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) قادیان میں تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت (مرزا) صاحب اس دن یہ فرماتے تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مرجائے گا مگر جب سورج غروب ہوگیا تو لوگوں کے دل ۔۔۔ لگے آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے

اس پیشن گوئی کے برابر اور [illegible] شائع ہو جائے تو باب ۳

ہم ہر ایک [illegible] دینے کو تیار ہیں۔"

عیسائیوں نے بہت سے آپ (حضرت عیسیٰؑ) کے

معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ

نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔ ممکن ہے اپنے معمولی تدبیر کے ساتھ

کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا

علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک

تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے [illegible]

ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔۔ اس [illegible] سے آپ کے معجزات

کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اسی تالاب نے

فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ [illegible] سے کوئی معجزہ [illegible] تو وہ

معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ تھا اور آپ کے

ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ اور نہ تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق

عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔"

"آپ کا خاندان [illegible] ایک اور مظہر ہے۔

باب۲ دل جلا ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے خوب دل کا بخار نکالا اور دل کو یوں سمجھا لیا کہ عیسائیوں کے مسیح اور مریم کو برا کہتا ہوں اور عیسائیوں سے بدزبانی کا بدلہ لیتا ہوں اس روداد کو جاننے کے بعد سمجھ میں آسکے گا کہ یہودیوں کے پردے میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں اس درجہ گستاخی کیوں اختیار کی مثلاً ملاحظہ ہو:۔

"ایک مردہ پرست فتح مسیح نام نے فتح گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور سے پھر اپنی پہلی بے حیائی کو دکھلا کر ایک گندہ اور بدزبانی سے بھرا ہوا خط لکھا ہے جس میں وہ پھر اپنی بے شرمی سے کلام کر کے یہ ذکر پھر درمیان میں لاتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیش گوئی پوری نہیں ہوئی سو ہم اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے بارے میں بہت کچھ ثبوت رسالہ انوار الاسلام اور رسالہ ضیاء الحق ...... انجام آتھم میں ...... یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی

فصل بارھویں

اب تک تو یہ عذر تھا کہ ہم عیسائیوں کے یسوع کو برا [illegible]
کہتے ہیں۔ اب اسلام کے عیسیٰ پر کیا عنایت ہوتی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

"اور یہود تو حضرت عیسیٰؑ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں
کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا
جواب دینے میں حیران ہیں بجز اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور
عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور
کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال
نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ
ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا ہے۔"

"غرض قرآن شریف نے حضرت مسیحؑ کو سچا قرار [illegible]
لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر [illegible]
یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع
نہیں کر سکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے ان کو سچا نبی مانا
ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی
نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو ان کی

باب ۲

تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کوئی غرض نہ تھی۔ انھوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُنپر ظاہر کریں"۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۳ تا ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب باب ۲
بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان
ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا پھر
بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔
گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین
حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا۔ اور بتول ہونے کے عہد کو
کیوں ناحق توڑا گیا؟ اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد
ڈالی گئی؟ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونیکے
پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں
آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو
پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ
قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اللہ رے بیباکی کیسے طنز آمیز کنایات ہیں کہ ایمان
لرز جائے لیکن قادیانی صاحبان کے نزدیک سب بجا اور درست

باب ۲ خدائی کو رو تے ہیں۔ مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مندرجہ بالا اقتباسات پڑھنے سے واضح ہو گا کہ درپردہ مرزا صاحب کو اپنی پیش گوئیوں بالخصوص آتھم والی پیش گوئی کے غلط ہونے کی خفت ہے۔ لوگوں کے طعن و تشنیع کا ملال ہے اور وہ کسطرح باتوں باتوں میں عیسائیوں کے دل جلانے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا غصہ نکالتے ہیں۔

مگر مرزا صاحب کی ستم ظریفی کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

"اور مفسد و مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی

باب ۳

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ

اخبار الحکم قادیان مورخہ ۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع

کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور

مریم کی اولاد تھی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶ حاشیہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کیا قادیانی صاحبان سے توقع ہو سکتی ہے کہ مطلب سمجھیں اور استغفار کریں۔

## (۱۶) کنویں میں چنے

مرزا قادیانی صاحب کو پیش گوئی کا بڑا دعوی تھا اور اس کو اپنی نبوت کا بڑا کمال سمجھتے تھے معرکہ کی پیش گوئیوں میں آتھم کی پیش گوئی بھی بہت مشہور رہی ہے۔ چنانچہ اس کا مختصر ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس پیش گوئی کی خاطر مرزا صاحب نے کیا کیا کوششیں کیں۔ ذیل کے ایک واقعہ سے اس کا

بات ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ کی بات نہیں۔ قادیانی اخلاق میں!
وسعت ہے۔ لیکن مرزا صاحب بات کو اس حد تک بڑھاتے ہیں
ان کا دلی منشاء سمجھنے میں کسی شک کی گنجائش نہ رہے۔ استغفرا!

"پانچواں قرینہ ان کے (یعنی افغانیوں کے) وہ رسوم ہیں
جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً ان کے بعض قبائل
ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں
اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔
حضرت مریمؑ صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل
نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ... مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"بزرگوں نے بہت اصرار کرکے بسرعت تمام مریمؑ کا اس
(یوسف نجار) سے نکاح کرادیا اور مریمؑ کو ہیکل سے رخصت
کرادیا۔ تاکہ خدا کے مقدس گھر پر نکتہ چینیاں نہ ہوں۔
کچھ تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہ لڑکا پیدا ہوگیا جسکا
نام یسوع رکھا گیا۔

باہر غالباً شمال کیطرف لیگئے [illegible] کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے
جائینگے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سبکو سرعت
کیساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑکر نہیں دیکھنا چاہئے۔
چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں
کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ
واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی
واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۹ مصنفہ صاحبزادہ
بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۷) حق ایجاد

جناب مرزا صاحب کی زندگی کے دو دور کی بحث پر
قادیانی صاحبان نے ہم کو مسیحی پادریوں سے تشبیہ دی ہے۔ حالانکہ وہ
واقف ہیں کہ دو دور کی بحث خود ان کے خلیفۂ قادیان میاں محمود احمد
صاحب کی ایجاد ہے۔ خلیفہ صاحب اسی ایجاد پر جناب مرزا صاحب کی

کا بھی اندازہ ہوسکتا ہے اور اسی سے مرزا صاحب کی ذہنیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ یورا بھ ۱۱ کا لطیفہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے فرمائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ہے اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کرکے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے

دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے　　　　باب۲
پس ...... یہ بات ثابت ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے
جن میں آپنے (مرزا صاحب نے) نبی ہونے سے انکار کیا
ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلطی ہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب
خلیفہ قادیان)

## (۱۸) قادیانی لام

"تصدیق احمدیت" کے بعض حصے اپنی یبوست اور سخن سازی کے لحاظ سے سراسر قانونی جواب دعویٰ معلوم ہوتے ہیں جن میں حق ناحق سے بڑھکر مقدمہ کی ہار جیت [illegible] غالب ہے وکالت میں پختہ کاری کا حق ادا کیا گیا ہے۔ باقی حصے مضمون نگاری کے ادنیٰ نمونے ہیں۔ تاہم کہیں کہیں انشا پردازی کی بھی کوشش نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ہم پر خوب لام باندھا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"یہ ہے [illegible] تعرف کا حال اس کی ایک اور مثال

باب۲ نبوت کی بنیاد جماتے ہیں۔ اپنے مذہب کی ساری عمارت بناتے ہیں
جس کو دیکھ کر غیر تو غیر خود مآل اندیش قادیانی بہت واویلا مچاتے ہیں کہ
ہائے میاں صاحب کیا غضب ڈھاتے ہیں۔

بہرحال مسیحی پادریوں سے مشابہت کا جو کمال ہے
وہ خود خلیفہ صاحب کا حصہ ہے اور کوئی اس میں کیونکر شریک ہو سکتا
ہے۔ اول تو دو دور کا حق ایجاد ان ہی کو حاصل ہے۔ دوم خود ان
کے والد صاحب مسیح موعود تھے اور پہلے مسیح سے افضل تھے لہذا افضل مسیح
کا بیٹا اور خلیفہ تو بڑے بڑے مسیحی پادریوں سے بڑھکر ہوا چہ جائیکہ
قادیانی صاحبان اپنی بے توفیقی سے ان کو مسیحی پادریوں کے برابر
مشابہ ماننے میں بخل کریں۔

جناب مرزا صاحب کی زندگی کے دو دور خود میاں
محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کی خاص تحقیق ہے۔ اگرچہ لاہوری جماعت
کو تو اب بھی اس دو رنگی سے انکار ہے۔ ملاحظہ ہو:-

"اس سے ثابت ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپنے اپنے عقیدہ
میں تبدیلی کی ہے اور سنہ ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو

معلوم ہوتی ہے۔ آخر یہ فرار کب تک۔ آج نہیں تو کل حقیقت کھل جائیگی باب۲
زبان درازی کام نہ آئے گی۔ بلکہ انجام بد دکھلائے گی۔

کیفیت یہ ہے کہ قادیانی صاحبان اپنی کارگزاریاں دکھاتے ہیں۔ کارنامے سناتے ہیں کاموں پہ اتراتے ہیں۔ ان میں دو جماعتیں ہیں۔ لاہوری اپنے عقائد میں نسبتاً نرم ہیں اور قادیانی سخت حتیٰ کہ وہ اسلام کو صرف اپنا حق بتاتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں۔ رشتے ناتے۔ غمی۔ شادی کے تعلقات چھڑاتے ہیں۔ خوب تفرقہ پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی امت کہلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنے کو مسیح موعود اور مہدی معہود بتاتے ہیں۔ نبوت اور رسالت تک جاتے ہیں۔ بڑے بڑے دعوے زبان پر لاتے ہیں جن سے ایمان لرز جاتے ہیں۔ یہ لوگ ان کے مذہب کی تبلیغ کراتے ہیں۔ مگر ٹوکئے تو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تو اسلام کی خیر مناتے ہیں۔ گویا الٹی خیر خواہی جتاتے ہیں۔

معروضہ یہ تھا کہ قادیانی دعووں کا قرآن شریف سے ایسا جواب ملے کہ ان کی اصل حقیقت عیاں ہو جائے۔ سو بطفیل

باب۲ ان کا باطل خیال غریب کم علم لوگوں کے لیے جال اور حق کو
، ا ز ک ، ا ک چال جو انشاء اللہ ا ک ... ز ۔ لائیگی آپیر دبال"
(تصدیق احمدیت صفحہ ۱۳۵)

جن صاحب ، ز لم ہمت کی ۔ داد کے مستحق ہیں لیکن اگر محض قیاس آرائی کے بجائے واقعات پر طبع آزمائی کرتے تو عبارت اور مضمون میں بہت اصلاح ممکن تھی مثلاً :۔

ملتہ ملتہ ۔ گیا مال ۔ اگلی باتیں خواب و خیال ۔ روز وشہ ۔ ہر ہر ملال ۔ کیسا آگیا زوال ۔ سنبھلنا ہو گیا محال ۔ حواس نہیں رہے بحال ۔ کہ نظر آ گیا مآل ۔ انفعال ۔ انفعال ۔ انفعال ۔ انفعال ۔

# (۱۹) قرآنی احکام

قادیانی صاحبان جو صاف صاف قرآن کریم کی گرفت میں آئے تو بہت گھبرائے لیکن سورۂ توبہ میں اپنا حال پڑھ کر بھی توبہ کی توفیق نہیں ہوئی بلکہ ح ، ۔ گریز اختیار کیا ۔ کچھ ہماری تضحیک کچھ قرآن کریم کی تاویل ۔ مگر اس درجہ بے اختیار و بے محل کہ حرکت مذبوحی

| | |
|---|---|
| المؤمنین وارصادًا | بنا رکھی ہے اور ایک بد اسلوب پہنچانے کا [illegible] |
| لمن حارب اللہ و | اور کفر کرنے اور تفرقہ ڈالنے مسلمانوں میں |
| رسولہ من قبل ط | اور پناہ دینے کو اس شخص کو جو لڑ رہا ہے اللہ |
| ولیحلفن ان اردنا الا | اور اس کے رسول سے پہلے سے اور اب قسم |
| الحسنیٰ واللہ یشھد | کھائیں گے کہ ہم نے بجز بھلائی کے کچھ بھی مقصود |
| انھم لکٰذبون (سورۃ | نہ تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل کاذب |
| توبہ رکوع ۱۳) | اور جھوٹے ہیں۔ |

کاذبین کی حقیقت قرآن کریم سے بخوبی واضح ہو گئی بعنہٖ
اور لعنۃ اللہ الکاذبین جو قادیانی صاحبان ہمیشہ ورد کرتے ہیں یہ تو صریح خودکشی
ہے۔ اس سے بچا جائے توبہ اور استغفار کریں تو ممکن ہے کہ فتنہ سے خلاصی
ہو کر پھر ہدایت نصیب ہو۔

بہرحال اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ سے محفوظ رکھے
اور صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائے۔ ربنا لاتزغ قلوبنا
بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت [illegible]
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں جو دیا ہے اور وہ سراسر قرآن شریف کا معجزہ ہے۔ گویا کہ قادیانی تحریک کا نقشہ کھینچ دیا۔ اس پر بھی آنکھیں نہ کھلیں تو مایوسی ہے۔ من کان فی ہذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا (پ ۱۵) نعوذ باللہ من ذالک۔

قرآنی احکام ملاحظہ ہوں سبحان اللہ کیا اعجاز ہے۔

| آیات | ترجمہ |
| --- | --- |
| وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم | کہدو کہ عمل کیے جاؤ پھر آگے دیکھے گا اللہ |
| ورسولہ والمومنون و | تمہارے عمل کو اور اس کا رسول اور |
| ترد عالم الغیب والشھادۃ | مسلمان اور جلد لوٹائے جاؤ گے ایسے |
| فینبئکم بما کنتم تعملون ع | کی جانب جو چھپے اور کھلے کا واقف |
| وآخرون مرجون لامر اللہ اما | ہے تو وہ تم کو جتا دیگا جو تم کر رہے تھے |
| یعذبھم واما یتوب علیھم | اور کچھ وہ لوگ ہیں جنکا معاملہ ملتوی ہے |
| واللہ علیم حکیم ہ والذین | اللہ کے حکم پر یا انکو عذاب دے یا انکی |
| اتخذوا مسجدا ضرارا و | توبہ قبول فرمائے اور اللہ جاننے والا اور |
| تفریقا بین | حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے |

# باب سوم

# خاتمہ

## فصل تیرھویں

## قادیانی خلافت

### ابن الوقتی (۱)

"بشارت احمد" کا خاتمہ تکمیل کو پہنچکر پہلے ہی شایع ہو چکا تھا۔ بعد کو یہ خاتمہ بشارت احمد میں بھی شامل رہا۔ یہ خاتمہ واقعی خاتمہ ہے کہ اسمیں سخن سازی ختم کر دی گئی۔ بہت سبق آموز ہے۔ ایک طرف بڑے اہتمام سے مسلمانوں کی کمزوریوں اور خرابیوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے تاکہ قادیانیت کی ضرورت تسلیم ہو جائے۔ دوسری طرف بڑی دلسوزی اور ہمدردی کا اظہار ہوا ہے کہ قادیانیت سے امداد لی جائے۔ مطلب یہ کہ گویا ہدایت اور ترقی قادیانیت سے وابستہ ہے۔ اور مسلمان قادیانیت کے محتاج ہیں مگر اس ضمن میں مسلمانوں کی بہی خواہی اور خیر طلبی کے جو جذبات دکھائے ہیں

بابٍ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحٰبہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ہم نے شروع ہی "قادیانی مذہب" کی تمہید اول میں بتا دیا تھا کہ باب ۳
قادیانیت کا ظاہر و باطن بالکل برعکس ہے۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں۔ دکھانے کے اور۔ تو اس پر قادیانی فرقہ چراغ پا ہوا کہ گویا کہ کوئی بات خلاف واقعہ کہہ دی۔ لیکن جوں جوں تحقیق بڑھتی گئی تجربہ بڑھتا گیا۔ اس قول کی تصدیق و توثیق ہوتی گئی۔ یوں تو قادیانی مذہب میں بکثرت ثبوت موجود ہے۔ لیکن خود اس کتاب میں جو قادیانی قول و فعل پیش کئے گئے ہیں ان کو دیکھئے اور "بشارت احمد" سے بالعموم اور اس کے خاتمہ سے بالخصوص ان کا مقابلہ کیجئے تو آپ کو قادیانی سخن سازی کی وسعت معلوم ہو گی۔ اور بیساختہ زبان سے یہی نکلے گا کہ واقعی ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں۔ دکھانے کے اور۔

## (۲) قادیانی زندگی

مزید برآں تمثیلاً قادیانیت کے دو شعبے قادیانی خلافت اور قادیانی جماعت کو لیجئے۔ تقویٰ تقدس۔ اخلاق و آداب۔ تنظیم و ترقی۔ تازہ نبوت کی تعلیم و تربیت کے کیا کیا ثمرات پیدا ہوئے ہیں۔ امتیازات بتائے جاتے ہیں۔ خاص کر تقوے کا لفظ تو قادیانی تقریر و تحریر میں [illegible] رچہ چلتا ہے کہ گویا تقویٰ ان ہی کا حصہ ہو گیا ہے۔ پس ضرور [illegible]

باب۳۵ مسلمانوں سے بے اعتنائی اور کشیدگی کے جو شکوے کئے ہیں۔ اور اپنی طرف سے اتحاد و تعاون کی جو خواہش ظاہر کی ہے ان کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آخر ابن الوقتی کی کوئی حد بھی ہے۔ کجا وہ نبوت کے دعوے اور مسلمانان عالم کی تکفیر۔ اسلامی ممالک کو طرح طرح سے دبانے کی تدبیر۔ مسلمانوں سے [illegible] کی ممانعت۔ بات بات میں مخالفت۔ اپنے اثرات پر غرور۔ زعم کے نشے میں چور۔ یا اب جو سماں بدلا اور نشہ ہرن ہوا تو جو مسلمان کافر تھے، معتوب تھے۔ اب انہی کی دوستی مطلوب ہے۔ اور دیدہ دلیری یہ کہ قادیانیت بھی موجود ہے۔ کل کی بات ہے۔ قادیانی دماغ ملاحظہ ہو:—

> "آپ نے یہ کس طرح سمجھ لیا کہ ہم آپ ایسے لوگوں سے کسی اسلامی سلوک کی امید رکھتے ہیں۔ ہمارے تو وہم و خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ آپ لوگ [illegible] کرنے کے قابل ہیں۔ یا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ لوگ جو ایک نبی وقت (مرزا صاحب) کے منکر ہیں مسلمان ہی نہیں۔ اور جب ہم انھیں مسلمان نہیں سمجھتے تو پھر ان سے اسلامی سلوک کی توقع کیا۔ یہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ ہم اسلامی سلوک کے امیدوار ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۶۹ مورخہ ۲۶ فروری و ۲ مارچ ۱۹۱۸ء)

انکار کرے ۔ انبیا کا منکر ہو جائے ۔ اور جو ان کو چھوڑے خدا تک اس کا بات کہیں ٹھکانا نہیں ۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ :۔

جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے ۔ اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے ۔ جنھوں نے میری خبر دی میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنھوں نے میری خبر دی ۔ میرا انکار مسیح موعود کا انکار ہے جنھوں نے میرا نام محمود رکھا ۔ اور مجھے موعود بیٹا ٹھیرا کر میری تعیین کی ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ ۲۳ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۷ء)

مجھے یقین ہے کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے وہ خدا کو چھوڑتا ہے پس جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وہ خدا کو چھوڑتا ہے ۔

(میاں محمود احمد صاحب کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ۲۷۱ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

باب۲ زندگی پر نظر ڈالی جائے۔ ممکن ہے بیرونی نمائش کے سوا کوئی اندرونی جھلک بھی نظر پڑ جائے۔ اور اصل حالت کا کچھ اندازہ ہو جائے۔

# (۳) شانِ خلافت

اول خلافت کو لیجئے۔ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مرزا صاحب کے صاحبزادے بھی ہیں۔ اور خلیفۂ ثانی بھی۔ میاں صاحب کا مذہبی [illegible] "حضرت امیرالمومنین خل[illegible] الثانی ایدہ ا[illegible] العزیز" میاں صاحب کے مدارج بہت بلند بتائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک تاویل کے تحت میاں صاحب کی شان میں یہ کہا گیا کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" تو مرزا صاحب نے میاں صاحب کی ولادت کے اعلان میں یہ الہام درج فرمایا تھا:

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد　　دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدئی

مزید برآں مرزا صاحب کا یہ دوسرا الہام بھی میاں صاحب پر چسپاں کیا جاتا ہے کہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ گویا میاں صاحب کیا پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا۔ خود میاں صاحب بھی معلوم ہوتا ہے اپنی خلافت و بیعت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں کہ جو ان کا

ہیں۔ جائدادیں خرید لی ہیں۔ اور اس شان وشکوہ سے رہتے ہیں کہ گویا بادشاہ ہیں۔ مگر درحقیقت یہ اعتراض آپ کی صداقت کو مشتبہ کرنے والا نہیں۔ بلکہ آپ کی سچائی کو ظاہر کرنے والا ہے۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس دولت نہ ہوتی۔ آپ صاحب شکوہ وعظمت نہ ہوتے تو یہ الہام جو آپ کے متعلق تھا کیونکر پورا ہوتا۔ بابت

(میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ عدد ۱۵۸ م ۱۰ ؍ جولائی ۱۹۳۷ء)

## (۶) تاک جھانک

ایک دفعہ میں اپنے بڑے گھر میں تھا۔ یعنی جہاں میری بڑی بیوی رہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی صحن میں رہا کرتے تھے۔ مجھے نیچے گلی میں کچھ کھٹر کا معلوم ہوا۔ اور ایسا القاء ہوا کہ گویا نیچے منافقین ہیں۔ میں نے نالی کے سوراخ میں سے دیکھا۔ (نالی خوب کام آئی۔ للمؤلف) تو معلوم ہوا کچھ لوگ دیواروں سے لگے کھڑے ہیں اور اندر جھانک کر کچھ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یا کان لگا کر سننا چاہتے ہیں۔ (خدا جانے ان کو کیا شبہ گزرا ہوگا۔ للمؤلف) جب انھیں معلوم ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں (شاید نالی میں نظر لڑ گئی۔ للمؤلف) تو وہ بھاگ گئے

## (۴) بیانات و واقعات

لیکن خود قادیانی فرقہ کے جو بیانات و واقعات خود قادیانی اخبار و رسائل میں ملتے ہیں۔ جو اکثر تازہ ہیں۔ جن میں قادیانی اکابر شریک ہیں اور وہ اکابر زندہ ہیں۔ موجود ہیں۔ غرض پرانی باتیں نہیں کہ جو چاہا ہی روایت کر دی۔ بلکہ بات کہنے والے موجود۔ جن سے بات متعلق ہے۔ وہ موجود۔ سننے اور دیکھنے والے بھی موجود۔ اس سے زیادہ سند اور کیا ہو سکتی ہے۔ بر نہم ایسے بیانات و واقعات جس حد تک بھی صحیح ہوں یا غلط۔ اندرونی حالت کا عجب نقشہ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک جھلک ذیل میں ملاحظہ ہو:۔

## (۵) قدیم اعتراض

میں ... ... یہ اعتراض سنتا چلا آ رہا ہوں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی بعض لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ جس قدر چندہ آتا ہے وہ گھر کی زیب و زینت اور مکانات کی آرائش پر خرچ کیا جاتا ہے۔ دین کی اشاعت کا کام اس سے نہیں لیا جاتا۔ اور اب بھی یہی اعتراض کیا جاتا ہے کہ بہت سی شادیاں کر لی ہیں۔ موٹریں کھلی

جانتے نہیں میری اولاد بشارت الٰہی کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ کبھی گنہ گار نہیں ہو سکتی۔ لیکن حضور نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کے برعکس کہا۔ باب۳

(قادیانی جماعت لاہور کے رکن بشارت احمد صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ ۹۱ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## (۸) ہمت کا کام

حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کی وفات کے بعد میرا منشا نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے (ہمت میں کیا کلام ہے۔ للمؤلف) کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھ کو رقعہ لکھا اس وقت ان سے میری شادی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھ سے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں اس لئے میں ابیتے والد صاحب کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے

باقی وہ تعداد میں جہاں تک یاد ہے نو تھے۔ بھاگتے ہوئے ان میں سے بعض کو میں نے پہچان بھی لیا۔ اور ... تو ... مگر بعض کے متعلق اللہ تعالےٰ نے عفو سے کام لیا۔ اور میں اُن کو نہ دیکھ سکا۔

(ہمت کر کے باہر نکل آتے تو سب نظر آ جاتے۔ للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ عــ۹ مورخہ ۲۸؍ اپریل ۱۹۳۷ء)

## (۷) تحقیقاتی کمیشن

میں کہتا ہوں کہ اگر یہ صحیح تھا کہ جو بشارتِ الٰہی کے ماتحت پیدا ہو وہ نیک اور مومن ہوتا ہے۔ تو پھر سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے کیوں قاضی (محمد یوسف پشاوری قادیانی) صاحب کے ان ہی خلیفہ (میاں محمود احمد) صاحب پر زنا کے عائد کردہ الزام کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر محمود پر الزام ثابت ہو گیا تو عاق کر دیا جائے گا۔ فرمائیے اب بھی کوئی عذر باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت صاحب کا کمیشن مقرر کرنا صاف واضح کرتا ہے کہ وہ اولاد جو بشارتِ الٰہی کے ماتحت پیدا ہو اس کے گنہ گار ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔ ورنہ آپ صاف فرماتے کہ

امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث بابت
سے بھی دریافت کیا گیا۔ مگر ان کے جوابات سے بھی یہی پایا گیا کہ زنا کے
الزام میں مباہلہ اور حلف کا مطالبہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس لئے میں نے
جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل ہی اس قسم کے شبہات اور مطالبہ حلف سے
رجوع کر لیا تھا۔ اب میں بذریعہ اخبار اعلان کرتا ہوں کہ حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق کوئی شبہ نہیں۔ میں تمام الزامات کو جو حضور
کی طرف لوگوں نے منسوب کئے سراسر افترا اور بہتان یقین کرتا ہوں

(بیان احمد دین خاں قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۱۷ نمبر ۱۰۱ مورخہ ۳ر جون سنہ ۱۹۳۰ء)

## (۱۰) مباہلہ کا معاملہ

جماعت احمدیہ کے امداد و سہارے سے نہ صرف ان کے (یعنی اخبار مباہلہ والوں کے) بچوں نے تعلیم حاصل کی بلکہ وہ نسبتی طور پر ایک آسودہ حال خاندان ہو گیا ........

ان لوگوں نے بعض ذاتی مفاد کے حاصل نہ ہونے پر یہ غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا کہ ہمارے مطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ (میاں محمود احمد صاحب) پر نہایت گندے اور مفتریانہ اتہامات

باپؔ اب آپ اس کو جاری رکھیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قا... مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۳ ۔ ۔ منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ ع ۲۶ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۶ء)

## (۹) سخت افسوس

مجھے اس بات کا سخت افسوس ہوا کہ میرا ایک خط اخبار زمیندار میں شایع کرائے اور کرنے والوں نے سخت غلطی کی ہے۔ میری بہو نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (میاں محمود احمد صاحب) پر ناپاک الزام لگایا تھا مگر اس وقت اس کے الزام کو غلط سمجھ کر اس کو طلاق دے کر آزاد کر دیا گیا تھا گزشتہ سال بعض لوگوں نے مجھ سے ایسی باتیں کیں جن سے میں نے دھوکہ کھا کر حضرت (میاں محمود احمد) صاحب سے حلف کا مطالبہ کیا۔ مگر جہاں تک میں نے تحقیقات کی ان واقعات کو سراسر غلط اور بے بنیاد پایا۔ اور میری بیوی اور بچوں نے بھی قسم کھا کر حضرت صاحب کی پاکیزگی کی شہادت دی۔ میں پہلے مباہلہ اور حلف کو ہر امر میں جائز سمجھتا تھا۔ مگر اس کے متعلق جب غور کیا تو میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ مباہلہ اور حلف کے متعلق مولوی محمد علی صاحب

آپ ایسا نہ کریں گے تو پھر یاد رکھیں کہ میں اب زندگی سے تنگ آ گئی ہوں۔ میں آپ کا مقابلہ کروں گی۔ اور مجھے آپ کے بہت سے راز معلوم ہو گئے ہیں۔ آپ مجھے مستریوں کی طرح نہ سمجھیں۔ وہ کمزور تھے۔ مگر میرے ساتھ بڑے بڑے آدمی ہیں۔ میں نے صرف اس کے خاوند کو اس خط کا علم دے دیا۔ اور کچھ نہ کیا۔ (جو کچھ کرنا تھا خاوند نے کر لیا ہو گا للمؤلف) وہ تو عورت تھی۔ اور میں نے اس کی ان باتوں کو پاگلانہ سمجھکر کچھ بھی نہیں کیا۔ (صرف اس کے خاوند کو متوجہ کر دیا۔ للمؤلف) مگر مصری صاحب (یعنی شیخ عبدالرحمن مصری صاحب قادیانی) تو تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ ہیڈ ماسٹر تھے۔ معزز عہدوں پر رہ چکے ہیں۔ مصری کہلاتے ہیں۔ کوئی نادان عورت تو نہ تھے (جو پاگل قرار دئے جا سکتے۔ للمؤلف) انھوں نے پھر کیسے خیال کر لیا کہ میں ان باتوں سے ڈر جاؤں گا۔ (بڑی غلطی کی۔ ڈرنے کی کیا بات ہے۔ للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خط مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ۱۷۵ مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۷ء)

## (۱۲) شیخ عبدالرحمن مصری

اس تخیل میں میری نظر میاں فخر الدین سے ہٹ کر شیخ عبدالرحمن صاحب

بابت لگانے شروع کئے ........

عدالت میں انھوں نے حلفی بیان یہ دیا کہ وہ خود آخر وقت تک مخلص تھے۔ لیکن بعض دوسرے لوگوں سے الزامات انھوں نے سُنے اور تحقیق کر کے انہیں سچا پایا۔ اور اس وجہ سے الگ ہو گئے۔

ہم (قادیانی جماعت) یہ بھی اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ اس امر سے خوب واقف ہیں کہ اخبار مباہلہ والوں نے حضرت امام (میاں محمود احمد صاحب) اور حضور کے خاندان کی مستورات پر اتہام لگانے میں جھوٹ اور افترا سے کام لیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷، ع ۹ مورخہ ۲ رمئی ۱۹۳۰ء)

## (۱۱) عورت ...!

اس قسم کا ایک خط مجھے ایک عورت نے ایک دفعہ لکھا تھا جو یہیں قادیان میں رہتی ہے۔ ان کے خاوند یہاں کارکن ہیں۔ بیوی کو شکایت پیدا ہوئی کہ یہاں کام زیادہ ہے۔ اور دیر تک ان کا خاوند گھر نہیں آسکتا۔ اس غصہ میں مجھے لکھا کہ میں نے اپنے خاوند کو کہا ہے کہ یہاں کی نوکری چھوڑ کر باہر چلے چلو۔ لیکن وہ نہیں مانتے۔ اس لئے اب آپ کو لکھتی ہوں کہ انھیں مجبور کریں کہ یہاں استعفیٰ دیکر باہر چلیں۔ اگر

نظر میں مجھے گرانا تھا۔ تا کہ اگر یہ خاکسار کسی وقت اس نقص کو ظاہر کرے یا بتا تو کہا جاسکے جیسا کہ اب کہا جا رہا ہے فلاں دنیوی غرض کا پورا نہ کرنا اس علیحدگی کا محرک ہوا ہے۔

(شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب قادیانی کا بیان بعنوان "جماعت کو خطاب" منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ ع۴۶ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

## (۱۴) جماعت کا فرض

میں جماعت کو یقین دلاتا ہوں کہ جن نقائص کی وجہ سے بیعت سے علیحدہ ہوا ہوں۔ وہ یقیناً خلیفہ (میاں محمود احمد صاحب) میں موجود ہیں۔ اور ان کے اثبات کے لئے میرے پاس کافی دلائل ہیں۔ اور وہ ایسے نقائص ہیں کہ جنکی موجودگی میں کوئی شخص خلیفہ نہیں رہ سکتا۔

پس جماعت کا یہ فرض ہے کہ ان کی تحقیق کی طرف فوراً توجہ کرے۔ ورنہ وہ مجرمانہ خاموشی کی مرتکب ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں اپنی غفلت کی جوابدہ ہوگی۔ جب تک انھیں علم نہیں تھا اس وقت تک وہ معذور تھے۔ لیکن اب جبکہ ان کے علم میں یہ بات آگئی ہے تو اب خاموشی اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں انھیں قصور وار

باب مصری کی طرف منتقل ہوئی۔ اور میں نے دل میں کہا کہ یہ وہ صاحب ہیں جن کا میرے ساتھ میاں فخرالدین کی نسبت بھی زیادہ وسیع اور زیادہ گہرا تعلق رہا ہے۔ یعنی ان کی اہلیہ صاحبہ میری رضاعی بہن ہیں۔ اور ایک مخلص اور پرانے مرحوم صحابی کی لڑکی ہیں۔ وہ خود برسوں ایک صیغہ میں میرے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ اور پھر ان کے ساتھ میرے ذاتی دوستانہ تعلقات بھی رہے ہیں۔ میں نے ان باتوں کا خیال کیا تو میرا دل سخت دردمند ہو گیا۔

(صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیانی کا بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ع ۱۹۲ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۷ء)

# (۱۳) اصل بات

اصل بات یہ ہے کہ جن نقائص کو دیکھ کر میں موجودہ خلیفہ (میاں محمود احمد صاحب) کی بیعت سے علیحدہ ہوا ہوں۔ اس کا علم مجھے قریباً دو سال قبل ہوا تھا۔ اور میں نے اس وقت سے اسکی تحقیق شروع کر دی۔ خلیفہ صاحب کو بھی علم ہو گیا کہ مجھے علم ہو گیا ہے اور میں اسکی تحقیق میں لگا ہوا ہوں۔ تو اس وقت اندر ہی اندر میرے خلاف جماعت میں ایسا پروپگنڈا شروع کر دیا گیا جس کی غرض احباب کی

داغدار کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیا اس شخص کا کیرکٹر جس کے ہاتھ میں باب ۲
آپ نے چہارم سدی تک (مراد چوتھائی صدی معلوم ہوتی ہے یعنی
۲۵ سال۔ للمؤلف) اپنا بیعت کا ہاتھ دے رکھا اس معیار پر تولے
جانے کے قابل ہے کہ آوارہ مزاج اور آزاد منش نوجوان اس کے
متعلق کیا کہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ اتنا بھی نہیں سوچا گیا کہ شہادت
دینے والے کس قماش کے لوگ ہیں۔ (ایسی شہادت تو اسی قماش کے
لوگ دے سکتے ہیں۔ للمؤلف) اور جس کے متعلق شہادت دی جا رہی
ہے وہ کس پوزیشن کا انسان ہے۔ (یعنی خلیفہ قادیان ہے۔ للمؤلف)

(صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی کا بیان مندرجہ اخبار
الفضل قادیان جلد ۲۵ ع ۱۹۷ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۷ء)

## (۱۶) گواہی

(شیخ عبدالرحمن مصری قادیانی کے) مذکورہ بالا خط میں بھی
لکھا ہے کہ اگر کوئی آزاد کمیشن بیٹھے تو اس کے سامنے میرے (یعنی میاں
محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے) خلاف لڑکوں اور لڑکیوں اور
عورتوں کی گواہیاں وہ دلوا دیں گے بلکہ خود میری بھی گواہی دلوا دیں گے
جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں میری اپنی گواہی سے لکھنے والے کی مراد

بتا دیے گئے ...... دوست یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے اس وقت دلیری سے کام لے کر تحقیق نہ کی تو وہ خلیفہ کو ان نقائص میں مبتلا رکھنے میں ان کے ممد و معاون بنکر اللہ تعالےٰ کے حضور خود مجرم قرار پائیں گے۔ اور ان نقائص کی وجہ سے جو خطرناک نتائج جماعت میں پیدا ہو رہے ہیں، ان تمام کی ذمہ داری خود جماعت پر ہوگی۔

(شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب قادیانی کا بیان بعنوان "جماعت کو خطاب" منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ ع ۴۶ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

## (۵۱) ثبوت

پھر جماعت میں بدی اور بے حیائی کی باتوں کا چرچا کر کے فحش کی اشاعت کی جاتی ہے اور گندی باتیں کر کر کے کمزور طبیعت لوگوں میں گندے جذبات کو ابھارا جا رہا ہے ....... اور ثبوت پوچھو تو سوائے اس کے کچھ پیش نہیں کر سکتے کہ فلاں مرد یہ کہتا ہے۔ اور فلاں عورت یہ سناتی ہے اور فلاں لڑکا یہ گواہی دیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا معصوم لوگوں کے چال چلن کی اتنی ہی قیمت رہ گئی ہے کہ زید و بکر کی بیہودہ بکواس سے انھیں

اعتراض پر کمیشن بٹھانے کا سلسلہ تو ایسا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ بابتہ (حالانکہ مطالبہ چند اہم الزامات کے متعلق صرف ایک کمیشن بٹھانے کا ہے۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ع ۳۰۳ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

## (۱۸) فخر الدین ملتانی

انھوں نے (یعنی میاں فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی نے) علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں اپنی عمر کے ۳۱ سال گزارے ....... خاکسار راقم الحروف کے ساتھ بھی ان کا (یعنی میاں فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی کا) قریباً شروع ہی سے تعلق تھا۔ اور وہ میرے ساتھ محبت رکھتے تھے۔ اور سوائے اپنی عمر کے آخری دو تین سالوں کے میں نے ان میں ہمیشہ اخلاص کا جذبہ پایا....... وفات سے کچھ عرصے قبل میاں فخر الدین کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کے متعلق شبہات پیدا ہونے شروع ہو گئے جو آپ کی ذات اور طریق کار دونوں کے متعلق تھے اور بدقسمتی سے ان ایام میں انھیں صحبت بھی ایسی ملی جس سے اس مرض کو

باب شاید یہ ہو کہ وہ کوئی میری تحریر پیش کرنا چاہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور کوئی معنی اس فقرہ کے میرے ذہن میں نہیں آتے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل ۱۲۷ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

## (۱۷) کمیشن کا مطالبہ

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) پھر مصری پارٹی کے فتنہ کے متعلق تقریر فرمائی جس میں اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جو اس پارٹی نے جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا ہے فرمایا اس میں پھر کمیشن کا مطالبہ کیا گیا ہے حالانکہ جب عبدالرحمٰن مصری کی غرض مجھ پر الزام لگانے سے یہ ہے کہ مجھے خلافت سے علیحدہ کرائے اور جب میں نے حلفیہ اعلان کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور میں اسکا مقرر کردہ خلیفہ ہوں اگر میں یہ غلط کہتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے گرفت کرے تو اسے کیوں فیصلہ کن طریق نہیں مانا جاتا اس کے باوجود کمیشن کے مطالبے کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کو خلافت کے متعلق اتنی غیرت نہیں جتنی مصری صاحب کو ہے اس حلف کے بعد خدا تعالیٰ میری نصرت اور تائید کرتا ہے تو مصری خدا سے جا کر لڑے باقی ایک ایک

اس شہادت میں ایک اور بات بھی بیان کی گئی ہے۔ جو تحریک جدید یا ؟
کے بورڈنگ کے متعلق ہے۔ اور اس طرح تحریک جدید کے وقف
کنندگان کے متعلق ہے۔ اس میں جس قدر شرمناک حملہ مجھ پر کیا گیا ہے
وہ میں نہیں سمجھتا کہ احراریوں کے حملوں سے یا دوسرے دشمنان سلسلہ
کے حملوں سے کم ہو۔ اگر ایسے لوگ احمدیت میں رہ سکتے ہوں تو میں
سمجھتا ہوں کہ خلافت اور نظام سلسلہ سے بدتر اور بے معنی لفظ دنیا میں
کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ بہتر ہوگا کہ جماعت بے خلافت رہے تاکہ
لوگوں کو ایسے بے معنی نظام پر ہنسی اُڑانے کا موقع نہ ملے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار
الفضل قادیان جلد ۲۵ ۱۶۵ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۷ء)

## (۲۰) قادیانی ذہنیت

صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے طویل مضمون (بعنوان میاں
فخرالدین ملتانی کی موت پر میرے قلبی تاثرات) مندرجہ اخبار الفضل مورخہ
۲۵ر اگست ۱۹۳۷ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"فخرالدین صاحب کو یہ دیکھنا چاہیئے تھا اور اب ان کے بعد
ان کے رفقاء کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اگر ایک شخص کی خلافت کو خدا نے

باب ۱۳ مزید تقویت پہنچی۔ اور وہ جلد جلد اپنے اخلاص کے ... گرتے گئے۔ اور بالآخر خلیفۂ وقت کی طرف سے خطرناک طور پر مسموم ہو کر اس حالت کو پہنچ گئے جبکہ ایک شاخ خشک ہو کر اپنے درخت سے کاٹ دئے جانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اور حضرت صاحب نے انھیں جماعت سے خارج فرما دیا۔

(صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیانی کا بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ عدد ۱۹۶ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۷ء)

## (۱۹) تحریک جدیدہ

نیز میں خدا کی قسم کھا کر یہ بھی لکھتا ہوں کہ اس نے (یعنی میاں فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی نے) ایک دن اپنے مکان کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا تھا تحریک جدید کا ایک فائدہ ضرور ہوا ہے کہ پہلے تو لڑکوں کو تلاش کرنا پڑتا تھا۔ اور اب لڑکے جمع شدہ مل جاتے ہیں۔ اس جگہ اس کا مفہوم نہایت ہی گندہ اور حضور (میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان) پر کمینہ حملہ تھا۔

(مہاشہ محمد عمر صاحب قادیانی کا حلفیہ بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ عدد ۱۶۵ مورخہ ۸ ار جولائی ۱۹۳۷ء)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ صاحب پر سب سے بڑا الزام بابت عیاشی کا ہے۔ پس اس میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ چھوٹے میاں بشیر احمد صاحب نے جناب خلیفہ صاحب کی جن "غلط یا صحیح" نقائص کو نظر انداز کرنے کی قوم کو ہدایت کی ہے۔ وہ اسی الزام سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ نقص ایسا نقص ہے جو کسی انسان کے تقدس میں خلل انداز نہ ہو۔ اور اس کے باوجود انسان مقدس کا مقدس ہی رہے۔ اور قوم اسے واجب الاطاعت تسلیم کرتی رہے۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہ سمجھے۔ آخر قادیانی دوست بتائیں کہ یہ کیا ذہنیت ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ ع ۶۱ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## (۲۱) پرانا بہتان

حال ہی میں جماعت سے خارج شدہ اصحاب کی طرف سے ایک پوسٹر شایع ہوا ہے جس میں انھوں نے اہل پیغام میں سے بعض افراد کے ایک پرانے بہتان کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین صاحب) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نوازا ہے ۔ ...... تو اول تو ہمارا یہ کام نہیں کہ اس کے نقصوں کے باب ۲
متعلق جستجو کریں ۔ اور اگر بالفرض ہمیں کوئی نقص نظر آتا بھی ہے تو پھر بھی
ہمیں یہ [illegible] کہ ...... ہم کون ہیں کہ اس پر حرف گیری کریں ۔ اور
اسے قابل رد قرار دیں ۔ ان حالات میں اگر ہمیں کوئی نقص نظر آتا ہے
تو اول تو ہمارا فرض ہے کہ استغفار کر کے اس شیطانی خیال کو دل سے
نکال دیں ۔ اور اگر ہم دل سے نہ نکال سکیں تو ہمیں چاہیئے کہ کم از کم
اسے ظاہر کر کے فتنے پیدا نہ کریں ۔"

خلیفہ (میاں محمود احمد) صاحب کے جن غلط یا صحیح نقائص کے
تذکرے نے چھوٹے میاں صاحب کو یہ [illegible] اتنا لکھنے پر مجبور کیا ہے وہ
کس قسم کے ہیں ۔ یہ ہم ان کے ماموں میر محمد اسمٰعیل صاحب کی زبان سے
عرض کرتے ہیں ۔ وہ فرماتے ہیں کہ :-

" بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ خلیفہ عیاش ہے ۔ اس کے متعلق
میں کہتا ہوں ۔ میں ڈاکٹر ہوں ۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو
چند دن بھی عیاشی میں پڑ جائیں وہ وہ ہو جاتے ہیں جنہیں انگریزی میں
ریک (Wreck) کہتے ہیں ۔ ایسے انسان کا نہ دماغ کام کا
رہتا ہے نہ عقل ۔ ...... اس پر نظر ڈالتے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے
کہ وہ عیاشی میں پڑ کر اپنے آپ کو برباد کر چکا ہے ۔" (الفضل ۱ر جولائی ۱۹۳۷ء)

# (۲۲) روحوں کی فریاد

جناب خلیفہ (میاں محمود احمد) صاحب! محمد امین مجاہد بخارہ کی روح قادیان کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ ذرا سوچیں کہ حضرت مولنا نور الدین خلیفہ اول کے فرزند ارجمند میاں عبد الحئی صاحب مرحوم اور آپ کی دختر نیک اختر صاحبزادی امتہ الحئی صاحبہ کی روحیں آپ کو کیا نصیحت کر رہی ہیں۔ شیخ عبد العزیز کی روح کیا پکار رہی ہے۔ لا پتہ شیخ فتح محمد مینجر احمدیہ اسٹور کیا آواز دے رہا ہے۔ قاضی محمد علی کا پٹیالوی مقتول (حاجی محمد حسین مرحوم) کیا کہہ رہا ہے اور خود محمد علی کیا چیخ رہا ہے۔ اور بھی بے شمار ارواح آپ کو کیا آوازیں دے رہی ہیں۔ سوچیں سوچیں علیحدگی ہیں خوب سوچیں۔

(سکرٹری انجمن انوار احمدیہ قادیان کا اعلان مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۵ ع ۴۵ مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۷ء)

# (۲۳) پنجاب ہائی کورٹ کا فیصلہ

سشن جج گرداسپور نے عزیز احمد کو فخر الدین کے قتل اور عبد العزیز کو مجروح کرنے کے الزام میں مجرم ٹھیراتے ہوئے زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند

باب ۳ کے صاحبزادے مولوی عبدالحیٰ صاحب مرحوم کو نعوذ باللہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ تعالیٰ نے زہر دلوا کر مروا دیا ہے اور یہ فعل اس لئے کیا گیا تھا کہ مولوی عبدالحیٰ صاحب بے حد ہونہار تھے اور حضور (میاں محمود احمد صاحب) ڈرتے تھے کہیں انہیں خلافت سے معزول کر کے وہ خود خلیفہ نہ بن جائیں نعوذ باللہ من ذالک۔

اسی پوسٹر میں محمد امین خاں۔ قاضی محمد علی صاحب مرحوم اور میستری محمد حسین بٹالوی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سوچیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے مولوی عبدالحیٰ صاحب اور آپ کی صاحبزادی امۃ الحیٰ مرحومہ کی روحیں آپکو کیا نصایح کر رہی ہیں گویا نہ صرف مولوی عبدالحیٰ صاحب بلکہ (میاں محمود احمد صاحب کی بیوی) سیدہ امۃ الحیٰ صاحبہ کی موت بھی نعوذ باللہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مظالم کی وجہ سے ہوئی کیونکہ ان کے نزدیک یہ دونوں در پردہ حضور کے مخالف تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ؍ عـ ۱۷۹ بمورخہ ۴ ؍ اگست ۱۹۳۷ء)

خلیفہ صاحب نے مخالفوں پر جوابی حملہ میں اثنار تقریر میں کہا ــــ باب
"لیکن اگر وہ یوں ہی گندے اعتراضات کرنے پر مصر رہے جیسا کہ وہ کر رہے ہیں اور ذلیل حملوں کا سلسلہ جاری رکھا جیسا کہ پتا ہے کہ وہ اور ان کے رفقاء اس کی تجویزیں کر رہے ہیں وہ اگر تائب نہ ہوئے تو میں اعلان کرتا ہوں کہ احمدیت کا تو ذکر ہی کیا عصمت بھی ان کے خاندانوں سے رخصت ہو جائے گی ۔ میں صاف اور بیّن الفاظ میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو یہ سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ان کے خاندان عفت سے گرے حملوں کے نتیجوں میں کیسے فحش کا مرکز بن جائیں گے۔"

بعض گواہانِ استغاثہ کا بیان ہے کہ خلیفہ صاحب نے اپنی تقریر میں "کنجر خانہ" کا لفظ استعمال کیا تھا ........

اس خطبے کے جواب میں اور خصوصاً خلیفہ کے اس بیان کے ۔۔۔ یعنی "ان کے خاندان فحش کا مرکز بن جائیں گے" ــــ فخر الدین نے احتجاج کے طور پر ۵ راگست کو اپنے گھر کے قریب قادیان کے بازار میں ایک اشتہار چسپاں کیا جس کا آخری حصہ درج ذیل ہے : ــــ "اسی لئے تو ہم جماعت ۔۔۔ سے ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ سب حقائق شہادت اور راز فیصلہ کے لئے اس کے سامنے پیش کئے جائیں کہ وہ فیصلہ کرلے کہ کس کا خاندان فحش کا مرکز ہے یا بالفاظِ دیگر

بابتہ موت اور زیر دفعہ ۳۲۴ ایک سال قید با مشقت کی سزا دی ہے۔ عزیز احمد اس عدالت میں اپیل کرتا ہے۔

قریب زمانہ میں ہی فخر الدین قادیانی احمدیوں کے خلیفہ کا پیرو تھا مقتول اور عبد الرحمٰن مصری کو خلیفہ سے اختلاف کرنے پر جماعت سے خارج کیا گیا یا وہ خود علیحدہ ہو گئے انھوں نے ایک نئی انجمن کی بناء ڈالی جس کا بڑا مقصد خلیفہ کی مخالفت کرنا ظاہر ہوتا ہے ان کا قیام قادیان میں تھا اور چونکہ قادیان میں زیادہ آبادی متشدد آرتھاڈکس احمدیوں کی ہے اس لئے قدرتی طور پر آرتھاڈکس گروہ اور ان کے درمیان جھگڑے کی صورت پیدا ہو گئی۔

جیسا کہ گواہوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے مخالف انجمن کے ارکان کا بائیکاٹ کیا گیا اور ان کے گھروں پر پکیٹنگ لگائی گئی اور یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت ناخوشگوار حالات میں تھے مقتول نے متعدد [illegible] مقامی پولیس چوکی میں دیں جو احمدیوں کی ان حرکات سے متعلق تھیں جو اس کے خلاف کر رہے تھے ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء کو خلیفہ نے بذات خود مسجد میں ایک اجتماع کو [illegible] کرتے ہوئے عبد الرحمٰن مصری اور ان کے رفقاء پر ایک طویل ذاتی حملہ کیا۔ چنانچہ یہ تقریر یکم اگست کے الفضل میں جو احمدیوں کا اخبار ہے شائع ہوئی۔

(۴) حکیم عبدالعزیز محلہ باب الانوار۔

(۵) عبدالرب خاں بنگلہ سر محمد ظفراللہ خاں۔

۷ راگست کو اپیل کنندہ نے فخرالدین کو قتل کیا جب کہ وہ حکیم عبدالعزیز اور بشیر احمد کی معیت میں پولیس چوکی جا رہا تھا تا کہ اپنی اور اپنے رفقاء کی حفاظت کے لئے درخواست کرے۔ انھوں نے افواہ سنی تھی کہ انہیں ہلاک کرنے کی سازش ہو چکی۔ وہ حقیقت پر مبنی تھی یا نہیں لیکن عین پولیس چوکی کے راستہ میں اپیل کنندہ فخرالدین کے سامنے آ گیا اور اچانک بغیر کسی انتباہ اس کے سینہ میں چاقو گھونپ دیا حکیم عبدالعزیز کو بھی چاقو کے ساتھ کندھے اور رخسار پر مجروح کیا فخرالدین کو پولیس چوکی میں پہنچایا گیا اس نے مقامی ہسپتال میں جانے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ احمدیوں کا ایک ادارہ ہے اپیل کنندہ فی الفور گرفتار کر لیا گیا۔ فخرالدین کو لاری میں گورداس پور پہنچایا گیا۔ انجام کار چند روز بعد وہ مر گیا اس میں مطلق شبہ نہیں کہ اپیل کنندہ نے جو زخم مقتول کے لگایا وہ اس کی موت کا باعث ہوا............

اپیل کنندہ نے فخرالدین کے قتل کو تسلیم کیا ہے یہ اس کے ذمہ ہے کہ اس کا مقدمہ دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند کی مستثنیات میں آتا ہے۔

بابۓ یہ وہ ہے ... کہا تھا" اس پوسٹر پر سکرٹری مجلس احمدیہ کی حیثیت سے فخر الدین کے دستخط موجود ہیں۔

۶ اگست کی صبح کو اور پھر شام کے وقت متشدد احمدیوں کے دو اجلاس منعقد ہوئے جنہیں سب انسپکٹر لالہ کرم چند کی شہادت کے مطابق مقتول کے خلاف کئی تقریریں ہوئیں اس دن فخر الدین نے ذیل کی رپورٹ پولیس کی چوکی میں دی ۔ "مجلس احمدیہ قادیان (انڈیا) بنام انچارج پولیس چوکی قادیان ۔ جناب عالی آج خلیفہ قادیان نے جمعہ کی نماز میں نہایت اشتعال انگیز تقریر کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو ارکان مجلس احمدیہ کے خلاف مشتعل کیا ہے جس کے نتیجہ میں احمدی پبلک میں حد درجہ کا اشتعال پھیلا ہوا ہے رات کو ایک جلسہ کے انعقاد کا اعلان بھی ہو رہا ہے کیونکہ اس سے اشتعال پھیلنے کا اندیشہ ہے اس لئے مجلس احمدیہ کے مندرجہ ذیل ارکان کو جان و مال کا خطرہ ہے سو درخواست کی جاتی ہے کہ ان کی ... کا فوری انتظام کیا جائے ۔ دستخط فخر الدین ملتانی سکرٹری مجلس احمدیہ قادیان ۔

(۱) شیخ عبدالرحمٰن مصری معہ اہل و عیال نزد بہشتی باغ ۔

(۲) فخر الدین ملتانی معہ اہل و عیال محلہ باب الانوار ۔

(۳) شیخ محمد صادق قریشی معہ اہل و عیال ... نزد مسجد

خلیفہ صاحب نے اپنی تقریر میں روحانی سزا کا ذکر کیا تھا نہ کہ جسمانی سزا بائیکا۔ البتہ عدالت نے اس نوعیت کی تقریروں کے متعلق یہ خطرہ ظاہر کیا کہ اس ملک میں مذہبی لیڈروں کے پیروکار دونوں قسم کی سزاؤں میں مشکل سے تمیز کرسکتے ہیں۔

## (۲۴) فیصلہ کے بعد سخت احکام

چونکہ ایسے اعلان کا بار بار کیا جانا ضروری ہے اس لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے، نیز اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت امور عامہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کی نسبت یہ امر ثابت ہو کہ اس نے کسی قانون شکنی کا ارادہ کیا ہے خواہ اس کو عمل میں بھی نہ لایا ہو اسے فوراً حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اس کا معاملہ پیش کئے بغیر جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ پس نظارت امورعامہ صاف الفاظ میں اعلان کرتی ہے کہ ایسے معاملہ میں پوری سختی سے عمل کیا جائے گا ــــ ناظر امور عامہ

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ ع۱۴ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

## (۲۵) فیصلہ کے اثرات

پانچ تاریخ کو میاں عزیز احمد کی اپیل کا فیصلہ جو ہائی کورٹ کے

یا ہے یا نہیں اور وکیل صفائی نے صرف جس نقطہ کو لیا ہے وہ یہ ہے کہ قتل کا سبب شدید یا اچانک اشتعال کی حالت ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ پوسٹر چسپاں کرنا ہی اشتعال کے مترادف ہے اگرچہ پوسٹر کے الفاظ مبہم سے ہیں تاہم ممکن ہے یہ کسی احمدی کے لئے جوش کا باعث بن جائیں اگر وہ خیال کرلے کہ فخر الدین خلیفہ کے خاندان پر حملہ کر رہا ہے جو کہ واضح نہیں ہے ہمیں اس سے اتفاق نہیں کہ یہ شدید یا اچانک اشتعال کے مترادف ہے۔ اپیل کنندہ کو کم از کم دو دن سے اس پوسٹر کا علم تھا سو اسے ہم اچانک اشتعال نہیں کہہ سکتے اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ اپیل کنندہ دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے جرم کا مجرم ہے ........

فیصلہ ــــ سو ہم سزا بحال رکھتے ہوئے جو عزیز احمد کو دی گئی اس کی اپیل مسترد کرتے ہیں۔

(لاہور ہائیکورٹ میں چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ اور مسٹر جسٹس عبدالرشید نے قادیانی مقدمہ قتل کی اپیل میں جو فیصلہ دیا اس کے ترجمہ کے اقتباسات منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ عدد ۳ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

بعدہٗ قادیانی درخواست نظر ثانی کی بنا پر ہائی کورٹ نے فیصلہ کی مزید وضاحت یہ کر دی کہ عدالت نے اس بیان کو صحیح تسلیم کیا کہ

اور پیدا ہو رہے ہیں۔ باب

شاید تم میں سے بعض اپنا غصہ اس طرح نکالتے ہوں گے کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ داری ججوں پر ڈال دیتے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ججوں نے غلطی کی انھوں نے ہمارے امام کو نہیں سمجھا اور بعض اس طرح غصہ نکال لیتے ہوں گے کہ ججوں نے تو محض اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی لیڈروں کو اپنے خیالات کو احتیاط سے ادا کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کوئی خلاف قانون حرکت نہ کر بیٹھیں، مگر اے دوستو! میں اپنے دل کی آگ کو اس قسم کے خیالات کے پانی سے بھی سرد نہیں کر سکتا کیونکہ کیا اس امر کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ ججوں نے جو کچھ سمجھا اس کا موجب آپ ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی غلطی تھی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ عث مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

## (۲۶) تلخ کامی

لیکن میں اپنے لئے موت بھی تو نہیں مانگ سکتا کیونکہ گو ایک بے جان جسم کسی کام کا نہیں لیکن جب تک سانس چلتا ہے ایمان کی ذمہ داریاں اس پر عائد ہیں اور مذہب اور اخلاق کی جنگ کے میدان سے بھاگنا

جو فاضل ججوں نے سنایا ہے اس میں بعض ایسے فقرات بھی ہیں جن سے
بعض مخالف اخبارات نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا عدالت العالیہ کے
نزدیک میاں فخر الدین کے قتل کی تحریک خلیفہ جماعت احمدیہ کی تقریروں
سے ہوئی ہے چنانچہ اس مخالف پروپگنڈے کی وجہ سے جماعت کے
دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے اور باوجود اس کے کہ الفضل نے
اس فیصلہ کے بارے میں کوئی مضمون نہیں لکھا اور اس کی وجہ سے
اکثر احباب جماعت جو سوائے الفضل کے کوئی اخبار نہیں پڑھتے اس
فیصلہ سے بے خبر ہیں جن جن دوستوں کی نگاہ سے اور دوسرے اخبارات
گزرے ہیں وہ رنج و غم سے بے تاب ہو رہے ہیں اور ان کے خطوط
جو مجھے آرہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو مارے غم کے
دیوانے ہو رہے ہیں ....... بعض کے خطوط تو ایسے دردناک ہیں
کہ یوں معلوم ہوتا ہے ان کے دل خون ہو گئے ہیں اور ان کے لئے
عرصۂ حیات تنگ آگیا ہے ...... بے شک آج پشاور سے لے کر
راس کماری تک ہزاروں گھر رنج و الم کا شکار ہو رہے ہیں ہزاروں
ہزار عورتیں مرد بچے کرب و بلا میں مبتلا ہیں اور خون کے آنسو ان کی
آنکھوں سے رواں ہیں لیکن ان کے احساسات اُن احساسات کی گہرائی
کو کہاں پہنچ سکتے ہیں جو اِن ایام میں میرے دل میں پیدا ہوتے رہے ہیں

بنصرہ العزیز معمولاً شایع ہوتی ہے اس کے چند اقتباسات ذیل میں بابۃ نمونتہً درج ہیں، بابتہ سال حال از مارچ ۱۹۳۷ء لغایتہ فروری ۱۹۳۸ء:۔

(۱) قادیان ۴ر مارچ ۔سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب) کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ درد نقرس کی حالت کل جیسی ہے اس کے علاوہ دو روز سے ایک پھنسی کی وجہ سے بھی تکلیف ہے۔

(۲) قادیان ۸ر مارچ ۔ ½ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب) کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے ورم اور درد میں پہلے سے نمایاں کمی ہے۔ مگر ابھی تک نہ تو پورے طور پر ورم اترا ہے اور نہ ہی درد دور ہوا ہے۔ گواب زمین پر پاؤں رکھنے سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ مگر ورم کی جگہ پر انگلی سے دباؤ ڈالنے سے بہت درد محسوس ہوتا ہے۔ کل رات سے بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں بھی کچھ درد کی شکایت ہوگئی ہے۔ پھنسی کی تکلیف میں خدا کے فضل سے کمی ہے۔ یعنی ورم بھی کم ہے اور درد بھی کم۔

(۳) قادیان ۱۹ر مارچ ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں

بالکل کسی طرح جائز نہیں ....... ۔

اگر میری بے عزتی تمہیں عزت دلانے کا موجب ہو اگر میری ذلت تم کو ہمیشہ کی ذلت سے بچالے، اگر میرے جذبات کی موت تمہیں اخلاقی زندگی بخش دے تو بخدا میں اس سودے کو سستا سودا سمجھونگا...

جب میں اس نقطہ نگاہ سے اس ... کو دیکھتا ہوں تو میرے دل سے بے اختیار یہ آواز آتی ہے کہ محمود جس قوم کی خدمت تو نے بچپن سے اپنے ذمہ لی جس کی خدمت جوانی میں تو نے کی جب تیرے بال سفید ہو گئے جب تیری رگوں کا خون ٹھنڈا ہونے کو آیا تو ان میں سے بعض کی وجہ سے تجھ پر اس فعل کا الزام لگایا گیا جس فعل کو دنیا سے مٹانے کیلئے تیرا بچپن و تیری جوانی خرچ ہوئے تھے ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ... متعلق فیصلہ ہائی کورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ ... مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

## (۲۷) کیفیت مزاج

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی صحت کی جو رپورٹ اخبار الفضل میں بحوالہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

ہے کہ اگر زیادہ کھڑا ہوا تو ان کے زخموں سے پھر خون جاری ہو جائیگا یا بڑھ
لیکن میں نے خیال کیا کہ ان دنوں پانچوں نمازوں میں تو میں آ نہیں
سکتا۔ اسلئے کم از کم جمعہ میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ (ارشاد میاں
محمود احمد صاحب)۔

(۸) **قادیان ۱۳ ر اپریل**۔ ....... آج کی ڈاکٹری رپورٹ
مظہر ہے کہ حضور کو پاؤں میں تکلیف زیادہ رہی۔ اور ورم بھی کسیقدر
بڑھ گیا۔

(۹) **قادیان ۱۹ ر اپریل**۔ ....... حضور کے پاؤں پر
درد نقرس کی وجہ سے ورم ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے
دعا کریں۔

(۱۰) **۱۲ ر مئی** ...... ڈاکٹری رپورٹ آمدہ از ناصر آباد اسٹیٹ
سندھ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ سر درد اور کمر درد علیل ہے۔
احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(۱۱) **قادیان ۱۶ ر مئی** ...... ۱۴ ر مئی کی جو ڈاکٹری اطلاع
موصول ہوئی ہے وہ مظہر ہے کہ تین یوم سے حضور کی طبیعت بوجہ
سر درد اور حرارت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے
دعا فرمائیں۔

تشریف لا کر نہ صرف خدام کو زیارت کی سعادت بخشی بلکہ خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ اور نماز پڑھائی۔ چونکہ حضور کو ابھی تک نقاہت اور کمزوری ہے اس لئے ممبر پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ بولتے رہے جسے سارے مجمع تک پہنچانے کی خدمت چند احباب بجا لاتے رہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

(۴) قادیان ۲۲ر مارچ۔۔۔۔۔۔۔۔ آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں درد اور ورم زیادہ ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

(۵) قادیان ۳۱ر مارچ۔۔۔۔۔۔۔ آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو گلے اور سر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۶) قادیان ۴ر اپریل۔۔۔۔۔۔۔ آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو پاؤں میں کل کچھ زیادہ تکلیف رہی۔ نیز بعض جوڑوں میں بھی درد محسوس ہوا۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔

(۷) قادیان ۹ر اپریل۔ میں پچھلے جمعہ کو خطبہ پڑھنے کی وجہ سے جاتے ہی پھر بیمار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آج تک باہر نہیں آسکا آج بھی اسی وجہ سے میں نے پاؤں میں جونکیں لگوائی تھیں۔ اور خطرہ

(۱۴) قادیان ۴ رجون ....... آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سر کے چکروں سے آرام ہے۔ لیکن انتڑیوں کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ باب۲

(۱۵) قادیان ۷ رجون ....... آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج پھر ناساز رہی۔ ضعف کی علامات زیادہ ہیں۔

(۱۶) قادیان ۱۰ رجون ....... آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سر درد کے دورہ کی دن بھر تکلیف رہی احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۱۷) قادیان ۱۱ رجون۔ میں تحریک جدید کے گزشتہ جلسہ کے موقع پر بوجہ بیماری شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور گو اب بھی اس بیماری کے اثر کے ماتحت میں اس قابل نہیں ہوں کہ زیادہ بول سکوں بلکہ اس بیماری کے بعد اب تک یہ حالت ہے کہ اگر مجھے کھڑا ہونا پڑے تو سر میں ایسا شدید چکر آتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں شاید گر جاؤں گا۔ اس لئے صحت کے لحاظ سے زیادہ کھڑا ہونے کی طاقت اب بھی نہیں رکھتا۔ مگر چونکہ اس وقت میں حصہ نہ لے سکا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کے بجائے آج اختصار کے ساتھ کوئی بات کہہ دوں تا

باب ۳۲ (۱۲) **قادیان ۳۰ مئی** - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق آج مقامی جماعت کی طرف سے جو جلسہ کیا گیا اس کے دو [illegible] میں جو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں منعقد ہونا قرار پایا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ نوازش لیکچر دینا منظور فرمالیا تھا کہ چھ بجے کے بعد اچانک حضور کی طبیعت پیٹ درد کی وجہ سے سخت خراب ہو گئی۔ اور حضور تقریر کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ اس کے بعد حضور کی طبیعت اور زیادہ ناساز ہو گئی چنانچہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو اس وقت تک کہ رات کے دس بجے ہیں پندرہ سولہ اسہال ہو چکے ہیں۔ اور طبیعت کمزور ہو گئی ہے۔ گو کالرا (ہیضہ) کی کوئی علامت نہیں۔ اور اب حضور کو قدرے سکون بھی ہے۔ تاہم احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔

(۱۳) **قادیان یکم جون**......... آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ البتہ سر میں چکروں کی شکایت جس کا باعث کمزوری ہے۔

(۲۲) قادیان ۲۵ر جولائی ....... آج ۹½ بجے شب کی بابت ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو درد شکم کی شکایت ہے۔

(۲۳) قادیان ۲۶ر جولائی ....... آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲۴) قادیان یکم اگست ....... آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر درد کا دورہ رہا۔ ابھی تکلیف پورے طور پر رفع نہیں ہوئی احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(۲۵) قادیان ۲ر اگست ....... آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر درد سے خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ رہا لیکن گلے میں درد کی شکایت زیادہ ہے۔

(۲۶) قادیان ۱۱ر اگست ....... آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک تپش کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲۷) قادیان ۱۷ر اگست ....... آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کسی قدر حرارت رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

یا ہے اس ثواب میں شریک ہو سکوں۔ (ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

(۱۸) قادیان ۲۷ جون...... آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو پیچش اور نزلہ کی شکایت ہے۔

(۱۹) قادیان ۸ جولائی ۳۷ء...... آج ۸½ شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے اور کچھ حرارت بھی ہے۔ احباب حضرت کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲۰) قادیان ۲۳ جولائی...... آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل دن بھر درد سر کی سخت تکلیف رہی۔ پھر رات کو بھی اسی درد کی وجہ سے تمام رات نیند نہیں آئی۔ آج جمعہ کے وقت طبیعت کو کچھ آرام ہو گیا اور خطبۂ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ لیکن بعد نماز عصر طبیعت پھر ناساز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲۱) قادیان ۲۳ جولائی۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میں آج بہت زیادہ دیر سے آسکا ہوں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کل مجھے شدید سر درد کا دورہ ہوا۔ اور اس کی وجہ سے میں رات بھر جاگتا رہا۔ صبح اٹھ کر میں نے برومائڈ پیا۔ اور تھوڑی دیر کیلئے سو گیا۔ پھر میں دفتر میں گیا۔ (ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو اس وقت نزلہ سردرد اور حرارت کی شکایت باب۳
ہو گئی ہے۔

(۳۳) قادیان ۶ر دسمبر۔ ..... آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری
رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو بخار سردرد۔ اور نزلہ کی شکایت ہے۔
احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳۴) قادیان ۱۲ر دسمبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ
المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعارضہ بخار ومتلی علیل ہیں۔
احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳۵) قادیان ۱۹ر دسمبر۔ ......... آج ۷ بجے شام کی
ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور کو پیچش کی تکلیف تھی۔ آج
خداتعالے کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔

(۳۶) قادیان ۲۲ر دسمبر۔ ...... آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری
رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ احباب
دعائے صحت فرمائیں۔

(۳۷) قادیان ۶ر جنوری۔ ........ آج ۷ بجے شام کی
ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ بخار اور جسم میں
درد کے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲۸) قادیان ۲۴ اگست ...... آج ۹ ½ بجے شب کی
ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سر درد اور زکام کی تکلیف رہی۔
اور انفلوئنزا کی علامات پیدا ہو گئیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے
دعا فرمائیں۔

(۲۹) قادیان ۵ ستمبر ...... آج ۸ ½ بجے شب کی ڈاکٹری
رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج دن بھر سر درد متلی اور ضعف کی شکایت
رہی اور اس وقت بھی گلے میں نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت
کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳۰) قادیان ۷ ستمبر ...... آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری
رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو نزلے اور گلے کے درد کی شکایت بدستور ہے
علاوہ ازیں حضور کو اس وقت درد شکم اور اسہال کی شکایت بھی
ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳۱) قادیان ۱۳ ستمبر ...... آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری
رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ اور کھانسی کی تکلیف بدستور ہے کل
سے ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر
دعا فرمائیں۔

(۳۲) قادیان ۲۹ ستمبر ...... آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری

جامعہ احمدیہ کی طرف سے جو پارٹی آج انٹر کالجیٹ ایسوسیشن لاہور یا ۳ بجے
کو دی گئی اس میں حضور کو تقریر فرماتے ہوئے پاؤں میں نقرس
کی تکلیف ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴۲) قادیان ۲۰ر فروری ۱۹۳۰ء ......... آج ۷ بجے
شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سردی کی وجہ سے
نیز زکام کی کثرت کے باعث اعصابی کمزوری کی شکایت ہے
کل آناً فاناً حضور کو ضعف بصارت کا حملہ ہو گیا جو دو تین گھنٹے
کے بعد رفع ہوا۔ سر کے چکروں کی بھی شکایت ہے۔ احباب
حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴۳) قادیان ۲۲ر فروری ۱۹۳۰ء ......... آج ۸ بجے
شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو اعصابی کمزوری کے
علاوہ گلے میں درد زکام و کھانسی کی بھی شکایت ہے احباب حضور
کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(۴۴) قادیان ۲۷ر فروری ......... آج ½ ۷ بجے شام
کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر اور آنکھوں میں درد
کی تکلیف رہی احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(۴۵) قادیان ۲۸ر فروری ...... آج نزلہ اور گلے میں

(۳۸) قادیان ۲۱ جنوری۔ ......... سورۃ فاتحہ کی باب
قراءت کے بعد (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا۔
پچھلے جمعہ کے بعد سے مجھے گلے کی تکلیف ہے اور اس وجہ سے میں بلند آواز سے نہیں بول سکتا۔ پس اپنی آواز دوسرے دوستوں کی وساطت سے پہنچاتا ہوں (تین دوست بلند آواز سے خطبے کے الفاظ دہرانے کے لئے مقرر کئے گئے تا ... تک آواز پہنچا سکیں)۔

(۳۹) قادیان ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء ...... آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ابھی ناساز ہے گلے کا درد رفع نہیں ہوا کانوں میں بھی درد کی شکایت ہے اور کھانسی بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(۴۰) قادیان ۳۰ جنوری۔ ........ آج ۶½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ابھی ناساز ہے کھانسی میں کمی نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴۱) قادیان ۶ فروری۔ ...... آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج صبح اچھی تھی لیکن

# فصل چودھویں

## قادیانی جماعت

## (۱) آغاز و انجام

کل تک قادیانی فرقہ کے کیا دعوے تھے۔ کیا خواب تھے۔ اور آج کیا حالت ہے، کیا تعبیر ہے۔ یہ روئداد بہت عبرت آموز ہے تاریخ اسلام شاہد ہے۔ ایسی تحریکات کا ایسا ہی انجام ہوتا رہا ہے پہلے بھی ذکر آچکا ہے۔ اس سلسلہ میں مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری کی تازہ تالیف "ائمۂ تلبیس" قابل دید ہے۔ بلا مبالغہ تحقیق اور جامعیت کے اعتبار سے اپنے شعبہ کی کتابوں میں بینظیر ہے۔ بڑی تقطیع کے ۵۳۲ صفحات پر شایع ہوئی ہے۔ صرف دو روپے آٹھ آنے قیمت ہے۔ دارالتصنیف فلیمنگ روڈ لاہور سے ملتی ہے۔ تاج کمپنی لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

حال تک قادیانی تحریک کے جو دور دورے تھے۔ پچھلے "قادیانی مذہب" کی اشاعت کے بعد سے چند سال میں جو عام

ایہ خراش کی وجہ سے میں زیادہ بول نہیں سکتا علاوہ ازیں باتیں
پاؤں میں درد نقرس کا دورہ ہو گیا ہے اس لئے زیادہ کھڑا بھی
نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے میں آج بہت ہی چھوٹا خطبہ کہنا
چاہتا ہوں۔ (ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

(۴۶) میری عمر اس وقت سینتالیس ۴۷ سال کی ہوگی۔
(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر فرمودہ
۱۷ رجون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ۱۴۳
مورخہ ۲۳ رجون ۱۹۳۷ء)

میاں صاحب کے حالات خود قادیانی بیانات کے مطابق
کتاب "قادیانی مذہب" میں مفصل درج ہیں۔

شریروں پہ پڑے اُن کے شرارے نہ اِن سے رُک سکے مقصد ہمارے ہائے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی فسبحان الذی اخزی الاعادی
(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نظم منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ عہ ۵۵ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

## (۴) میدان کی بات

عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے رہے ہیں لیکن جب کہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب عقلا اور علامہ اور فقرا اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف مُنہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے کبھی برباد نہیں ہوگا وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں ........
دیکھو وہ زمانہ جلد آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں (تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے۔ تقریباً تیس سال بعد ۱۹۳۱ء میں

باب ۳ بیداری پھیلی۔ اور اس بیداری کی بدولت قادیانی تحریک کا جو حشر ہوا اس کی سلسلہ وار کیفیت "قادیانی مذہب" کی پانچوں تمہیدوں میں درج ہے مختصر ذکر جابجا اس کتاب میں بھی آچکا ہے۔ سرسری خاکہ ذیل میں پیش کرتے ہیں :—

## (۲) آسمانی کارروائی

دیکھو سہ باوا انتم۔ آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔

(ضمیمہ اربعین ۳ صفحہ ۲۹ مصنفہ مرزا ۔ بانی جماعت)

## (۳) ماتم وشادی

تجھے حمد وثنا زیبا ہے پیارے کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے ہمارے کر دئیے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس یا ۳۰ لاکھ تک پہنچکر ٹھہر جائے تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ (حالاں کہ پچاس سال میں تعداد پنجاب میں پچپن ہزار اور کل ہندوستان میں پچھتر ہزار کے قریب پہنچی ہے۔ للمؤلف) اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں ساری دنیا اس جماعت سے بھر جائے۔ اور یہ انسان کا کام نہیں۔ انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ دراصل بڑا معجزہ یہی ہے کہ فرستادہ کی علت غائی باطل نہ ہو جائے۔" محمد صادق قادیان یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء۔

(قادیانی اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۳۰ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

## (۶) دنیا کا چارج

پس نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئیے کہ دنیا کو سنبھال سکیں تم نے دنیا کو ادھر نہیں لانا۔ بلکہ لانے والا خدا ہے اس لئے تمہیں آنے والوں کا معلم بننے کے لئے ابھی سے کوشش کرنی چاہئیے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مسندرجہ

باب [illegible] قادیانی فرقہ کی آبادی تمام ہندوستان میں ۵۶ ہزار کے قریب [illegible]
اس میں مرد عورت، بوڑھے، بچے، جاہل اور عامی بھی شامل ہیں۔ ۱۹۰۲ء میں
مرزا صاحب کو تیس ہزار کی ایسی منتخب جماعت مل گئی۔ عجب حساب ہے۔
[illegible] بارہ میں قادیانی مبالغے "قادیانی مذہب" میں قابل
دید ہیں۔ للمؤلف)

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۰ طبع دوم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۸ء)

# (۵) جماعت کی ترقی

۱۹۰۵ء کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق فرمایا:۔

"جو کام ہونے والا ہوتا ہے اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسے باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے.......... ہماری [illegible] کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دوراندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک بہم کو تشریح ،پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دیگا۔

خاص دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کی طرف سے تحفظ حقوق مسلمین کے بابر
پُرفریب نام سے نہایت مشتبہ کارروائیاں کی جارہی ہیں اور اس
سلسلہ میں بعض نہایت عجیب و غریب باتیں معلوم ہوئیں اور جستجو پر
بہت سے خوفناک اور رنجیدہ انکشافات بھی ہوئے۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۰ء)

## (۹) سیاسیات میں برتری

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں سیاسیات میں بھی ایسی ہی
برتری عطا کی جیسی دوسرے امور میں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ
ہمیں جو کچھ ملتا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ ہماری اپنی
قابلیتوں کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اب نبیوں بڑے بڑے سیاست دان
یورپ اور ہندوستان کے لوگوں کی تحریریں موجود ہیں جن میں تسلیم
کیا گیا ہے کہ ہم نے ہندوستان کے نظم و نسق کے متعلق جو رائے پیش کی
ہے وہ بہت صائب ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان جلسہ سالانہ
مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ ع ۸۲
مورخہ ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۳۱ء)

باب ۲ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۶۵ مورخہ ۲۷ فروری ۲ مارچ ۱۹۲۲ء

# (۷) قادیانی امیدیں

غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں گھبراہٹ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جو اپنے مذہب پر پکی اور امید و یقین سے پُر ہے تو وہ احمدی ... وہ لوگ جو واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے۔ صرف ہم باقی رہیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آ رہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔" پس دوسری بادشاہتوں کو خطرہ ہے کہ وہ ٹوٹ جائیں گی مگر ہمیں امید ہے کہ بادشاہت دیجائے گی۔ حکمران ڈر رہے ہیں کہ انکی حکومت جاتی رہے گی مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دیجائے گی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۸۲ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء)

# (۸) پُر فریب نام

چند ماہ سے قادیانی جماعت اور اس کے امام محترم سیاسیات میں

ہو رہے ہیں بہت تھوڑے ہیں جو جماعت کی خدمات کو سمجھتے ہیں باقی تو
باغیوں سے بھی زیادہ غصے سے ہمیں دیکھتے ہیں۔ اور اگر انگریزوں کا فطری عدل مانع نہ ہو تو شاید وہ ہمیں پیس ہی دیں۔ پھر وہ لوگ جو پہلے سیاسی کاموں کی وجہ سے ہمارے مداح تھے ان میں سے بھی کچھ تو کھلے طور پر اور کچھ مخفی طور پر ہماری مخالفت میں لگ گئے ہیں۔ بعض تو صاف احراریوں سے مل گئے ہیں ان کی مجالس میں جاتے ہیں۔ ان کے لئے چندے جمع کرتے ہیں اور چند گنتی کے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب نے یہی طریق اختیار کر رکھا ہے۔

پھر خود ہمارے اندر منافقوں کا ایک جال ہے جو تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی جھوٹی خبریں شایع کرتے ہیں کبھی جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں قرآن کریم میں انھیں کے متعلق آتا ہے۔ والمرجفون فی المدینة کوئی اچھا کام نہیں جس پر وہ اعتراض نہ کریں اور کوئی نیک آدمی نہیں جس پر الزام نہ لگائیں یہ اندرونی دشمن ہیں جو باہر والوں سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ ان کی باتیں سننے والا سمجھتا ہے یہ بھی آخر احمدی ہیں مخلص ہیں اور اس وجہ سے ان کے دھوکا میں آجاتا ہے' ان کی ایسی حرکات سے اپنوں کے اندر بے چینی پیدا ہوتی ہے اور دشمن دلیر ہوتے ہیں۔

ان سب چیزوں کو دیکھ کر میں تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا ایک

باب ۳

# (۱۰) ماں رات کو فوت ہو گئی

آج کل احمدیوں کی جسقدر مخالفت ہو رہی ہے ابتدا میں بھی شاید ہی نہ ہوئی ہو اور یہ صحیح بھی ہے۔ مگر جماعت بوجہ ان فتوحات کے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے نصیب ہو رہی ہیں اسے محسوس نہیں کرتی اس کی حالت اس بچے کی سی ہے جس کی ماں رات کو فوت ہو گئی صبح کو جب اٹھا تو اسے پیار کرنے لگا اور ہنسنے لگا۔ پھر بھی جب وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئی تو اس نے محبت سے اس کے منہ پر چپت ماری اور یہی سمجھتا رہا کہ یونہی چپ ہے حتیٰ کہ جب اسے دفن کرنے کے لئے لیجانے لگے تب اسے معلوم ہوا کہ اس کی نہایت ہی محبوب چیز ہمیشہ کے لئے اس سے چھڑا دی گئی ہے۔ اسی طرح جماعت کے وہ ناواقف دوست جو سلسلہ کے حالات سے آگاہ نہیں اور مخالفت کی شدت جن آنکھوں کے سامنے نہیں وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ کیا پروا ہے ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے مگر جس جماعت کو میں یا جماعت کے دوسرے لوگ دیکھتے ہیں وہ اس سے ناواقف ہیں۔ سب بڑے اور چھوٹے اس وقت ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں احمدیت کی ابتدا میں انگریز مخالف نہ تھے۔ سوائے چند ابتدائی ایام کے کہ جب وہ مہدی کے لفظ سے گھبراتے تھے مگر اب تو وہ بھی مخالف

گئے ہیں۔ ہمارے دل زخمی کر دئے گئے ہیں۔ ہم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا یا
کسی سے کچھ نہیں مانگا۔ مگر حکومت اور رعایا خواہ مخواہ ہماری مخالف ہے۔
اور مسیح ناصری کا قول بالکل ہمارے حسب حال ہے کہ لومڑیوں کے بھٹ
ہوتے ہیں اور پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی
جگہ نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۲ ۵۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۲) عام ناراضی

غرض ہر قوم نے آج چاہا کہ ہمیں کچل دے ایک طرف دنیا کی تمام
طاقتیں جمع ہیں۔ احراری بھی ہیں۔ پیرزادے بھی ہیں۔ جمیعۃ العلماء بھی
ہے۔ اہلحدیث بھی ہیں دیوبندی بھی ہیں قادیان کے منافق بھی ہیں
اور قادیان کے بعض آریہ اور سکھ بھی ہیں۔ پھر آریہ اخبارات بھی ہیں۔
پادری بھی ان کے ہم نوا ہیں۔ شاعر اور فلاسفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔
سیاست داں بھی ان کے ساتھ ہیں اور حکومت بھی اپنا زور انکی تائید
میں خرچ کر رہی ہے گویا دنیا اپنی طاقتیں احمدیت کے کچلنے پر صرف
کرنے کے لئے آمادہ ہو رہی ہے ..........

بالکل چھوٹی سی جماعت کو چاروں طرف سے ایک فوج گھیرے چلی آرہی ہے اور قریب ہے کہ اس کے نکلنے کے لیے ایک انچ بھی جگہ باقی نہ رہے ایک زلزلہ ہے جو اگرچہ ظاہر تو نہیں ہوا مگر زمین کے نیچے خوفناک آگ شعلہ زن ہے یہ صحیح ہے کہ الٰہی سلسلوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سب ہمارے لئے کچھ نہیں لیکن اگر یہ فتنے جماعت کو کمزور بھی کر دیں تو وہ امانت جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمارے سپرد ہے اس کے ضائع ہو جانے کا احتمال ضرور ہے اور جس طرح دودھ زمین پر گر جانے کے بعد اٹھایا نہیں جا سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا نور ایک دفعہ ضایع ہو جانے کے بعد پھر اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اس کے لئے نئی جماعتیں ہی قائم ہوا کرتی ہیں اور نئے نبی مبعوث ہوتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۱ عدد ۱۱۰ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء)

# (۱۱) قادیانی واویلا

ہم کو فخر تھا کہ ہم نے پوری کوشش کر کے ملک میں امن قائم رکھا ہے اور ملک میں ایسی داغ بیل ڈال دی ہے کہ فساد مٹ جائے۔ مگر حکومت نے ہماری اس عمارت کو گرا دیا ہے اور ہمارے نازک احساسات مجروح کئے

باب ۳

# (۱۴) مسلم لیگ کا حلف نامہ

اب تو مسلم لیگ نے بھی جس کے ممبر آزاد خیال اور روادار سمجھے جاتے ہیں اور ہندوستان کی ذہنی روح تصور کئے جاتے ہیں ایک حلف نامہ تیار کیا ہے کہ جو ان کی طرف سے اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہو وہ یہ حلف اٹھائے کہ میں اسمبلی میں جا کر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کرانے کی کوشش کروں گا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ ع ۶۰ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

# (۱۵) بے عملی کا شکوہ

پس میں اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم باتیں کرتے ہو مگر کام نہیں کرتے۔ یہاں مجالس شوریٰ ہوتی ہیں۔ دھڑلے سے تقریریں کی جاتی ہیں۔ لوگ رو بھی پڑتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کلیجہ باہر آنے لگا ہے مگر جب یہاں سے جاتے ہیں تو سست ہو جاتے ہیں۔ لوگ چندے لکھواتے ہیں مگر دینے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں میں نام پیدا کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم احمدیت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں مگر وہ قربانی

باب ۳ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۴۶ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء)

# (۱۴) قریباً دو سال

آپ لوگ ق[illegible]ل سے جس وقت کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور بوقت ضرورت جن قربانیوں کے لئے تیاری کے پرجوش وعدے کرتے رہے ہیں ان کا وقت آن پہنچا ہے۔ اب آپ کو شاید ایسے مواقع بہت کم ملیں گے کہ کسی جلسہ میں جمع ہو کر نعرے لگا دیں اور پرزور الفاظ میں سلسلے کی خاطر ہر قربانی کا وعدہ کر کے گھروں کو چلے جائیں بلکہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ کو عملاً قربانیاں کرنی پڑیں گی اور خدا کی راہ میں ممکن ہے آپ میں سے بعض کو جانیں دینی پڑیں حکومت کی طرف سے انتہائی سزاؤں کا مورد بننا پڑے اور دشمنوں کی طرف سے ہر قسم کی ایذاؤں کا متحمل ہونا پڑے۔

(قادیانیوں کی نیشنل لیگ قادیان کا ایک اجلاس عام تقریر میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

واعظ صاحب خود طے کر چکے ہیں۔ للمؤلف) مگر وہ مزے لینے کے لئے سنتے یا بابڑ اخبار میں پڑھتے ہیں۔ (وعظ ہوتے بھی ہیں مزیدار۔ کیا کیا جائے اگر کسی کو بے اختیار مزہ آجائے۔ للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ عدد ۲۷۰ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

## (۱۷) خلافت کی شکایت

میں نے ہمیشہ بتایا اور اب بھی دو سال سے تو متواتر بتاتا چلا آرہا ہوں کہ خلافت کی غرض و غایت کچھ نہ کچھ ضرور ہونی چاہیئے اور جب کوئی شخص خلیفہ کی بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کے بھی کوئی معنی ہونے چاہئیں مگر تم بیعت کے بعد اور میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کے بعد میری سنتے ہی نہیں اور اپنی ہی کہے چلے جاتے ہو تو ایسی بیعت کا فائدہ ہی کیا۔ اس صورت میں تو ایسی بیعت کو تہہ کر کے الگ پھینک دینا زیادہ فائدہ مند ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان دنیا میں بھی ذلیل ہو اور خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی لعنتی ہے...... پس سچی قربانی کرو اور لغو باتیں چھوڑ دو کہ خدا تعالیٰ محض باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ یہ باتیں میں نے اتنی بار کہی ہیں کہ اب کہتے کہتے میرا گلا بھی اس قدر متورم اور زخمی ہو چکا

بابا کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ ۳ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۶ء)

## (۱۶) اندرونی ابتری

باقی رہیں دوسری قربانیاں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ ابھی تک میں یہی سنتا ہوں کہ فلاں کی فلاں سے لڑائی ہے حتیٰ کہ نماز بھی الگ پڑھی جاتی ہے۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک جگہ پانچ احمدی ہیں اور پانچوں الگ الگ نماز پڑھتے ہیں...... میں نے بارہا کہا ہے کہ خدائی عبادت میں ایسا نہ کرو۔ مگر بعض لوگوں پر ایسی لعنت برسی ہے کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا......

پھر میں نے توجہ دلائی ہے کہ صلح کرو اور آپس میں محبت پیدا کرو مگر اس کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کی جاتی۔ غرض کہ جماعت کا ایک حصہ ایسا ہے۔ یہ نہیں کہ ساری کی ساری ایسی ہے مگر غربا میں بھی اور امرا میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ہمارے ملک میں اس عام مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ لوگ وعظ مزے لینے کے لئے سنتے ہیں۔ عمل کے لئے نہیں۔ اگر عمل کے لئے سنتے تو آج تک ولایت اور سلوک کی کئی منازل طے کر چکے ہوتے گویا

نقص پیدا کرتا رہتا ہے اور ہمارا سارا وقت اس اندرونی اصلاح ہی یا بے میں صرف ہو جاتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

## (۱۹) اکثر

اب تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شیطان آتا ہے اور ہمارے ایک آدمی کو بہکا کر لے جاتا ہے ہم سارا دن اس کی تلاش اور جستجو میں لگے رہتے ہیں لیکن جب شام ہونے کے قریب ہوتی ہے اور ہم اسے تلاش کر کے واپس لا رہے ہوتے ہیں تو ہمیں آواز آتی ہے کہ ہم میں سے دو اور آدمیوں کو شیطان بہکا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے پھر ہم ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تو آواز آتی ہے کہ فلاں آدمی کو بھی شیطان پکڑ کر لے گیا ہے غرض ہم میں اور شیطان میں ایک جنگ جاری ہے اور جنگ بھی ایسی کہ جس میں ہماری مثال دشمن سے بھاگے ہوئے شکست خوردہ لوگوں کی سی ہے۔ ہم ایک دشمن دو کو لے جاتا ہے۔ ہم دو کو بچاتے ہیں تو وہ تین ہم تین کو بچاتے ہیں تو وہ چار کو لے جاتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد

بالکل ہے کہ خطبہ جمعہ اور اس کے بعد نماز میں قراءت بھی بلند
نہیں پڑھ سکتا اور کلا بیٹھ جاتا ہے۔

پس اگر میں تو اب اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے
فضل سے ایسے لوگ مجھے عطا کرے جو سچے طور پر میری باتیں سن کر ان پر
عمل کرنے والے ہوں مجھے اس سے کیا فائدہ کہ لاکھوں آدمی میرے
ایسے ہوں جو میری باتوں پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ سچے مومن تو
ساتھ اگر دس بیس ہوں تو وہی لاکھوں آدمیوں سے میرے لئے زیادہ
خوشی کا موجب ہو سکتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار
الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۹۵ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء)

# (۱۸) اثر کا اعتراف

ہمیں نظر یہ آتا ہے کہ ہم دشمن کے عمل سے متاثر ہو رہے ہیں
اور اس کی غلطیاں بار بار ہمارے ... عمل ہونے کی کوشش کر رہی
ہم میں سے جو کمزور لوگ ہیں بسا اوقات وہ ان غلطیوں سے متاثر ہو
ہیں اور دشمن کے بد اثرات ... دشمن
گھروں میں گھس گھس کر ہماری جماعت کے نوجوانوں اور ... تبلیغ کرتا

نقص پیدا کرتا رہتا ہے اور ہمارا سارا وقت اس اندرونی اصلاح ہی کے بارے میں صرف ہو جاتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

# (۱۹) اکثر

اب تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شیطان آتا ہے اور ہمارے ایک آدمی کو بہکا کر لے جاتا ہے ہم سارا دن اس کی تلاش اور جستجو میں لگے رہتے ہیں لیکن جب شام ہونے کے قریب ہوتی ہے اور ہم اسے تلاش کر کے واپس لا رہے ہوتے ہیں تو ہمیں آواز آتی ہے کہ ہم میں سے دو اور آدمیوں کو شیطان بہکا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے پھر ہم ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تو یہ آواز آتی ہے کہ فلاں آدمی کو بھی شیطان پکڑ کر لے گیا ہے غرض ہم میں اور شیطان میں ایک جنگ جاری ہے اور جنگ بھی ایسی کہ جس میں ہماری مثال دشمن سے بھاگے ہوئے شکست خوردہ لوگوں کی سی ہے۔ ہم ایک کو بچاتے ہیں تو دشمن دو کو لے جاتا ہے۔ ہم دو کو بچاتے ہیں تو وہ تین آدمی لے جاتا ہے ہم تین کو بچاتے ہیں تو وہ چار کو لے جاتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

باب ہے کہ خطبہ جمعہ اور اس کے بعد نماز میں قراءت بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتا اور گلا بیٹھ جاتا ہے۔

پس میں تو اب اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ایسے لوگ مجھے عطا کرے جو سچے طور پر میری باتیں سن کر ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ مجھے اس سے کیا فائدہ کہ لاکھوں آدمی میرے ساتھ ایسے ہوں جو میری باتوں پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ سچے مومن تو میرے ساتھ اگر دس بیس ہوں تو وہی لاکھوں آدمیوں سے میرے لئے زیادہ خوشی کا موجب ہو سکتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ۲۹۹ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء)

## (۱۸) اثر کا اعتراف

ہمیں نظر یہ آتا ہے کہ ہم دشمن کے عمل سے متاثر ہو رہے ہیں اور اس کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں ہم میں سے جو کمزور لوگ ہیں بسا اوقات وہ ان غلطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور دشمن کے بد اثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں...... دشمن ہمارے مجموعہ میں گھس کر ہماری جماعت کے نوجوانوں اور کمزور طبع لوگوں میں

دشمن کے ہر گھر میں گھس کر ہم نے اس کے باطل عقائد کو کچلا اور اسے ایسی کھلی شکست دی بار۲
کہ دشمن کیلئے اس سے زیادہ کھلی اور ذلت کی شکست اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ وہاں کھلے
میدان میں ہم دشمنوں میں محصور ہو گئے۔ اور ہمارے لئے ان سے بھاگنے کی کوئی
جگہ نہ رہی۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا
اور چوتھے کے بعد پانچواں آدمی وہ ہم میں سے نقائص اور عیوب میں مبتلا
کرتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ایک جگہ سے بھاگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دوسری جگہ
امن ملے گا مگر وہاں بھی نقص آموجود ہوتا ہے پھر وہاں سے بھاگ کر تیسری
طرف جاتے ہیں تو وہاں بھی دشمن موجود ہوتا ہے۔ تیسری جگہ سے بھاگ کر
چوتھی جگہ جاتے ہیں تو اس جگہ بھی دشمن ہمارے مقابلہ کیلئے موجود ہوتا ہے۔
گویا جسطرح چاروں طرف جب آگ لگ جاتی ہے تو انسان حیران رہ جاتا ہے
اور وہ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا کرے۔ یہی اسوقت ہماری حالت ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۳ ص ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

## (۲۲) سچی تصویر

ابھی تو ہم اس شخص کی طرح پریشان پھر رہے ہیں جو بغیر سواری اور کسی ساتھی
کے ایک مہیب اور پرخطر جنگل میں بھٹک جائے۔ اور اسے اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کا

# (۲۰) ایک دوسرا تیسرا

ایک شخص مرتد ہوتا ہے۔ پھر دوسرا مرتد ہوتا ہے۔ پھر تیسرا مرتد ہوتا ہے۔ مگر آج تک کسی بھلے مانس نے یہ نہیں بتایا کہ اس کے ارتداد کے وجوہات کیا ہیں۔ غالباً اس کے زعم میں کوئی ایسی ہی نجس ناپاک اور گندی وجوہات ہیں جن کے اظہار میں انہیں خود بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص مرتد ہو اور پھر وہ اپنے ارتداد کے وجوہ نہ بیان کر سکے۔ (قیاس صحیح معلوم ہوتا ہے۔ غالباً وجوہ ناگفتہ بہ ہوں گے تاہم بعض نے اخلاقی جرات سے کام۔ اگر وجوہ کی طرف اشارہ کیا لیکن وہ اشارہ سخت ناگوار ثابت ہوا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی تازہ مثال بہت سبق آموز ہے۔ للمولف)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ ع ۱۵۸ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء)

# (۲۱) فرار بیقرار

غرض عقیدے کی جنگ میں جہاں ہم نے دشمن کو ہر میدان میں شکست دی اور نہ صرف میدانوں میں اس کو شکست دی بلکہ اس کے گھروں پر حملہ آور [illegible] ایسا لتاڑا کہ اس میں سر اٹھانے کی [illegible] نہ رہی۔

باب ۳

## (۲۴) اقلیت کی ضرورت

اس سلسلہ میں حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم کبھی بیکار نہیں ہوتی اور گورنمنٹوں پر ایسے اوقات آتے رہتے ہیں جب انہیں اقلیتوں کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے حکومت کو بہت جلد ایک بہت بڑی جنگ پیش آنیوالی ہے اگر ہمارے ساتھ اسکا یہی رویہ رہا جو اب ہے تو اسوقت بحیثیت جماعت ہم کوئی امداد نہ دینگے بلکہ ایک تماشائی کی حیثیت [illegible] بیٹھ کر تماشہ دیکھیں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ عدد ۲۲۴ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## (۲۵) کانگریس اور مسلم لیگ

اسکے بعد حضور (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے ملکی سیاست کا ذکر فرماتے ہوئے اس سوال پر روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ کو کانگریس میں شریک ہونا چاہیئے یا مسلم لیگ میں حضور نے فرمایا کہ ہم نے سیاسی میں کوئی رائے قائم نہیں کی اور نہ ابھی کوئی [illegible] قائم کریں۔ کانگریس جبتک علی الاعلان بغیر کسی شک و شبہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ تبلیغ مذہب اور تبدیلی مذہب پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی اس وقت تک ہم کانگریس سے نہیں مل سکتے۔ اسیطرح مسلم لیگ یہ کہہ چکی ہے کہ کوئی احمدی اس کا ممبر نہیں ہو سکتا پھر کون بے غیرت احمدی ہے

یا ہے راستہ نہ ملے ہم بھی حیران و پریشان ایک ایسی زمین میں پھر رہے ہیں جس میں کوئی انجن ہے نہ جلیں۔ نہ سواری ہے نہ ٹھہرنے کا مقام۔ ایسی حالت کے ہوتے ہوئے خالی عقیدوں کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ اور ان سے دنیا میں کیا تغیر ہو سکتا ہے۔

(. . مح . . . احب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۳ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

گویا جس طرح چاروں طرف جب آگ لگ جاتی ہے تو انسان حیران رہ ۔ آ ہے ا. . . نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا کرے یہی اسوقت ہماری حالت ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

## (۲۳) آدھی چوتھائی یا کم

ذاتی طور پر مجھے اس بات کا قطعاً درد محسوس نہیں ہو سکتا اگر ہماری جماعت موجودہ تعداد سے گھٹ کر آدھی رہ جائے یا چوتھا حصہ رہ جائے یا اس سے بھی زیادہ گر جائے کیونکہ میں اس یقین پر ہوں کہ مخلصین وہ کچھ کر سکتے ہیں جو تعداد نہیں کر سکتی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل
قادیان جلد ۲۴ نمبر ۶۹ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

# ضمیمۂ اوّل

# قادیانی فریقین

## قادیانی جماعت لاہور و جماعت قادیان

۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو جو اخبار پیغام صلح لاہور (جلد ۲۴ نمبر ۷) شائع ہوا اس میں قادیانی فرقہ کی لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب قادیانی کا خطبہ جمعہ اور ان کے رفیق کار ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی کا ایک مضمون درج ہے۔ دونوں صاحبان نے ہماری تالیف "قادیانی مذہب" کا ذکر کیا ہے۔ جو کوئی چاہے اپنے خیال کے مطابق کتاب پر رائے زنی کر سکتا ہے اور لوگ کتاب پڑھ کر تصفیہ کر سکتے ہیں کہ وہ رائے کہاں تک اصلیت پر مبنی ہے۔ لیکن اس کتاب کے سلسلہ میں اس جماعت نے جس ذہنیت کا اظہار کیا ہے وہ بہت سبق آموز ہے چونکہ خود انھوں نے

بابت جو اس میں شامل ہو جائے گا ... طور پر یہ اعلان نہ کر دے کہ احمدی مسلم لیگ کے ممبر ہو سکتے ہیں مسلمانوں کے حلقوں سے امیدوار کے طور پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۳۰۳ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء)

## (۲۶) ذلیل و خوار

ہم ذلیل و حقیر وجود ہیں اور آخر ایک غیر ... تابع ہیں ایک کمزور جماعت کا فرد ہونے کے لحاظ سے ... ایک چھوٹی اقلیت کا ممبر ہونے کے سبب سے ہمیں نہ کوئی دنیوی وجاہت حاصل ہے جس کی کوئی قیمت سمجھی جائے اور نہ کوئی سیاسی رتبہ حاصل ہے جس کا کوئی لحاظ کیا جائے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ... مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۵ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

## (۲۷) سلسلہ کی عمر

ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے تقریباً ۴۸ سال ہو گئے اور اب دو سال میں پچاس سال کی مدت ختم ہو جائے گی (ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ المؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ... اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۸۶ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء)

آپ کو غالباً اچھی طرح علم ہوگا کہ ہمیں شروع سے ہی ان کے مذہبی اور سیاسی روش سے اختلاف رہا ہے۔ ہماری جماعت نے آج تک کسی ایسی سیاسی تحریک میں کبھی بھی حصہ نہیں لیا۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہو" (۲۹ فروری ۱۹۳۴ء)

(۲) " اگر قادیانی ایسے گندے عقائد نبوت اور تکفیر مسلمین کے جاری نہ کرتے تو جماعت میں تفرقہ کیوں پیدا ہوتا۔ حضرت مرزا صاحب کے صحبت یافتہ لوگوں نے یہ پسند نہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف ایسے فاسد عقائد منسوب ہوں۔ اس لیے قادیان چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت کو چھوڑ کر اگر آپ قادیانیوں کی تردید کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد اسلام کی بیخکنی کرنے والے ہیں اور عملاً رسالت محمدیہ کو منسوخ کرنے والے ہیں"

" قادیانیوں کا سیاسیات میں ٹانگ گھسیڑنا بھی مفاد اسلام و مسلمین کے خلاف ہے۔ اس لیئے ہم ان کی سیاسی چالوں سے بھی متنفر ہیں" (۱۰ مارچ ۳۴ء)

(۳) " آپ مرزا صاحب کی مخالفت سے باز آکر قادیانیوں کے غالیانہ عقائد کی تردید کریں جس میں اسلام اور

کتاب کے حوالہ سے قادیانی اور لاہوری جماعت کی بحث چھیڑی ہے۔ مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کی حقیقت واضح کردی جائے۔

ابتدا میں جب یہ کتاب "قادیانی مذہب" اور اسکے متعلقہ رسالے شایع ہوئے تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک ذمہ دار رکن نے بذریعہ خط وکتابت سلسلہ جنبانی شروع کی کہ دراصل قادیانی جماعت سب خرابیوں کی ذمہ دار ہے۔ جس سے لاہوری جماعت بھی بیزار ہے۔ لہذا اس جماعت کی جسقدر بھی تردید کیجائے اس میں اسلام اور مسلمانوں کا فا[illegible] ہے اس کار خیر میں لاہوری جماعت بھی ساتھ دینے کو تیار ہے۔ ایسی صورت میں قادیانی جماعت کو جو مرزا صاحب کا پیرو اور مخلص پیرو قرار دیا گیا ہے۔ وہ سراسر ظلم ہے۔ البتہ مرزا صاحب کی قلمی لغزشیں قابل درگذر ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی لاہوری [illegible] قابل داد ہیں۔ لاہوری جماعت کیطرف سے اس مضمون کے خطوط متواتر پہنچے۔ چنانچہ خطوط کے چند اقتباسات [illegible]

(۱) "معلوم ہوا کہ جس طرح دیگر علاقہ جات میں قادیانیوں نے اپنے گمراہ کن عقائد اور مخالف اسلام سیاست کی [illegible]

ذاتی طور پر واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ دنیاوی طور پر ہم نے اس راہ میں کچھ گنوایا ہی ہے۔ دنیاداروں کی طرح کچھ جائداد پیدا نہیں کی۔" (۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

غرض کہ لاہوری جماعت کی طرف سے کافی تفہیم کی گئی کہ ہر طرح قادیانی جماعت ہی ذمہ دار اور قصور وار ہے۔ اس جماعت کی تردید اسلام کی بڑی خدمت ہے۔ اور اس کام میں لاہوری جماعت بھی ہاتھ بٹانے کو آمادہ ہے۔ لیکن جب منصوبہ نہ چل سکا تو لاہوری جماعت نے سکوت اختیار کر لیا۔ بات ختم ہو گئی۔ اب پھر باسی کڑھی میں اُبال آیا ہے اخبار میں کتاب کا ذکر نکلا۔ اور اس سلسلہ میں قادیانی اور لاہوری جماعت کی تفریق پر زور دیا گیا۔ تو لازم ہوا کہ بقدر ضرورت معاملات کی صراحت کر دی جائے۔ تاکہ بات صاف ہو جائے۔ اور حقیقت کھل جائے۔

مولوی محمد علی صاحب قادیانی اپنے خطبہ میں شکایت فرماتے ہیں کہ "جن لوگوں نے اس کتاب (قادیانی مذہب) کو مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ نہ کوئی لاہوری اور قادیانی کا امتیاز اور حد بندی ہے۔" مولوی صاحب غالباً اس کتاب کے مطالعہ کی تاب نہ لا سکے اور نہ ایسے شخص سے

مسلمانوں کا فائدہ ہے"۔

"اگر آپ کی تردید قادیانی گروہ تک محدود ۔۔۔ ہوتا تو ہم آپ کے ساتھ تھے" (۲۹۔ فروری ۱۹۳۴ء)

(۴) "مجھے ابھی تک آپ کے اس نظریہ کی سمجھ نہیں آئی کہ قادیانی صاحبان جناب مرزا صاحب کے مسلک ۔ سے مجموعی طور پر قریب تر ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا قول و فعل ہر دو حضرت مرزا صاحب کے مخالف پڑے ہوئے ہیں"۔ (۲۸۔ فروری ۱۹۳۴ء)

(۵) "آپ کا یہ کہنا کہ قادیانی حضرت مرزا صاحب سے زیادہ نزدیک ہیں ظلم نہیں تو اور کیا ہے" (۲۹۔ فروری ۱۹۳۴ء)

(۶) "عربی مثل ہے کہ تیز گھوڑا کبھی نہ کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتا ہے۔ اس لیئے اتنا لکھنے والا آدمی اگر کسی جگہ تحریر میں ٹھوکر کھا جائے تو قابل درگزر ہوتا ہے۔ ہاں جو اصولی با۔۔۔ ہے اس کے خلاف ہو تو قابل گرفت ہے" (۱۲۔ مارچ ۱۹۳۴ء)

(۷) "قادیانیوں کو چھوڑ کر ہم کو گدی بنانے کا الزام دیا جا سکتا ہے۔ ہماری جماعت لاہور کی جو سب سے پہلے اپنی جیبوں سے ہزار ہا روپیہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیئے کئی سالوں سے خرچ کر رہی ہے۔ کونسی ذاتی غرض وابستہ ہے۔ جو لوگ ہم سے

بھی تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ لاہوری جماعت کو بھی اعتراف ہے کہ اگر کوئی مرزا صاحب کی امت مراد ہو سکتی ہے تو وہ بقول ان کے مرزا محمود احمد اور قادیانی جماعت ہے۔ اور وہ قادیانی جماعت سے اس درجہ متاثر ہیں کہ چاہتے ہیں بات بات پر اعلان ہوتا رہے کہ وہ الگ ہیں الگ ہیں الگ ہیں۔

بایں ہمہ لاہوری جماعت کا ادعا ہے کہ وہ مرزا صاحب کی سچی پیرو اور اس کا امیر مرزا صاحب کا حقیقی جانشین ہے۔ نیز یہ کہ قادیانی جماعت مرزا صاحب کی تعلیم سے گذر کر غلط راستہ پر جا رہی ہے۔ اور اس کا خلیفہ اس گمراہی کا علمبردار ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو کم از کم نوے فیصدی قادیانی جماعت میں اور زیادہ سے دس فیصدی لاہوری جماعت میں شریک ہیں۔ اور لطف یہ کہ ابتدا میں جماعت بندی کے وقت لاہوری جماعت کا غلبہ تھا۔ بعد کو لاہوری جماعت گھٹی تو قادیانی جماعت بڑھی حتیٰ کہ آج لاہوری جماعت بھی اس کا غلبہ کراہت کے ساتھ تسلیم کرتی ہے۔ اب اگر لاہوری جماعت کا دعوے درست ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ چند ہی سال میں مرزا صاحب کے پیروؤں میں کثیر جماعت نے بسرعت مرزا صاحب کی تعلیم فراموش کر کے گمراہی اختیار کر لی

والے حاصل کر سکے جس نے اس کا مطالعہ کیا ہو۔ ورنہ ان کو معلوم ہو جاتا کہ ترتیب ہی اس کتاب کی بڑی خصوصیت ہے۔ اس میں قادیانی اور لاہوری جماعت کا ایسا امتیاز کر دیا گیا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی صاف نظر آجاتا ہے کہ کونسی جماعت مرزا صاحب کی تعلیم پر ثابت قدم ہے اور کون جماعت منافقت میں ... یہی امتیاز اور وضاحت تو لاہوری جماعت کے واسطے سب سے زیادہ تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے کہ اصل حقیقت کھل گئی۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ... مضمون میں زیادہ کھلے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "ہم ہزار بار لکھ چکے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد کی امت نہیں ہم محمد رسول اللہ صلعم کی امت ہیں ...... مرزا غلام احمد کی امت ہمیں قرار دیا جانا کہاں تک انصاف پر مبنی ... کہا جائے کہ ہماری مراد اس سے مرزا محمود احمد اور قادیانی جماعت ہے تو پھر ان کا فرض تھا کہ قادیانیوں سے ہمیں الگ رکھتے صاف طور پر یہ لکھتے کہ لاہوری جماعت ان لوگوں سے علیحدہ ہے"۔ مثل مشہور ہے جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے خود لاہوری جماعت نے دعوے کے طور پر تسلیم کر لیا کہ وہ مرزا صاحب کی امت سے خارج ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو اپنی امت سے

اور چوپاؤں میں چوپایہ بنی رہے۔ ایک طرف تو اس کی یہ کوشش ہے کہ مسلمان اس کو اپنی جماعت سمجھیں اور دوسری طرف یہ کہ قادیانی اس کو اپنی جماعت مانیں۔ جبو ... یہ ہے کہ مسلمان اس کی مالی اور اخلاقی مدد کرتے رہیں اور وہ مصلحت آمیزی سے قادیانی تعلیم کی تبلیغ کرے۔ چنانچہ اب تک یہی ہوتا رہا ہے۔ اور وہ چاہتی تھی کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے۔ لیکن انجام وہی ہوا جو منافقت کا ہوا کرتا ہے مسلمان بھی بیدار و خبردار ہو گئے اور قادیانی بھی بیزار نظر آتے ہیں۔ غدار سمجھتے ہیں ع

چہ اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

لاہوری جماعت کی مصلحت آمیزیاں تو اس درجہ واضح ہو چکی ہیں کہ قادیانیت کے متعلق ان کی کتابیں نہ قادیانیوں میں معتبر شمار ہوتی ہیں اور نہ مسلمانوں میں۔ ان کا بیشتر مصرف یہ ہے کہ لاہوری جماعت کے نفاق کا ثبوت دیں۔ لطف یہ کہ خود لاہوری جماعت کے اکابر کی بھی قدیم تحریریں جب کہ مصلحت آمیزی شروع نہ ہوئی تھی قادیانی جماعت کے موجودہ عقائد سے متفق ہیں۔ ان تحریرات کی بابت جو عذرات کئے جاتے ہیں وہ بدتر از گناہ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً امیر جماعت لاہور مولوی محمد علی صاحب

اور قلیل [illegible] ان کی تعلیم پر قائم رہ گئی۔ سو وہ بھی رو بہ زوال ہے۔ قادیا[illegible] کر خلیفہ میاں محمود احمد صاحب اس عام گمراہی کے بانی قرار دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرزا صاحب کے فرزند دلبند ہیں جن کے متعلق مرزا صاحب نے فخریہ انداز میں بشارتیں دی ہیں اس کے برعکس لاہوری [illegible] امیر مولوی محمد علی صاحب مرزا صاحب کی تعلیم کے محافظ اور معلم بتائے جاتے ہیں جن کی عقیدت مندی اور استقامت کے متعلق مرزا صاحب اپنی زندگی میں شکایت کی حد تک بے اطمینانی ظاہر کر چکے ہیں۔

گرچہ لاہوری جماعت اس فیصلہ پر چراغ پا ہوتی ہے لیکن حقیقت پر کہاں تک پردہ ڈال سکتی ہے کہ فی الواقعہ قادیانی جماعت مرزا صاحب کی تعلیم بلا کم و کاست قبول کرتی ہے۔ اور مرزا صاحب سے خاص خلوص رکھتی ہے اس کے مقابل لاہوری جماعت مرزا صاحب کی تعلیم میں ترمیم و تخفیف کر کے اس کو اپنی مصلحتوں کے تابع رکھنا چاہتی ہے اور اپنی صوابدید کی حد تک مرزا صاحب کی بابت اظہار عقیدت کرتی ہے۔

لاہوری جماعت نے اپنی حیثیت اس چمگادڑ کی سی بنا رکھی ہے جو چاہتی تھی کہ پرندوں میں پرندہ شمار ہو

۵۔ معشوق ما بمشرب ہر کس موافق ست
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

قادیانی نوحوں میں معمولاً جو مقطع کا بند رہتا ہے۔ وہی اس مضمون میں بھی درج ہے یعنی ہم نے دین کے ایسے خدمات انجام دیئے اور مسلمان ہم سے مدتوں خوش اور مطمئن رہے ہمارے ممد و معاون رہے تو پھر ہم پر کیوں گرفت کی جاتی ہے۔ ہم سے کیوں بازپرس کی جاتی ہے یہ سچ ہے کہ مسلمانوں نے خاص کر جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے قادیانیوں پر بالعموم اور لاہوری جماعت پر بالخصوص مدتوں اعتماد کیا۔ اور ہر طرح مالی و اخلاقی امداد کی۔ حسن ظن اور وسعت اخلاق کا پورا ثبوت دیا۔ لیکن اصلیت آخر کہاں تک چھپتی بالآخر ثابت ہو گیا کہ دین و ملت میں مسلمانوں کے مارآستین کون ہیں۔ اور اس نمایشی داد و دہش کا اندرونی منشا کیا ہے۔ متنبہ ہونے پر لامحالہ مسلمان محتاط ہو گئے۔ اور یہی حزم اور احتیاط قادیانی صاحبان کو سخت زہر معلوم ہوتی ہے۔ اور اسی پر واویلا ہو رہی ہے۔ حسن ظن کے زمانہ میں مسلمانوں سے جو حسن خدمت کے پروانے حاصل کئے تھے۔ وہ اب ان کے بیدار ہونے پر

جب اپنی سابقہ تحریرات کا انکار نہ کر سکے اور کوئی تاویل بھی نہ کر سکے تو ان کی ز... سے بحث کر لئے کہ معمے بن گئے۔ فرماتے ہیں

"اگر آپ احمدیہ جماعت لاہور کے متعلق کوئی فتوے دینا چاہتے ہیں تو جماعت کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان عقائد کے بنا پر ان پر جو فتوے دینا چاہیں دیں۔ اگر ذاتی طور پر مجھ پر فتوے کا سوال ہے تو ایسا کفر کا فتوے جس کو تیس سال قبل کی تحریروں سے سہارا ... درست ہو شاید ہی مفید ثابت ہو سکے"

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۹ بابت ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء)

گویا کنایتہً مولوی محمد علی صاحب قادیانی تسلیم کرتے ہیں کہ تیس سال قبل خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی حیات اور صحبت میں ان کے جو عقائد تھے اور جن کو وہ شائع بھی کر... تھے تکفیر کا موجب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس دوران میں ان کے عقائد بالکل بدل گئے گویا کہ وہ مسلمان ہو گئے لیکن پھر بھی وہ مرزا صاحب کے کامل متبع رہے۔ اور اب بھی قادیانی جماعت لاہور کے امیر ہیں۔

"ایک وقت تھا کہ یہ سلسلہ (قادیانی) سب کو کھائے جا رہا تھا۔ دنیا کی نگاہیں بار بار اٹھتی تھیں کہ حقیقی عامل یہ جماعت پیدا ہو گئی ہے ...... اور آج یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے لوگ بھی جن کے دل اور ... تھے وہ نفرت ... کرتے۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۶۳ مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

لاہوری جماعت کی دورخی اب نہیں چل سکتی۔ اتنی ... یہ بھی تعجب ہے۔ اب اس کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا ناگزیر ہے خواہ وہ یکسوئی سے مسلمان ہو جائے۔ اور تبلیغ اسلام میں لگ جائے اور خواہ وہ جی کڑا کر کے پکا قادیانی بن جائے اور قادیانیت میں کھپ جائے۔

ع دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

شکایتاً شائع کیے جا رہے ہیں۔ گویا ایک مرتبہ فریب کھا کر مسلمانوں کو حق نہیں کہ وہ ہوشیار ہوں۔ اور اپنی حفاظت کریں۔

تقریباً تمام مسلم اکابر شخصوں نے مدتوں سطحی واقفیت کی بنا پر قادیانی نمایشات کی خوب داد دی خوب امداد کی حقیقت کھلنے پر چونک پڑے۔ اور اس بیداری کا قادیانیوں کو قلق ہے۔ پرانی عنایات یاد دلا دلا کر قادیانی صاحبان مسلمانوں سے شکوہ کرتے ہیں۔ حالانکہ شکوہ مسلمانوں کو کرنا چاہیئے کہ انکے حسن ظن اور حسن اخلاق سے بیجا فائدہ اٹھایا گیا۔ بہر حال علماء و مشائخ ہی نے نہیں بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے سر برآوردہ مسلمانوں نے بھی بخوبی سمجھ لیا۔ اور اقرار کیا کہ قادیانیت واقعی عجب دام فریب تھا۔ یوں بھانڈا پھوٹے اور نہ یہ طلسم ٹوٹے۔ کیسے کیسے باوقار اور صاحب اقتدار مسلمان جو کل تک قادیانیوں کے مداح اور حامی کار تھے۔ آج قادیانیوں سے بیزار ہیں اور اپنی سابقہ معاونت سے شرمسار ہیں لیکن ہم کو قادیانی صاحبان کی طرح اشتہار بازی منظور نہیں اور اس کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ خود قادیانی صاحبان کو اس کا اقرار ہے ملاحظہ ہو۔

سودا ہے۔ فی الوقت فریقین اس سودے پر بہت آمادہ معلوم ہو رہے ہیں اگر گرمجوشی سے ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ ملا چاہتے ہیں۔ دیکھئے یہ سودا کیا رنگ لاتا ہے۔ قادیانی ہندوؤں کو جذب کرتے ہیں۔ یا ہندو ان میں جذب ہو جاتے ہیں۔ کس کا رنگ غالب رہتا ہے۔

قادیانی ہندو تحریک کے دو پہلو ہیں۔ ایک سیاسی دوسرا مذہبی۔ اول سیاسی پہلو کو لیجئے۔ کل کی سی بات ہے کہ قادیانی جماعت حکومت کی وفادار۔ ہی نہیں کانگریس سے متنفر بھی تھی۔ اور اپنی اس کارگزاری پر فخر کرتی تھی۔ کانگریس بھی اس سے بیزار معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ خود قادیانی اعتراف ملاحظہ ہو۔

"پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ تھا کہ بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کا انگریزی حکومت سے اس قسم کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت ۱۹۲۹ء کے سیکرٹری تھے ایک دفعہ قادیان آئے اور انھوں نے بتایا کہ

# ضمیمۂ دوم

# بھگوان کرشن قادیانی

## (۱) قادیانی تاویلات

قادیانی تحریک . کرتم . رخ ہیں۔ ایک جا . - طرف۔

ایک . . طرف۔ اور ایک ہندوؤں کی طرف جا ۔ . ۔ کر کر تعا ۔ ت

بڑھاتے کام بنانے رہے کیونکہ بالآخر کھٹ پٹ ہو گئی اس کی تفصیل "قادیانی مذہب" میں اور مختصر کیفیت جابجا اس کتاب میں درج ہے۔ علیٰ ہذا مسلمانوں کے مخالف کیا کیا تدبیریں ہوئیں۔ کیا کیا کوششیں ہوئیں۔ اور کس طرح مدتوں دھوکے میں رہ کر مسلمان بیدار اور خبردار ہوئے۔ یہ تفصیل بھی "قادیانی مذہب" میں اور اس کی مختصر کیفیت جابجا اس کتاب میں درج ہے لیکن ہندوؤں سے جو قادیانی فرقہ معاملہ کرنا چاہتا ہے وہ . . . آخر . (۱

اداروں نے اس اخراج کا اعلان کر دیا۔ اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں بھی اخراج کا سوال زیر بحث ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اس تحریک اخراج کے بانی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس بارہ میں مفصل اور مدلل مضامین شائع کیئے جو مسلمانوں میں از حد مقبول ہوئے لیکن کس قدر تعجب ہے کہ قادیانی فرقہ کی حمایت میں پنڈت جواہر لال نہرو صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے مضامین کے جواب شائع کیئے۔ اول تو پنڈت جی کو نفس مذہب سے جس قدر اعراض ہے مشہور ہے پھر مذہب اسلام سے کیا تعلق۔ لامحالہ ڈاکٹر سر محمد اقبال یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوئے کہ شاید پنڈت جی کو مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق گوارا نہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ قادیانی فرقہ کو تقویت دیجائے تاکہ وہ مسلمانوں میں مذہبی کشمکش کے ذریعے انتشار پیدا کر کے ان کی اجتماعی قوت مٹا دے۔

بہرحال یا تو قادیانی فرقہ کانگریس کا ایسا شدید مخالف تھا یا پنڈت جواہر لال نہرو صاحب بحیثیت صدر کانگریس بتاریخ ۲۹۔مئی ۱۹۳۶ء لاہور تشریف لائے تو قادیانی جماعت نے پنڈت جی کے استقبال میں وہ جوش و خلوص کا

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو جب یورپ سے
سفر سے واپس آئے تو انھوں نے اسٹیشن پر اتر کر
جو باتیں پریس سے کیں ان میں سے ایک یہ تھی
کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے
کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو
ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور
کیا جائے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا
کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی
ایجنٹ ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ
جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۱ جلد ۲۳
مورخہ ۶ / اگست ۱۹۳۵ء)

لیکن مدتوں کے مغالطے کے بعد حال میں جب یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچ گیا کہ قادیانی تحریک کا منشا اور نتیجہ اسلام اور مسلمانوں کا انشقاق و افتراق ہے تو مسلمانوں نے خود اختیاری کے طور پر قادیانیوں کو اپنے دائرہ سے خارج کر دیا۔ حتیٰ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسلم لیگ، جمعیۃ قومی

غرض کہ ایک طرف قادیانی فرقہ کی سیاسی خدمت ہندوؤں نے اور دوسری طرف ہندوؤں کی حمایت کی ضرورت قادیانی فرقہ نے بخوبی محسوس کر لی۔ [illegible] میں تحریک [illegible] مسلمانوں پر زور پڑتے۔ قادیانی شرارت بڑھتیں مسلمانوں کی جمعیت توڑتے۔ قوت توڑتے۔ پنجاب۔ سندھ۔ کشمیر۔ اور بنگال۔ ان علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور یہ اکثریت قادیانیوں کی آنکھ میں بہت کھٹکتی ہے۔ ان ہی علاقوں میں قادیانی تحریک پھیلانے کی خاص کوشش ہو رہی ہے۔ چنانچہ [illegible] بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت اور مسلمانوں کی [illegible] کو [illegible] کرنے [illegible] ہے کہ کسی طرح اس [illegible] ضعیف ہو جائے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے [illegible] تو ہی [illegible] چل سکتی ہوں۔ ایک تازہ واقعہ بہت ہی عجیب ہے اوائل مارچ ۱۹۴۳ء میں اعلان شائع ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق کلکتہ میں احمدیہ فرقہ کی ترقی کے لئے ایک مشن سینٹر یعنی دار التبلیغ بنایا جائے گا۔ اسی تقریب میں جو افتتاحی جلسہ ہوا اسکی مختصر روداد ملاحظہ ہو:-

"کلکتہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء بذریعہ ڈاک"

ظاہرہ کیا کہ سب حیران... گئے لیکن خلیفہ ... محمود احمد صاحب نے خود ہی اس انقلاب کی وجہ ظاہر فرما دی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"اگر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو احمدیت کو ... تو ... وہ اپنا ... ختم کر دیں گے۔ جیسا کہ اعلان کیا ہوا ہے تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا۔ لیکن اگر اس کے ... موجود ہو کہ قریب کے ... پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال ... ان مضامین کا ... دکھا ہے جو انھوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دینے ... لکھے تھے اور نہایت ... کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور ... گزشتہ ... کے خلاف ہے تو ایسے شخص ... صوبے میں مہمان کی حیثیت سے آرہا ہو ایک سیاسی انجمن کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۶ء)

نہایت کامیابی کے ساتھ عمل میں آئی۔ سیٹھ ... شیخ ...
مسٹر ... اور ... چودھری ...
خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب ممبر بنگال
... فضل احمد ... نے بھی تقریریں کیں۔ کلکتہ
کے مشہور ... امرت بازار پتریکا ... نے
بھی اس تقریب کی ... اشاعت ...
بہرحال یہ مسلّم ہے کہ کسی مسلمان نے اس جلسہ میں شرکت
جو تقریب ... ایک خاص سرپرستی میں
منعقد ہوا۔ ... اس کا ... ملخص
(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ... مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۴ء)

۶ مارچ ۱۹۳۴ء کو احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ کے
افتتاح کے موقع پر البرٹ ہال میں صدر آل انڈیا
کانگریس بابو سبھاش چندر بوس کے بھائی مسٹر سرت
چندر بوس نے احمدی احباب کے اجتماع میں انگریزی
میں جو ایڈریس پڑھا اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

"میرے لئے یہ بات بہت بڑے فخر اور عزت
کا موجب ہے کہ آپ نے مجھے اس جلسہ کی صدارت

احمدیہ دارالتبلیغ کلکتہ کی تقریب افتتاح کے سلسلہ میں آنریبل شری پت سنت کمار رائے صاحب چودھری میئر آف کلکتہ کے زیر صدارت البرٹ ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ رسم افتتاح ادا کی [illegible] صاحب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن [illegible] کے [illegible] احمدیہ کے اغراض ومقاصد [illegible] فرمایا ہے۔ احمدیہ لنڈن کی طرح دارالتبلیغ کلکتہ بھی خداتعالیٰ کی عبادت کے لیے تمام لوگوں کے لیے کھلا ہے۔ جلسہ میں ایک بہت بڑا اخبار نمائندہ شریک ہوا۔ (نام درج نہیں کیا۔ شاید اس سے مراد مسٹر سرت چندر بوس ہوں۔ جو کانگریس کے موجودہ … سبھاش چندر بوس کے بھائی ہیں۔ اور جنھوں نے اس تقریب میں دوسرے دن بحیثیت صدر جلسہ قادیانی تحریک کی تائید میں ایک انگریزی اڈریس بھی پڑھا جس کا ترجمہ بعد کو اخبار الفضل قا. ا… میں شائع ہوا۔ للمولف)

"حاضرین … نے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب

(علیہ السلام) کی تحریک موجودہ زمانہ میں اسلام کی ایک بہت بڑی اصلاحی تحریک ہے۔ نیز آپ ہندو دھرم کے نقطۂ نگاہ سے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس میں خیر و برکت کی لاانتہا قوتیں پنہاں ہیں۔ ہم صدق دل سے اس کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ اور ان الفاظ کے ساتھ میں اس کی کارروائی ختم کرتا ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲ مورخہ ۳۰ مارچ)

مسٹر سرت چندر بوس نے اپنے خطبہ صدارت میں قادیانی تحریک کے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا ہے کہ اس میں خیر و برکت کی لاانتہا قوتیں پنہاں ہیں۔ اور ہم صدق دل سے اس کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ تو کانگریسی حلقے کے دوسرے اکابر سیاسیات بھی آج کل صدق دل سے قادیانی تحریک کی ترقی کے خواہاں معلوم ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر سر اقبال کے مقابل پنڈت جواہر لال نہرو نے قادیانی جماعت کی جو تائید کی وہ تو مشہور ہے۔ اس کتاب میں بھی ذکر آچکا ہے۔ مسٹر سرت چندر بوس کے بھائی مسٹر سبھاش چندر بوس موجودہ صدر کانگریس کا قول بھی مشہور کیا جاتا ہے کہ موجودہ وقت کا لحاظ کرتے ہوئے ملک میں اتحاد پیدا کرنا ب

کی دعوت دی۔۔۔ ........

فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی تعلیم اپنی نوعیت میں دور ہ ... کر لذا ... سی ضرور

احمدیہ نے جب یہ دعوے کیا کہ وہ گذشتہ پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہو ... اور وہ ... ہی مہدی معہود اور مسیح موعود نیز عیسیٰ زماں ہیں۔ تو میرے خیال میں اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ ہر زمانہ کے لیے ایک نبی ہونا چاہیئے۔ جو صداقت ازلی کو اس زمانہ کی ضروریات کی روشنی میں دوبارہ دنیا کے سامنے واضح کرے۔ اور اس فریبانہ تنگ ظرفی سے پاک کر دے جو مرور زمانے سے تمام مذاہب کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔

اس نقطۂ نگاہ سے وہ لوگ بھی جو خواہ آپ کی جماعت کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا نہوں جماعت احمدیہ کے بانی کو دل ... ایک ... بہت بڑا نبی تسلیم کر سکتے ہیں۔ بہرحال خاص دینوی اور تاریخی زاویہ نگاہ سے یہ امر تمام دنیا کو مسلّم ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد

کرشن جی مہاراج کی نبوت کا یا اقرار تھا اور یہ تقریر صدر جلسہ مسٹر سرت چندر بوس کو بہت پسند آئی۔ چنانچہ صاحب موصوف فرماتے ہیں:-

''میرے نقطۂ نگاہ سے اس عقیدے کی نہایت خوشکن تشریح نواب اکبر یار جنگ بہادر نے اپنی اس تقریر میں کی ہے جو انھوں نے سری کرشن جی کے جلسہ یوم ولادت میں کی۔ اس تقریب میں نواب صاحب نے بیان کیا کہ حضرت سری کرشن جی اس طرح کے ایک نبی ہیں۔ جیسے سامی نسل کے انبیاء جنہیں　　　تسلیم کیا ہے''

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۲۶ مورخہ　　۱۹۳۶ء)

غالباً نواب اکبر یار جنگ بہادر کی اس تقریر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو نواب صاحب موصوف نے بتاریخ ۱۱ اگست ۳۶ء حیدرآباد دکن میں سری کرشن جی مہاراج کے جشن ولادت میں فرمائی تھی اور جو اخبار رہبر دکن میں بتاریخ ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۳۶ء شائع ہوئی تھی۔

سے اہم مسئلہ ہے۔ جو یہ فرقہ مذہبی شکل سے ذریعے ملک میں تضاد
پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مطلب یہ کہ قادیانی تحریک تائید کی مستحق ہے۔
مگر سوال یہ ہے کہ کیا صرف مسلمانوں کے مقابل قادیانی تحریک کی
یہ توصیف و تائید ہو رہی ہے۔ یا ہندوؤں کو بھی اس تحریک کی
خیر و برکت سے مستفیض ہونے کی بنا ... کہ مرزا صاحب
سری کرشن جی مہاراج کا اوتار ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ اور
ہندوؤں پر اپنی پیروی اوتار کی حیثیت ... لازم قرار دیتے
ہیں۔ چنانچہ مختصر کیفیت ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

قادیانی فرقہ سری کرشن جی مہاراج کو جو بھی مانتا
ہے تو اپنے اس عقیدہ ... کا پرچار ... اعلان کرتا رہتا ہے
کہ ہندوؤں کے دل میں جگہ پیدا ہو تو ممکن ہے خود مرزا صاحب
کے واسطے جانشینی کی گنجائش نکلے۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر
حیدرآباد میں قادیانی ... سربراہ ... رکن ہیں ...
تک نواب صاحب موصوف عدالت ... بھی رکن رہے ہیں۔
مدت ملازمت ختم ہونے پر حال میں وظیفہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کلکتہ میں قادیانی ... دارالتبلیغ افتتاح فرماتے ہوئے نواب صاحب
موصوف نے اپنی ایک سابقہ تحریر بھی تقسیم فرمائی جس میں سری

غرض کہ قادیانی جماعت کو سری کرشن جی مہاراج کے ساتھ از حد عقیدت اور ان کی کتاب گیتا کے ساتھ خاص شغف ہے لیکن اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قادیانی فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے آپ کو کرشن جی کا اوتار بتاتے ہیں۔ اور گیتا میں جو کرشن جی نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا ہے اس وعدہ کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں کہ گویا مرزا صاحب کی شکل میں سری کرشن جی نے خود اوتار جنم لیا۔ گویا جو سری کرشن جی ہیں وہی مرزا صاحب ہیں۔ اب یہ ہندو فرقوں کی قدر شناسی اور احسان شناسی پر منحصر ہے کہ مرزا صاحب نے سری کرشن جی کی تعریف و تکریم سن کر مرزا صاحب کو سری کرشن جی کا اوتار مان لیں۔ احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔

بہرحال مرزا صاحب کو سری کرشن جی کا اوتار ماننے کے متعلق جو قادیانی عقیدہ ہے وہ بالتفصیل "قادیانی مذہب" میں درج ہے۔ یہاں بھی اس عقیدے کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

## (۲) ہندو اور مرزا صاحب

"ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان

چنانچہ سری کرشن جی مہاراج کی نبوت پر زور دیتے ہوئے نواب صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں تو ایک ایسے لاثیہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں جو پہلے ہی سے اس ملامت کو اٹھائے ہو ئ ہے اسلیئے میں آزاد اور نڈر ہوں اور اس لیے سری کرشن جی مہاراج کو حضرت کرشن علیہ السلام کہنے اور نبی ماننے میں کوئی تامل نہیں کرتا ہوں۔

گیتا کے فلسفہ پر ے ش ڈ ا تر ہوئے فرمایا کہ گیتا بھی فلسفہ بیان کرتی ہے کہ حق و انصاف قائم ا ز کر نہ جان ومال کی قربانیوں سے دریغ نہ ہونا چاہیئے۔ یہ بے دھرمی ہے کہ حق و انصاف کو اپنی آنکھوں کے سامنے کچلتے ہوئے دیکھا جائے اور کوئی قربانی نہ کی جائے۔ ایک نہیں اگر ہزار جانیں بھی ضائع ہوجائیں تب بھی حق و انصاف بچانے کی قابل چیز ہے۔ اس لیے جان کے بچانے کی فکر ۔ ش ۔ ہ دنیا کا کوئی فلسفہ اور کوئی قانون حفاظت خود اختیاری ا کرنے حق سے انکار نہیں کرسکتا۔ جب جان ومال کی حفاظت کے لیے ظالم سے جنگ اور اس کا دفعیہ جائز ہے تو مذہب جیسی جان سے زیادہ عزیز چیز کی حفاظت کے لیے جنگ کو کوئی بھی ناجائز نہیں تصور کرسکتا۔"

کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں آیا ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی کرشن ہوں

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ [illegible] صفحہ [illegible])

جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ

بچھا ہوا ہے۔ جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے میں ہجوم میں سے ایک ہندو بولا ہے کرشن جی رودر گوپال"۔

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و ... مرزا غلام احمد قادیانی صاحب صفحہ ۳۶۴)

"ایک دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں۔ پھر ایک دفعہ الہام ہوا۔

ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۱۴۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب ...)

برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات ... صاحب صفحہ ۱۵۶۰)

## (۳) مرزا کرشن

آخر پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ

اور عزت بخشتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ان کی تعلیم کو پڑھ کر فائدہ حاصل کریں۔ (ریاض احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مضمون ...

"ہمارا کرشن" [illegible]

۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء

# (۵) بھگوان کرشن قادیانی

اس زمانے میں جبکہ ہندو قوم میں پاپ ... پاپوں میں لین ہو چکی ہے اور سارے دھرم ... بھگوان کرشن اپنے وعدے کے مطابق جو آپ نے گیتا میں کیا تھا کہ میں لوگوں کی ہدایت اور پاپوں کے ناش کے لئے اس سنسار میں جنم لیا کروں گا۔ قادیان کی پوتر دھرتی میں ایک پرماتما کے بھگت کے ہاں جنم لیا جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کرکے سارے سنسار کو سنایا کہ اے بھائیو پرماتما نے تمہارے ادھار کے لئے مجھ کو بھیجا ہے آؤ میں تم کو پاپوں سے دور کرکے پرماتما کے نزدیک پہنچا دوں۔ ایشور کی کرپا سے لاکھوں انسانوں نے آپ کی اس آواز کو سویکار کرکے آپ کے دامن کے ساتھ چمٹ کر آپ کو اپنا گرو بنا لیا۔

دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی مجموعہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) وہی ہمارا کرشن

اسے ہندو بھائیو۔ اس زمانے کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں وہ مہدی بھی ہے کیونکہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا ہے۔ وہ عیسیٰ بھی ہے کیونکہ عیسائیوں کی ہدایت کا سامان لایا ہے وہ نہ کلنک اوتار بھی ہے کیونکہ وہ تمہارے لئے یہاں اے ہندو بھائیو تمہارے لیئے خدا تعالیٰ کی محبت کی پیار کا تحفہ لایا ہے۔

اس نہ کلنک اوتار کا نام مرزا غلام احمد ہے جو قادیان ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوئے تھے خدا نے ان کے ہاتھ پر ہزاروں نشان دکھائے ہیں اور ان کے ذریعہ سے وہ پھر دنیا کو انصاف اور عدل سے بھرنا چاہتا ہے جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ بڑا اجر بخشتا ہے اور ان کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی سفارش پر لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرتا ہے

(مہاشہ محمد عمر شرما صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۳۲ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

## (۶) یوم ولادت حضرت کرشن علیہ السلام

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل قادیان)

حضرت کرشن علیہ السلام کے یوم ولادت (جنم اشٹمی) کی تقریب پر ... حلقہ مزنگ لاہور نے ایک جلسہ ۹ اگست ۱۹۳۶ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب کیا ..... جس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا تھا اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنا کوئی نمایندہ حضرت کرشن کے حالات سنانے کیلئے ہمارے جلسہ میں بھیجیں۔

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء)

## (۷) حضرت مسیح اور کرشن علیہ السلام

(عنوان منقول از ریویو)

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ... کر سینہ اس سچائی کو قبول کرنیکے لیے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انھیں دیا گیا تھا وہ خدا کیطرف سے تھا اور اسکو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا

جماعت احمدیہ کا اعتقاد جو کہ بھگوان کرشن کے متعلق ہے ظاہر ہے کہ وہ صادق راستباز تھے اور پرماتما کی طرف سے [illegible] گئے [illegible] کر آئے تھے چنانچہ بھگوان کرشن قادیانی اپنے [illegible] بھاشن میں فرماتے ہیں :-

"واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی یا اوتار میں نہیں پائی جاتی وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت سی باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ (لیکچر سیالکوٹ)

شریان آنند کند بھگوان کرشن قادیانی نے اپنے اس بھاشن میں یہ بات اچھی طرح سپشٹ کر دی [illegible] کرشن اپنے سمے کا اوتار اور پرماتما کا پیارا اور راستباز تھا اور جماعت احمدیہ [illegible] ان کے متعلق یہی دچار رکھتی ہے اور جماعت احمدیہ جس طرح اور راستبازوں کی عزت کرتی ہے اور ان کی ہتک ہرگز برداشت نہیں کرتی اسی طرح کرشن بھگوان کے متعلق بھی ہمارا یہی طریق عمل ہے۔

بتی... آ... اور ہندوؤں کی محبوب ترین ہستی سے محبت رکھتا ہے۔ (اور اسکے ساتھ مرزا غلام احمد... احب کو کرشن جی کا اوتار مانتا ہے اور ان سے افضل جانتا ہے...) (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۹۰ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

اسی زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے کہ وہ کرشن کو نبی مانیں (مصلحت ظاہر ہے خود مرزا صاحب کرشن جی کا اوتار ہونے کے مدعی ہیں للمولف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء)

## (۹) یاد رکھو

یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) مہدی اور مسیح ہی نہیں بلکہ کرشن بھی ہیں یعنی آپ ہندوؤں کے لئے بھی ہادی ہیں۔ اب ہم ان میں تبلیغ شروع کریں گے۔ اور جب تک ہم ہندوؤں میں تبلیغ نہ کریں حضرت مسیح موعود کرشن کیسے ثابت ہو سکتے ہیں... جیسے موعود مسیح ہیں۔ آپکی ... مسیحیوں پر غلبہ ملیگا آپ مہدی ہیں مسلمانوں کو دوبارہ ہدایت آپکے ذریعہ ملیگی۔ کرشن ہیں ہندوؤں ... آپکی جماعت کو غلبہ اور آپکی قبولیت پھیلے گی۔ ... حق ... راہیں کھل رہی ہیں۔ ہم ہندوؤں میں کام کریں گے۔ اور وحشیوں تک میں دین پھیلائیں گے۔ (خطبۂ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجۂ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۷۱ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء)

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۴۰ تا ۴۱ منقول از رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۳۶ مولفہ محمد اسمعیل [illegible])

## (۸) مرلی کی نئی دھن

ہندوستان کا مستقبل اس وسیع بر عظیم کے فرزندوں کے باہمی سمجھوتہ اور فرقہ وارانہ اختلافات کے حل پر منحصر ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی لامذہبیت ہماری بگڑی کو نہیں بنا سکتی کیونکہ ہم فطرتاً مذہب پسند ہیں آریہ سماج کی خشکی۔ ملاؤں کی خونخواری۔ نئی نئی بننے والی [illegible] کی صلح کن پالیسی بھارت کی قسمت کو نہیں پلٹ سکتی۔ ہمارے دکھوں کا علاج ہماری سیاسی غلامی کی آزادی کرشن کی مرلی کی [illegible] دھن پر موقوف ہے۔ ہمارے زمانہ کا کرشن (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب للمولف) وہ (سابق زمانہ کا کرشن للمولف) نہیں جو ارجن کو مادی تیر چلانے اور کوروں کو خاک میں ملانے کا وعظ کرے بلکہ مرلی کی نئی دھن زمین پر صلح اور زمین کی طرف پیغام آشتی ہے ہم [illegible] سال قبل (یعنی ۱۹۰۴ء میں جبکہ مرزا [illegible] کرشن [illegible] کیا اور دعوے کا اعلان کیا للمولف) اس جمال جہاں آرا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب للمولف) کو دیکھا [illegible] کی [illegible] تک نظر پایا کینو ہمری اور گوپال نظر آیا [illegible] بیڑا پار ہوا جو بھگت سودرسا کو ملا وہ سب کو ملنا چاہئے۔ اسی لیے جی [illegible] ہندو خوش ہوں کہ احمدی [illegible] کرشن [illegible]

لاوت ۱۵۱۱

# فہرست کتب

## پروفیسر الیاس برنی کے تالیفات و تراجم

## سلسلۂ دعوت صدق (۱)

(۱) اسرار حق۔ آیات قرآنیہ احادیث نبویہ ارشادات صدیقین و اکابرین ... علیہم اجمعین۔ ان ... جامع و مربوط انتخاب اور ان کے مقابل یورپ ... سائنس اور فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا ... خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان

## ... عورتوں سے نکاح جائز

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قا... فرمایا کہ ہندو اہل ... اور سکھ ... مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں۔
دیار ... نمبری مندرجہ اخبار الفضل قا... ۱۹۲۲ء

ہندوستان میں ایسی شرکات جن سے نکاح ناجائز ہے بہت کم ہیں۔ ہمارے ... دوسرے لوگ ... ہے جنکی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ اس لیے مسلمانوں کیلئے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں۔ سوائے سکھوں اور جینیوں کے عیسائیوں کی عورتوں اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو دید پر ایمان رکھتے ہیں نکاح جائز ہے۔ (میاں محمود ... خلیفہ قادیان کا فتویٰ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء)

## (۱۱) خلاصہ

ہندو ... فرقہ جو سیاسی اغراض سے قادیانی فرقہ کو مسلمانوں کے مقابل بڑھانا چاہتا ہے۔ خود بھی انجام سوچ لے کہ قادیانی ہندو اتحاد کن شرائط پر کب تک ممکن ہے۔ اور مسلمانوں کی بیداری کے بعد وہ کس حد تک مفید مطلب ہو گا۔

قرآنی کلمات و آیات مع حوالجات بطور مثال کافی درج ہیں۔ نتیجہ یہ کہ قرآن کریم کے اکثر نازک اور دقیق ۔۔۔ بخوبی ذہن نشین ۔۔۔ ہیں اور پڑھنے میں غلطی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ اصول قرأت سے واقف ۔۔۔ کر بعد تلاوت میں کچھ اور ہی ۔۔۔ ہے اور امر حق کا راز کھلتا ہے ورتل القرآن ترتیلا۔

یوں تو ماشاء اللہ فن قرأت میں متعدد اردو رسالے موجود ہیں لیکن اپنی ترتیب اور تفہیم کے لحاظ سے یہ رسالہ بھی قابل دید ہے۔ حافظوں کو پیش اماموں کو عربی کے طلباء کو عام قرآن خوانوں کو اس کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ ۔۔۔ التوفیق ۔۔۔

(۴) مشکوٰۃ الصلوات۔ ان اللہ وملٰئکتہ ۔۔۔ ن علی النبی ۔۔۔ الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (پ ۲۲) حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں علماء عظام اور اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ۔۔۔ جو صلوٰۃ و سلام عرض کئے ہیں وہ اسلامی معارف اور عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہیں گویا ۔۔۔ کی الہامی تفاسیر ہیں وانک لعلی خلق عظیم کی معنوی تصاویر ہیں۔ ان کے مطالعہ سے

بالغیب۔ اسلام میں علم باطن توحید اور اس ۔۔۔ احدیت کی وحدت
اور عبدیت کی نزاکت، نبوت ۔۔۔ مراتب کشف و کرامت
کی ماہیت اور ۔۔۔ ایک نظر میں اسلام کی ۔۔۔ تعلیم کا
عجیب نظام ۔۔۔ اور کچھ اندازہ ۔۔۔ ۱۹۲۳
۔۔۔ ولٰکن ھم ۔۔۔ لھم منیث ۔۔۔ بعد ذٰلک جن ۔۔۔
الحج ۔۔۔ جن علوم کو اللہ جل شانہ صدق اور جن عالموں کو صادقین
و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے اور جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور
صوفی کہلاتے ہیں ان کی تحقیق اور تصدیق میں بعض ۔۔۔ اپنے
طرز کی پہلی ۔۔۔ جو قابل دید ہے۔

پہلا اڈیشن ۔۔۔ نایاب ہے۔ دوسرا اڈیشن بعد
نظر ثانی و اضافہ مضامین عنقریب طبع ہو کر تاج کمپنی لاہور کے زیر اہتمام
شائع ہوگا۔

(۲) تسہیل الترتیل قراءت کی ۔۔۔ اہمیت
اس کے اصول و طریق، اس کے نکات و اشارات خاص ترتیب سے
نہایت سلیس اور عام فہم پیرایہ میں بتائے گئے ہیں۔ ہر مسئلہ پر

ظاہر ہی تقلید بھی ان کے واسطے دشوار ہو جاتی ہے اور عمائدہ دل میں ندامت ہوتی ہے جگ ہنسائی ہوتی ہے۔

اسی تعلیم یافتہ طبقہ کی خاطر ایک مختصر اور مستند مجموعہ ترتیب دیا ہے اس میں اسلامی عبادات اور تقریبات کی تمام ضروریات ادعیہ وغیرہ جن سے روزمرہ سابقہ پڑتا ہے یا پڑسکتا ہے بترتیب خاص جمع ہیں۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی درج ہے ان کے مطالعہ کے بعد اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق و آداب سے بخوبی واقفیت ہو جاتی ہے کسی موقع پر حیرانی و پریشانی کا احتمال باقی نہیں رہتا جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اس مجموعہ کی بالخصوص ضرورت ہے۔ (از زیر تالیف)

(۵) فتوح الحکم یہ ایک جدید تالیف ہے قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات فتوح الغیب میں اور خطبات فتح الربانی میں مرتب اور محفوظ ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی حضرت کے ارشادات و خطبات کا بہت سا بے بہا ذخیرہ کئی معتبر کتب میں

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت و محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ان کے درود و صلوٰۃ سے نسبت محمدی کا فیضان جاری ہوتا ہے اور دین کی نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔

یہ بے بہا ذخیرہ بعض قدیم مجموعات مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ میں فراہم کیا گیا تاہم اس کا بہت سا حصہ متفرق رہ گیا بفضل الٰہی اب یہ مجموعہ تیار ہوا ہے جس میں اکابر دین کے اکثر درود شریف بڑی تجسس و تحقیق سے بہ ترتیب خاص جمع کئے ہیں۔ غالباً اب تک صلوٰۃ وسلام کا کوئی مجموعہ اس قدر وسیع شائع نہیں [illegible] کے لیے بڑی نعمت ہے۔ [illegible] پہلے دو اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے تیسرا اڈیشن تاج کمپنی لاہور کے زیر اہتمام عنقریب شائع ہوگا۔

(۴) ہدایت الاسلام۔ تمدن جدیدہ کی بدولت جوں جوں معاشی اور سیاسی مصروفیت بڑھ رہی ہے۔ دین کی ضروری معلومات حاصل کرنے کا موقع بھی بمشکل نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ عام طور پر جدید تعلیم یافتہ حضرات شعائر اسلام سے اس درجہ ناواقف ہیں کہ کسی عبادت یا مذہبی تقریب میں کبھی شرکت کا موقع آتا ہے تو

الحاج مولانا شاہ محمد حسین صاحب قبلہ چشتی القادری مدظلہ العالی کے مکتوبات شریف ... حقائق قرآنی اور تعلیم ربانی کا عجیب مرقع پیش نظر ہے ... ایمان و اعتصام کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے ... ایمان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ عجیب فیوض و برکات ہے۔ انشاءاللہ ترتیب ہو رہی ہے عنقریب اشاعت ہو گی۔ انشاءاللہ

(۹) صراط الحمید (جلد اول) یعنی سفرنامۂ مقامات مقدسہ۔ عراق، شام، فلسطین و حجاز، ان چاروں اسلامی ... گوناگوں حیثیت ... نہایت دلچسپ و مفید معلومات سیر و سفر کے مفصل ہدایات، راہ و منازل کے مکمل نقشہ جات، غرض کہ سیاحت کے تمام ضروریات بالتفصیل مذکور ہیں۔

اکثر مقدس مقامات مثلاً بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، کاظمین شریفین، سامرہ شریف، دمشق، بیت المقدس، بیت اللحم، خلیل الرحمٰن۔ ان سب کے متبرک زیارات و روایات اولیائے کرام کی علمی فتوحات و تصنیفات سب کچھ بہ تفصیل موجود ہے۔ سب سے بڑھ کر مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے تفصیلی مشاہدات

موجود ہے بفضلہ بعض قدیم قلمی نسخوں کا بھی ... انکا ... ہ
طباعت اشاعت سے مستغنی رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ تمام نسخہ
وینیہ خاص ... مومنین ... عنقریب مہیا ہو جائیں گی۔
تالیف مکمل ہو چکی۔ طباعت درپیش ہے۔

(۶) فتوح ... حضرت غوث ... اللہ
کے تمام ... عربیہ اور دو ... تحقیق سے فراہم کئے ہیں
سلوک ... کا اصلی مرقع ہے طالبین کے واسطے بڑی نعمت ...
یہ مجموعہ خاص ... طبع ہو کر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(۷) سلطان مبین۔ حضرت غوث الاعظم ... القادر
محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات بابرکات خاص تحقیق
کے ساتھ اس انداز سے مرتب ہوئی ہے کہ ظاہری اور باطنی سراپا
پیش نظر ہو کر زبان اور دل بیساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎
زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ؛ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

(زیر تالیف)

(۸) ... مرشدی و مولائی حضرت

خلاف۔ یہ کہ ذمۃ المومنین اور بالخصوص حجاج و زائرین
کے واسطے یہ سفرنامہ واقعی بڑی نعمت ہے گھر بیٹھے زیارت کا لطف آتا
ہے۔ سفر میں نہایت ہمدرد رفیق اور واقف کار معلم کا کام دیتا ہے۔
اس کے ہوتے ہوئے پھر کسی کی محتاجی نہیں رہتی پہلا اڈیشن نایاب ہو چلا تھا۔
دوسرا اڈیشن نظر ثانی اور اضافہ صفحات کے ساتھ تاج کمپنی لاہور کے
زیر اہتمام عنقریب شائع ہوگا۔

(۱۰) صراط الحمید (جلد دوم) حج و زیارت کی غرض سے
مصنف دوبارہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس سفر میں حجاز کے
گوناگوں حالات خصوصاً دینی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی تفصیل
سے درج ہوئے۔ ان کے سوا حج کے معلومات اور سفر کے دلچسپ واقعات
بھی درج ہیں۔ جلد اول کے بعد پڑھنے میں خاص لطف آتا ہے۔ تالیف
ہو چکی ہے طباعت باقی ہے۔

(۱۱) تحفۂ محمدی۔ اس میں عربی صلوٰۃ و سلام اور فارسی اُردو
نعتوں کا عجیب پُر اثر انتخاب درج ہے کہ جو روح کو گرما دے اور قلب کو تڑپا دے
قابل دید مجموعہ ہے۔ مرد، عورت، بڑے چھوٹے خاص و عام

اسلامی حسنات بارگاہ اقدس کے انوار و برکات فیوض و انعامات بیت اللہ شریف کی دینی تحقیقات فریضہ حج کے تمام تفصیلات یعنی احکام و مسائل طور و طریق ادعیہ و صلوات بترتیب و تفہیم خاص کہ پھر کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے اور حج تمام و کمال بحسن و خوبی ادا ہو جائے بحول اللہ تعالیٰ۔

سفرنامہ میں جابجا قرآنی معارف اور ایمانی نکات، وہبی واردات، روابط قلبی کے نازک اشارات، عبارت کی لطافت گویا آبحیات کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دل کو عقیدت و محبت کا مزا ملتا ہے۔ مزید برآں خاص خاص زیارات کی قابل دید عکسی تصویرات کشیدہ میں [illegible] آجائے گویا آنکھوں میں نقشہ پھر جائے

ضمنی طور پر بھی کراچی، بصرہ، حلب، حمص، حما، بیروت، جیفہ، قنطرہ، سویز، ینبوع، جدہ اور کامران۔ ان [illegible] ضروری حال درج ہے اور مسافروں کو جہاں جو جو صورتیں پیش آتی ہیں وہ بھی واضح کر دی ہیں کہ وقت پر حیرانی و پریشانی نہ ہو نا واقفیت سے کچھ زیر باری نہ ہو۔

(پانچواں اڈیشن قیمت صرف تین روپیہ۔ تاج کمپنی لاہور سے ملتی ہے۔

## (۲) سلسلۂ منتخبات نظم اردو

مروجہ غزلیات کی کثرت سے عموماً یہ خیال پھیل گیا ہے کہ اردو شاعری کی ساری کائنات محض حسن و عشق اور گل و بلبل کی پارینہ داستان ہے مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ اردو میں بھی ہر رنگ کی بہتر سے بہتر نظمیں موجود ہیں۔ البتہ وہ اب تک منتشر اور غیر معروف تھیں۔ چنانچہ موجودہ انتخ... اس کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اردو کے تقریباً دو سو قدیم و جدید نامور شعراء کا بہترین ... ترتیب ... کر ... بارہ مستقل جلدوں میں پیش کیا گیا ہے جس کو دیکھ کر اردو شاعری کی وسعت و رفعت پر حیرت ... ہوتی ہے ... دوسری زبانوں میں اس سلسلے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ادب اردو کا عجیب دل فریب و نادر تحفہ ہے جس کی ... ادیب اور نقاد سخن نے ... مبارک باد دی ہیں۔ اردو خواں حلقوں میں اس سلسلے کی دھوم مچ گئی اور اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ الحمد للہ

سب مسلمانوں کے لئے سیرت محمدی کا بہترین سرمایہ ہے میلاد مبارک کا
بہترین تحفہ ہے۔ یونی … معانی تشریح کا بہترین توشہ ہے۔ مکمل
سلسلہ ہر جلد۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ تازہ ایڈیشن … کے
زیر اہتمام عنقریب شائع ہوگا۔

(۱۲) قادیانی مذہب۔ یہ کتاب قادیانیت کا علمی
محاسبہ … قادیانی تحریک کا مرقع ہے جس سے اس تحریک کی ابتداء
عروج۔ زوال اور خاتمہ … پیش نظر ہوجاتا ہے۔ قادیانیت کے بانی
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب … اور قادیانی اکابر کے فرمودات …
قادیانیت کے عقائد اور قادیانیوں کے اعمال۔ بیس فصلوں کے تحت
بترتیب خاص … شرح وبسط … کئے ہیں۔ لطف یہ کہ کل
مضامین خود قادیانی کتابوں سے … مع حوالہ درج کئے
ہیں۔ اس تالیف میں تقریباً سوا سو قادیانی کتابیں شامل ہیں جن میں
پچاس سے زیادہ خود مرزا صاحب کی اور بقیہ قادیانی اکابر کی تصنیف
وتالیف ہیں۔ یہ کتاب اپنی سند اور جامعیت کے سبب قادیانیت کی
قاموس مانی جاتی ہے۔ تقطیع کلاں۔ حجم ۱۲۰۰ صفحہ طباعت پاکیزہ۔

ہیں قومی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد چہارم متعلق اخلاقیات یعنی اردو شاعری میں اخلاق وحکمت کے جو انمول موتی جو ابر بکھرے پڑے تھے اور جو بہترین قومی سرمایہ ہیں۔ فراہم کر دیئے گئے ہیں یہ جلد لڑکوں اور نوجوانوں کے واسطے قابل قدر تحفہ ہے۔ تمام مدارس کے لئے یکساں مفید ہے۔

# دوسرا سٹ

## جذبات فطرت

جلد اوّل۔ اردو شاعری کے قافلہ سالار یعنی میر تقی میر اور مرزا رفیع سودا کے کلام کا مربوط اور جامع انتخاب۔ یہ کتاب کالج کی اعلیٰ جماعتوں میں درس کے قابل ہے۔

جلد دوم۔ اردو کے مایۂ ناز شاعر مرزا غالب اور ان کے خاص ہم عصر یا خاص ہم رنگ شعرا ذوق، ظفر اور حسرت موہانی کے کلام کا انتخاب۔ یہ کتاب بھی اعلیٰ جماعتوں کے درس کے قابل ہے۔

جلد سوم۔ تقریباً تیس قدیم مستند اور باکمال شعراء کے

یہ سلسلہ یوں تو ۱۹۱۰ سے برابر شائع ہو ہو کر ہاتھوں ہاتھ چلتا رہا لیکن ۱۹۲۸ء میں اس کی پانچ جلدیں اضافہ مضامین اور جدید ترتیب کے ساتھ از سر نو شائع کی گئیں اور یہ ان کی مستقل شکل قرار پائی۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

## پہلا سیٹ

معارف ۔۔۔ جلد اول متعلق دینیات یعنی حمد نعت مناجات اور معرفت کی نظمیں ۔۔۔ دین و ایمان کی خوشبو مہکتی ہے۔ صاحب دلوں ۔۔۔ رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔

جلد دوم متعلق سماجیات یعنی اسلام اور مسلمانوں کے ماضی حال اور مستقبل کی تفسیریں اور تصویریں جو روح کو گرماتی اور قلب تڑپاتی ہیں خاص کر واقعہ کربلا کے جگر دوز نقشے لذت شہادت تازہ کر دیتے ہیں۔ اسلامی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد سوم متعلق قومیات یعنی ہندوستان کی متحدہ قومیت کے متعلق درد مند اور وطن پرست شاعروں کا دل پذیر کلام جو عبرت سکھاتا اور ۔۔۔ ہے اس جلد میں چند قدیم شہر آشوب بھی قابل دید

کیڑے پتنگے، تتلیاں، چڑیاں، پرندے چرندے چوپائے اور متفرق جانور وغیرہ ان [illegible] سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو شاعروں نے اشیاء قدرت کا کس حد تک مطالعہ کیا ہے اور مشاہدات میں کہاں تک جان ڈالی ہے۔

جلد چہارم متعلق عمرانیات یعنی ہندوستان کے تمدن، رسم و رواج، عید تیوہار، غمی، شادی، میلے ٹھیلے، صحبتیں، جلسے، کھیل تماشے، وضع لباس، صورت شکل، ہنسی مذاق، بزم اور رزم سب صورتیں [illegible] پیش نظر ہو کر دل کو بے چین کرتے ہیں۔ مناظر قدرت کی چاروں جلدیں زنانہ مدارس کے واسطے خاص کر بہت موزوں ہیں۔

غرض کہ شعر و سخن کا عجیب دل کش انتخاب [illegible] شریف اور مہذب گھرانوں میں لڑکوں [illegible] مردوں، بیبیوں اور بڑے بوڑھوں کی خوش وقتی اور تفریح طبع کے لیے اس کے مطالعہ سے بہتر کوئی مشغلہ ملنا مشکل ہے شاید ہی کوئی علم دوست گھر اس سلسلے سے محروم رہنا گوارا کر سکے۔ کل بارہ جلدیں۔ خوش خط خوش قطع خوش نما مجلد قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ عہ ر

کلام کا مکمل انتخاب جو اپنی قدامت اور جامعیت کے ... بے نظیر ہے۔

جلد چہارم۔ تقریباً تمام جدید مشہور و مقبول شعرا کے کلام کا دلکش انتخاب شاعری کے جدید دور کا ... اندازہ ہو سکتا ہے۔

## تیسرا سٹ

مناظر قدرت

جلد اول متعلق اوقات۔ یعنی صبح۔ شام۔ دن۔ رات۔ دھوپ چاندنی۔ موسم گرما سرما برسات اور بہار کے دلکش مناظر نظموں میں اس خوبی سے عکس فگن ہیں کہ ان کو دیکھ کر ... زلفتی ہے۔ نیچر پرستوں ... کی دل خوشیوں کا بہترین موقع ہے۔

جلد دوم متعلق مقامات یعنی آسمان زمین پہاڑ جنگل میدان دریا کھیت باغات شہر اور عمارات۔ شاعروں نے ان سب کی ایسی تصویریں کھینچی ہیں کہ نظمیں پڑھتے وقت گویا ہم آنکھوں سے ان کی سیر کر رہے ہیں۔

جلد سوم متعلق نباتات وحیوانات۔ یعنی پھول پھل

بھی معاشیات [illegible] ہیں تو [illegible] ہیں۔

[illegible] کی کتاب علم معیشت [illegible] زبان پر [illegible]

[illegible] اور مجھے کہتے ہیں [illegible] قابل [illegible] ہے [illegible]

[illegible] بھی کتاب ہے اور [illegible]

[illegible] ترقی اردو [illegible] دکن [illegible] شائع [illegible]

[illegible] ہوا ہے۔ [illegible] قیمت [illegible]

(۲) اصول معاشیات [illegible] کی کتاب علم معیشت

[illegible] خاص [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] لیکن خاص [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible] میں [illegible]

[illegible] کے یہ جدا گانہ نصابی کتاب تیار کی گئی [illegible]

[illegible] شائع ہوئی خوشنما [illegible] تقطیع [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] آنہ رکھی ہے۔

(۳) معیشت الہند [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] جن کا جاننا ملک کی [illegible] ترقی [illegible]

[illegible] منتخبات نمبر [illegible] شائع کردہ مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی

سے طلب کیجیے [illegible] مستند کتابیں دہلی سے ملتی ہیں۔

جواہر سخن۔ فارسی شاعری کا بہترین [illegible]

[illegible] ہوگا۔

## (۳) سلسلہ معاشیات

(۱) علم المعیشت۔ جدید مغربی علم اکنامکس پر اردو میں [illegible] نہایت مستند اور جامع [illegible] مشکل سے مشکل معاشی اصول و مسائل کو ایسے سلیس اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے [illegible] مطالعے [illegible] ذہن نشین ہو [illegible] تفریح حاصل ہوتی ہے [illegible] مضامین کی بدولت ہندوستان [illegible] میں [illegible] ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ لطف یہ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اکنامکس کے متعلم بیسیوں ضخیم انگریزی کتابوں [illegible] کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے [illegible] ڈاکٹر سر محمد اقبال جو

کیا ہے۔ اس کی تحقیق اور تنقید کی ہے ہندوستان کے قومی رہبروں
بہیںوں کو اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید بلکہ از حد ضروری ہے
تالیف ہے۔

(۵) مقدمۃ المعاشیات۔ مورلینڈ صاحب کی انگریزی
ب "انٹروڈکشن ٹو اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں
شیات کے بنیادی اصول و مسائل بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں
تقریباً ۳۰۰ صفحے مجلد دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع
ئی ہے۔ قیمت للعہ ۱۰/

(۶) معاشیات ہند۔ مسٹر پرمتھ ناتھ بنرجی کی انگریزی
ب "انڈین اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر
ر پر ہندوستان کے معاشی حالات بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں
تقریباً ۳۰۰ صفحے مجلد دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع
ئی ہے۔ قیمت صہ/

(۷) برطانوی حکومت ہند۔ انڈرسن صاحب کی
ریزی کتاب "برٹش اڈمنسٹریشن ان انڈیا" کا سلیس اور بامحاورہ

[illegible] ہے۔ کافی تحقیق اور تنقید کے بعد بہت سلیس [illegible] دلچسپ پیرایہ

علمی پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں علم المعیشت اور اصول معاشیات [illegible]

جو نظری مسائل بیان ہوتے ہیں ان [illegible] ترتیب [illegible]

ہندوستان میں [illegible] گیا ہے خاص کر زر و کرنسی [illegible] بینک

تجارت خارجہ جیسے اہم مباحث قابل دید ہیں یہ بھی بلا مبالغہ اردو [illegible]

میں اپنی قسم کی پہلی جامع [illegible] مستند کتاب [illegible] شائقین [illegible]

انتظار تھا۔ الحمد للہ کہ [illegible] شائع [illegible]

تقطیع کلاں حجم تقریباً [illegible] صفحے قیمت [illegible]

اہم مالیات پبلک فنانس [illegible] میں

[illegible] ترقی یافتہ سلطنتوں [illegible]

کے پہلی

آمدنی کے کیا کیا ذرائع اور خرچ کی کیا کیا مدیں ہیں [illegible] اصل [illegible]

مخارج کا انتظام کس نہج پر قائم ہے سلطنتوں کی مالی ترقی اور [illegible]

[illegible] تمام دقیق [illegible] ہیں اور ان کا کیونکر حل

اہم مباحث [illegible] سلیس اور دلچسپ طرز پر علمی پیرایہ میں بیان

ہیں اور [illegible] ساتھ ہندوستان [illegible] مالی نظام کو بالتفصیل [illegible]